ماشاء الله لا قوة الا بالله

بفضلِ خداوندِ مطلق دیوانِ نعتِ نبیِ برحق و نسخۂ مدحِ خاتمِ انبیا ملی سبق مسمّٰی باسمِ تاریخی

# ذوق نعت

١٣٢٦ھ

باہتمام عاجز محمد عبد الرحمن ابن حاجی محمد روشن خان تربیت یافتۂ خدمت برادرِ معظم محمد مصطفیٰ خان

١٣٢٦

ما شاء الله لا قوة الا بالله

بفضل خداوند مطلق دیوان نعت نبی برحق و نسخہ مدح خاتم انبیای ماسبق مسمے باسم تاریخی

# منظور حق
۱۳۰۳ھ

تصنیف لطیف سخن سنج ... مولوی ...

باہتمام عاجز محمد عبدالرحمن خان ابن حاجی محمد روشن خان تربیت یافتہ خدمت استاد معظم محمد مصطفی خان مغفور

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۳۰۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھون پہلے مین حمد پروردگار | کہ ہی حکم مین جسکے لیل و نہار
ہین تابع اوسی کے بشر اور ملک | اشارے سے پھرتے ہین اوسکے فلک
وہی ایک عالم مین ہی لایزال | اوسیکے لیے ہی جمال و جلال
مقرر وہ ہر عیب سے پاک ہی | بیان کیا کرون قاصر ادراک ہی
حبیب اوسکے ہین سرور انبیا | زمانے مین مشہور ہین مصطفا
حقیقت مین وہ حق کے محبوب ہین | کہ ہر اک نبی سے بہت خوب ہین
خدا سے یہی ہی مری التجا | کہ ہو ساتھ احمد کے محشر مرا

امام الوری یا شفیعَ الامم
سہارا شفاعت کا رکھتے ہین ہم

ہماری دم حشر لینا خبر
کہ ہین نہین کچھ بھی زادِ سفر

اسی وجہ سے نعت کی ہی رقم
کہ اسباب ہون مغفرت کے بہم

پڑھا اس سے کچھ علم بھی بیشتر
کہ تا ہو سفید و سیہ کی خبر

بہت عالمون سے جو صحبت رہی
شریعت کے تابع طبیعت رہی

کتب جو تھے درسی پڑھے وہ تمام
یہی شغل اپنا رہا صبح و شام

سُوئے نظم مائل طبیعت ہوئی
لکھون وصف احمد یہ نیت ہوئی

گیا پاس مین حضرت ہوش کے
کہ ہون خوشہ چین خرمن فیض سے

ملا پھر تو مجکو معانی کا گنج
بدولت ہوا اونکے مین نکتہ سنج

گنہگار مجسا نہ تھا دوسرا
تخلص اسی وجہ آثم رکھا

جو کچھ تیرہ سو چار تک تھا کہا
کیا جمع محنت سے سب ایکجا

جو اس سن مین دیوان پایا تمام
تو منظور حق رکھدیا اسکا نام

توقع ہو محشر مین اِسکا صِلا
کرینگے جنابِ محمد عطا

وہی ہین حبیب خدا لاکلام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

| | | |
|---|---|---|
| | **تاریخ از جنابؐ مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی** | |
| زیبا نعت جناب اکرم | | صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ |

## قصائد

لکھون مین نعت احمد مین جو مطلع اپنے دیوانکا
تو ہو کیونکر نہ خامے کی زبان پر شکر یزدانکا

ازل سے ہون مین عاشق جلوۂ محبوب یزدانکا
مری آنکھون کے آگے پھر رہا ہی نور عرفانکا

مجھے سودا ہی یارب شاہ کے گیسوی پیچانکا
غبار آنکھون مین پڑ جائے مدینے کے بیابانکا

فراق مصطفے مین کیا بیان ہو سوز پنہانکا
کہ خورشید قیامت بنگیا ہی داغ ہجرانکا

کہان پایا گہر نے مرتبہ حضرت کے دندانکا
ہوا ہمرنگ لب کے رنگ کب یاقوت رمانکا

یقین ہی یہ کہ لیجائے مقدر جلد طیبہ کو
نظر آیا ہی رویا مین مجھے گلزار رضوانکا

دکھا دو تم خدارا مجکو اپنے حسن کا جلوہ
کہ اک مدت سے ہون مشتاق دید روے تابانکا

اگر آجائے آگے چہرۂ پرنور حضرت کے
تو ہو انداز آئینے مین پیدا چشم حیرانکا

خیال مصحف روے نبی ہر وقت رہتا ہی
نکیون موزون کرون مین اندنون مضمون قرآنکا

پڑے ہین داغ یاد قامت سرور مین کثرت سے
مرے تن پر گمان ہی آجکل سرو چراغانکا

تصدق روضۂ انور پہ پھر پھرتے ہو جائے
نظر آتا ہی گردش سے یہ مقصد چرخ گردانکا

بیان رنگینی لبہا حضرت ہو سکے کیونکر
جگر ہی خون جسکے سامنے لعل بدخشانکا

[illegible]

عنایت عام ہی ہو رحمۃ للعالمین شاہا
ہر اک مرہون رہتا ہی تمھارے لطف و احسان کا

کہان سنبل مین ہی طاقت کہ اُن بالونکا ہمسر ہو
مقابل رخ کے ہو یہ مُنہ کہان مہر درخشان کا

ذرا بھی سونگھ لے جو کوئی بوے گیسوے حضرت
رہے نظرون مین اوسکے کچھ نہ رتبہ سنبلستان کا

رہا کرتی ہی صورت شاہ کی پیش نظر ہر دم
ہی بڑھکر آئینے سے اب تو عالم چشم حیران کا

اسی سے آرزو کا مین گریبانگیر رہتا ہون
کہ مجھ پر سایہ پڑ جائے کبھی تو شہ کے دامان کا

نہو حورونکا جوبن مثل اوسکی خوش طرازی کے
نہو باغ ارم ہمسر مدینے کے گلستان کا

شفاعت امت عاصی کی چاہی حق تعالی سے
رہیگا حشر تک گردن پہ سبکے بار احسان کا

پھرا جو کوئی احمد سے احد سے وہ پھرا بیشک
یہی ہی میم مین باریک نکتہ سر پنہان کا

تصور مین دُرِ دندان حضرت کے جو مین رویا
گہر سے بڑھگیا ہر اشک میری چشم گریان کا

تصور روی انور کا رہا کرتا ہی آنکھون مین
ٹپکتا ہی مرے چہرے سے ہر دم نور ایمان کا

یہی ہی موجب خلقت یہی محبوب خالق ہی
اسی باعث دو عالم مین فزون رتبہ ہی انسان کا

مدینے کے چمن کا مرغ جان بلبل جو بنجائے
ہرا ہو جائے نخل آرزو بے برگ و سامان کا

بہار افزا ہی اپنا داغِ دل عشق محمد سے
ہوا ہی سبز سینے مین ہمارے باغ رضوان کا

غبار راہ طیبہ سے منور پھر تو آنکھین ہون
اگر ہو جائے شامل سرمے آثم فضل سبحان کا

نصیب ہو خانۂ دل پر علم اللہ کی مدد کا
نہ ہوگا دخل اسمین حشر تک شیطان مرتد کا

کرون مین شکر کیا اللہ کے انعام بیحد کا
عطا اوسنے کیا ہی مشغلہ نعت محمد کا

اگر سر گیسو مین جب ہردم چہون مین نام احمد کا
عجب کیا پھر جو طائر بول اوٹھے روح مقید کا

سیہ کاری ہی پر سودا ہی گیسوے محمد کا
نہین کچھ خوف گو وہ نامۂ اعمال ہی بد کا

یہان ہون نقش پا دلمین ہی نقشہ جا احمد کا
ہی عالم دامن دلمین مرے حرف مشدد کا

نظر آدم کے سر پر تاج آیا گو ہمین مد کا
مگر پایا دو عالم مین فزون رتبہ محمد کا

چمکتا تھا ستارہ آپ کے نور مجرد کا
نشان جب کچھ زمین کا تھا نہ اس لوح زبرجد کا

فرشتے پڑھتے تھے صلِّ علیٰ حورین کہتی تھین
شب معراج ہی غل ہی نبی کی آمد آمد کا

خدا دکھلائے وہ دن بھی مشرف ہون یار تیسے
کرون ہر روز ان آنکھون سے مین نظارہ گنبد کا

خدا نے نعمتین بخشی ہین کیا کیا فیض حضرت سے
ہر اک کے ہاتھ مین دامن ہی تیرے اپنے مقصد کا

ہین دون تشبیہ کس سے سرو قامت کو ترے شاہا
بھلا ہم مثل طوبیٰ ہوگا کب تجھسے سہی قد کا

شریعت کی کرو تم پیروی بخشش اگر چاہو
خدا کا عین خوش ہونا ہی خوش ہونا محمد کا

الٰہی ہو دعا میری قضا آئے مدینے مین
مرا ہر عضو طعمہ ہو وہان کے دام کا دد کا

وہ سرسبزی ہو حاصل سبزۂ گلزار طیبہ کو
کہ آئے سامنے تو رنگ پھیکا ہو زمرد کا

خدا کا شکر امت مین کیا محبوب کے پیدا
وسیلہ ہاتھ آیا ہمکو قسمت سے محمد کا

جو آنکھیں ہوں تو دیکھیں نام ظلمت کا نہیں باقی
مثالِ مہر روشن ہے جہاں میں نور احمد کا

دو نیم اعداے دین کے دل نہوں کیونکر نعت سنکر
مری تیغِ زباں میں کاٹ ہے تیغ مہند کا

خیالِ سینۂ پُر داغ بو دیتا رہے یارب
اوٹھاتا لطف عالم میں رہوں عیشِ مخلد کا

یہ خواہش ہے رہوں میں روضۂ پر نور کو تکتا
مری آنکھوں کی پتلی دور ہو مرقد کے گنبد کا

وہی اچھے ہیں جنکی عمر کٹتی ہے مدینے میں
کیا کرتے ہیں روز و شب نظارہ شہ کے مرقد کا

اگرچہ میں نہیں شاعر مگر مداح سرور ہوں
لیا ہے کھول فیضِ شہ سے میں نے قفل ابجد کا

کسی صورت پہونچ جاؤں الٰہی میں مدینے میں
طواف اکدن تو ہو جائے میسر شہ کے مرقد کا

مدینے کی زمیں کو ہو شرف کیونکر نہ گردوں پر
کہ اوسکے سینے پر تعویذ ہے قبرِ محمد کا

محمد پر فدا ہوں میں بچانا مجھکو شیطاں سے
الٰہی منہ دکھانا تو نہ ہرگز ایسے مرتد کا

عنایاتِ الٰہی پر ہمیشہ تھا گذر اونکا
توکل پھر نہ کیونکر تکیہ اونکے مسند کا

خدا کے فضل سے ہر علم میں اونکو مہارت تھی
پڑھا تھا گو نہ ظاہر میں کوئی بھی حرف ابجد کا

مرا نقشِ تمنا بیٹھے کس صورت نہ کرسی پر
مدینے جا کے جب کھینچوں میں نقشہ شہ کے مرقد کا

حلاوت ایسی پاتے ہیں کہ خود لب میرے ملتے ہیں
ادا جب نام کرتا ہوں زباں سے میں محمد کا

یہ کہدو نثر سنجوں سے کہ سب تصویر بن جائیں
ہے شہرہ دہر میں اب میرے اشعارِ مجدد کا

فقیرانِ مدینہ بادشاہوں سے بھی ہیں بڑھکر
حقیقت میں اونہیں کو لطف ہے عیشِ مخلد کا

ہو جب باغ جہان مین سرو شرمندہ خجل کیونکر
ہو مجھسے نظم کیونکر وصف اوس موزونی قد کا

کرو ذکر خدا یاد محمد مومنو ہر دم
کہ طائر مائل پرواز ہی روح مقید کا

اثر دکھلائیگا عشق نبی جو بعد مرنے کے
اوٹھونگا حشر کو پڑھتا ہوا کلمہ محمد کا

محمد کا اگر نقش قدم ہوتا نہ دنیا مین
نشان پاتا نہ ہرگز کوئی بھی لوح زبرجد کا

فرشتے تک تو آکر چومتے ہین آستانے کو
ملا ہی سنگ در کو شہ کے رتبہ سنگ اسود کا

حبیب حق تعالی کون ہی اس دار فانی مین
جو ڈھونڈو بھی تو نکلے کب کوئی ہمسر محمد کا

مین سچ کہتا ہون حضرت کا نہین ہی مثل عالم مین
نہین ہی دخل اسمین مومنو کچھ بھی خوشامد کا

مین جب پڑھتا ہون قرآن مانگتا ہون رب سے یہ دعا
کسی صورت نظر آجائے مجکو جلوہ احمد کا

عجب کیا دیکھلون جو عالم رویا مین حضرت کو
خیال ای مومنو رہتا ہی آنکھون مین محمد کا

صحابہ کے برابر کسکا رتبہ ہی زمانے مین
وہی مقبول حق ہی جو ہوا خادم محمد کا

نکیون ہاتھ آئے اوسکو سلسلہ بخشش کا محشر مین
جو سودائی ہوا اس عالم مین گیسوے محمد کا

مین جان و دل سے ہون قربان حضرت کیا تعجب ہی
جو وقت نزع جاری ہو زبان پر نام احمد کا

جو اونکی چشم رحمت کا ادھر بھی کچھ اشارہ ہو
تو ہو جائے ابھی وا دم مین آتش قفل مقصد کا

مرے سر پر ہے سایہ الہی تیری رحمت کا
کہ دامن حشر مین ہاتھ آئے احمد کی شفاعت کا

دکھا دے مجکو رویا مین الٰہی چہرہ حضرت کا
کہ تا مجپر اثر کچھ بھی نہو مہرِ قیامت کا

نتیجہ دید نورِ حق ہی حضرت کی محبت کا
ہر اک کی آنکھ پر پردہ پڑا ہی عین غفلت کا

ہی کب تاجِ شہی درکار کب طالب ہون عزت کا
تمنا ہی یہی جاروب کش ہون شہ کی تربت کا

رہے اونچا نشان کیونکر نہ شہ کی شان و شوکت کا
کہ پھیلا اونکے باعث سے جہان مین نور وحدت کا

تمنا ہی خیال آجائے مجکو روے حضرت کا
الٰہی سامنا جسوقت ہو مہرِ قیامت کا

لیا ہی اپنے ذمے کام یا رب نعت حضرت کا
نکل جائے نہ منہ سے حرف کوئی شرک و بدعت کا

رہا کرتا ہی ہر دم دھیان مجکو شہ کی مدحت کا
ستارہ آجکل کیا اوج پر ہی اپنی قسمت کا

ہوا شک صبحِ محشر کا مرے چاکِ گریبان تک
پڑا ہی شاہ جب سینے پہ میرے داغ فرقت کا

کرون گر پیرویِ شرع تو پھر کیا تعجب ہی
دمِ محشر جو دامن ہاتھ آئے شہ کی قربت کا

پئے تعظیم سر جھکتا ہے محراب ابرو مین
الٰہی عشق دے مجکو اسی کعبے کی طاعت کا

خدا نے اونکو دی رتبہ کیا سارے رسولون پر
ہوا زیبا اونھین پر ہومنو خلعت رسالت کا

طفیلِ مصطفےٰ دفتر گناہون کا جو دھو جائے
رہے میری دعا کے ہاتھ مین دامن اجابت کا

یہ جتنے کارخانے ہین طفیلِ مصطفےٰ سب ہین
دو عالم مین نظر آیا کرشمہ اونکی قدرت کا

فرشتے تک جبین سا ہین در پر نور سرور پر
کسی کا یہ کہان رتبہ ہی جو رتبہ ہو حضرت کا

نبی کی کفش پا کی خاک آنکھون مین لگائینگے
ہمارے حق مین ہو جائیگا وہ سرمہ بصیرت کا

چلون کعبے سے مین لبیک جب کہتا مدینے کو
تو ہو جائے سبھون کو شوق طیبہ کی زیارت کا

کرون کیا سخت حیران ہون کوئی تو شکل پیدا ہو
تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو شہ کی صورت کا

پھرے صحراے طیبہ مین غم ہجر نبی کھائے
نرکھے دوست اس عالم مین سامان عیش و عشرت کا

الٰہی جلد مین پہنچون مدینے مین کسی صورت
اوٹھا سکتا نہین ہون اب تو ہر گز بار فرقت کا

جہان مین آفتاب نور احمد جب سے چمکا ہی
ہوا ہی چاندنی اہل صفا مین نام ظلمت کا

جو لایا صدق دل سے سرور کونین پہ ایمان
نہ چھوٹا ہاتھ سے اوسکے کبھی دامن شریعت کا

جو ہین بوجہل ثانی دشمنی رکھتے ہین حضرت سے
کھلیگا حشر مین حال اونکو کفر و شرک و بدعت کا

خدا کے سامنے کیا لیکے منہ جاوینگا حیران ہون
پسینہ حشر مین ہوگا مرے چہرے پہ خجلت کا

پہن کر بیڑیان دوزخ مین جاوینگے قیامت کو
جنھون نے سلسلہ جاری کیا اونسے عداوت کا

خیال شاہ سے کرتا ہون چپکے چپکے مین باتین
ہوا ہی خانۂ دلمین بھی پیدا طور خلوت کا

ستارہ جو بلندی پر رہے تقدیر کا میری
تو مین ہر دم رہون ہمراہ جان و دل سے حضرت کا

گل رخسار احمد کی تمنا دلمین رہتی ہی
نہین خواہان ہون اے رضوان مین حسن حور جنت کا

کسی صورت نظر آجائے یارب مجکو وہ جلوہ
بہت مشتاق ہون مین آجکل حضرت کی رویت کا

بیان وصفون کا کیونکر ہو سکے ہی خاتمہ شہ پر
بلاغت کا فصاحت کا وجاہت کا سخاوت کا

خطر کیا پرسش اعمال کا کیونکر ہو محشر مین
شہا جب آپ سا حامی ہو محشر مین اس امت کا

نہ مثل اپنا کیا پیدا نہ احمد کا کیا ثانی
خدا نے کیا دکھایا ہمکو جلوہ اپنی قدرت کا

نکل آئے وہ صورت جو مدینے مین پہونچ جاؤن
بہت مشتاق ہون یا رب مین روضے کی زیارت کا

تصور جب ہو انگشت نبی کا وقت مرنیکے
زبان پر میری جاری ہو نہ کیون کلمہ شہادت کا

مجھے ہی دولت عشق نبی کافی زمانے مین
نہین ہین مال کا طالب کچھ خواہان ریاست کا

اگر زاہد کو ہی ناز اپنے زہد و تقوی پر
تو ہمکو بھی سہارا ہی محمد کی شفاعت کا

بشر ادراک سر حق و احمد کر نہین سکتا
یہان کچھ بھی نہین ہی کام اعجاز و کرامت کا

فرشتے جو وہان پر ہون نہین سب حور کی صورت
جو ہو کاخ فلک نقشہ مدینے کی عمارت کا

کیا گویا مجھے پھر خدمت نعت نبی بخشی
کرون کیونکر ادا مین شکر یارب اس عنایت کا

مین آنکھین سے لگاؤن دیکھلون وے حقیقت کو
مجھے ہو جائے خاک پائے شہ سرمہ بصیرت کا

جو ہو محبوب خلاق جہان عالم مین ای گردون
بشر کیا بھر سکے دم کب فرشتہ اوسکی شرکت کا

ہر اک کو اک نہ اک رہتی ہی حاجت دلمین فانی ہین
کوئی محتاج جنت کا کوئی محتاج دولت کا

مثال مہر گردون آبرو رکھتا ہون عالم مین
پڑا ہی جب سے دلمین داغ شاہا تیری الفت کا

جہان تاریک ہوتا ہی اوسیدم میری آنکھون مین
خیال آتا ہی جب شاہا مجھے مرقد کی ظلمت کا

اونھین کے جلوۂ رخسار سے عالم منور ہی
چمکتا صاف ہی اونکی جبین سے نور وحدت کا

نہ ہون عاشق مگر چھوہون نہ جا کر شاہ کے در کو
تو پھر کیونکر نہ بنجاؤن نشانہ مین ملامت کا

نظر احمد کا جلوہ خواب ہی مین مجکو آجائے
مرے سینے سے مٹجائے الٰہی داغ حسرت کا

مقابل آئینہ ہو کیا رخِ پرنور احمد کے
سکندر بھی اگر دیکھے تو ہو آئینہ حیرت کا

درود اخلاص سے بھیجین نہ کیون ہر وقت ہم اونپر
اونھین کے واسطے جنت مین سامان ہوگا راحت کا

خدا نے خود یہ فرمایا رہو پیرو محمد کے
بھروسا ذات پر اونکی رکھو ہر دم شفاعت کا

گدا ہین ہم درِ دولت کے سر پہ تاج عزت ہی
گمان ہی جامۂ تن پر ہمارے بارِ خلعت کا

رہین وہ شاد عالم مین جو قربانِ محمد ہون
رہے آنکھو نسے جاری دشمنون کے اشک حسرت کا

کیا پیرو محمد کا دکھایا چہرۂ ایمان
کرون مین کس زبان سے شکر خالق کی عنایت کا

سوادِ خط سے میرے کیون نہ بوے مشک پیدا ہو
رقم پھر جا کرون جب وصف مین گیسوے حضرت کا

رخِ پرنور کی مدحت مین تنہا مین نہین حیران
سخندانون پہ شکلِ آینہ عالم ہی حیرت کا

اطاعت ہے حق کی پھر اوسکے بعد حضرت کی
یہی مطلب نظر آیا ہمین قرآن کی آیت کا

کسی مین نورِ ایمان ہی کسی مین کفر کی ظلمت
کوئی طالب ہی دوزخ کا کوئی مشتاق جنت کا

بہارِ گلشنِ رضوان نبے میرا بیان سارا
دکھاؤن مدحتِ شہ مین جو رنگ اپنی طبیعت کا

گنہ وہ بخشوائینگے خدا سے دن قیامت کے
سیہ کاران امت کو وسیلہ ہی شفاعت کا

نہو کیون موجزن نعتِ محمد مین مرا مضمون
کہ ہون مین ناخدا قبضے مین ہی دریا فصاحت کا

شفیع روزِ محشر ہین محمد ہی یقین آثم
نہین کچھ منطقی کی شکل اسمین کام حجت کا

نبی کے عشق مین طرفہ نکالے نعت کے مضمون
ہوا ہی عمر بھر مین کام یہ مجھسے فراست کا

رسول اللہ محشر مین خدا سے بخشوا لین گے
نہ کیونکر دھیان ہوگا اپنی امت کی سلامت کا

اوٹھون مین ساتھ ایمان لے باغِ جنان مجکو
الٰہی مین پھل پاؤن محمد کی محبت کا

خدا نے معرفت حضرت کو دی تھی جانتے وہ تھے
طریقہ کل شریعت کا طریقت کا حقیقت کا

محمد پر نہ لایا صدق دل سے جو کوئی ایمان
حقیقت مین وہ جو بندہ ہوا راہِ ضلالت کا

کیا دین اونکا کامل اور ساری نعمتین بخشین
خدا نے خاتمہ اونپر کیا اپنی عنایت کا

یقین ہی جلد دھو جائیگا میرا دفتر عصیان
ادھر ہی جوش رونیکا ادھر ہی جوش رحمت کا

معطر ہر ورق ہر صفحہ عنبر بیز ہو جائے
ذرا بھی وصف ہو جائے رقم جو زلف حضرت کا

تمنا ہی کہ موت آئے مدینے مین مجھے یارب
کفن مین لطف حضرت سے ہو جلوہ رنگِ خلعت کا

ہمیشہ مصحفِ روئے محمد کا رہون حافظ
الٰہی مشغلہ ہر دم رہے اوسکی تلاوت کا

شبِ معراجِ حضرت شور تھا یہ آسمانون پر
بندھا ایسا عمامہ کسکے سر پر ہی فضیلت کا

ہوئی گم عقل شیطان کی محل کسرے کا تھرایا
ہوا شہرہ عرب مین جب محمد کی ولادت کا

نہ پہنچانا کوئی صدمہ مجھے دنیا و عقبی مین
کہ ہون عادی مین یا رب فرقتِ شہ کی مصیبت کا

جو ضد کی کافرون نے شق کیا ماہِ منور کو
دکھایا آپ نے اعجاز انگشتِ شہادت کا

ادھر ہی بار عصیان کا ادھر دامانِ احمد ہی
ادھر ہی جوش رحمت کا ادھر خرمن ندامت کا

ہر اک ذرہ اوسکے نور سے پاتا ہی ہمہ روشنی — ہی جلوہ شرق سے تا غرب اُس مہر رسالت کا

خدا نے ذات حضرت پر کیا ہی خاتمہ سارا — نبوت کا رسالت کا سخاوت کا شجاعت کا

شب معراج یہ اللہ نے کی عزت افزائی — سر اقدس پہ رکھا تاج خوش ہو کر شفاعت کا

مین مثل بید ہو جاتا ہون لرزان خوف کے مارے — خیال آتا ہی جسدم مجکو آفات قیامت کا

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر اونکے پیرو تھے — اونھین ہاتھ آگیا تھا سلسلہ کیا خوب بیعت کا

ہزارون نعت احمد کے رقم آئین مضامین ہیں — قبالہ صاف ای رضوان مرا دیوان ہی جنت کا

کہان مین نعت احمد کی کہان ہی یہ دعا یارب — کہ پھیلاؤن نہ دامن مین کسی کے آگے حاجت کا

کمر تو باندھ جا پہونچیگا ای آتم مدینے مین
شریک اللہ ہو جائیگا بیشک تیری ہمت کا

ازل سے مین تو عاشق ہون نبی کے روے انور کا — مجھے کچھ ڈر نہین ہی گرمی خورشید محشر کا

رقم کیا وصف مین شاہا کرون روے منور کا — مقابل ہو سکے یہ منہ کہان خورشید خاور کا

ملے بوسہ مجھے یارب رسول اللہ کے در کا — نکلجائے یہ ارمان اس دل بیتاب و مضطر کا

مین شیدائے نبی ہون خاص اک بندہ ہون داور کا — زمانے مین نہ نکلے گا کوئی میرے برابر کا

ہوا کوئی نہوگا دہر مین شہ کے برابر کا — مکرم ہی رسولون مین وہ ہی محبوب داور کا

رہا کرتا ہون مین مداح شہ کے روے انور کا — نہوگا تیز میرے روبرو خورشید محشر کا

شب فرقت دعا یہ مانگتا ہون گن کے مین تارے
الٰہی خواب مین نظارہ ہو اُس روئے انور کا

زبان کو نام احمد بھی نمک کا لطف دیتا ہی
جو پانچون وقت اوٹھتا شور ہی اللہ اکبر کا

رہیگا ایک بھی عاصی نہ پیاسا دن قیامت کے
پلا دینگے محمد سب کو پانی حوض کوثر کا

دُرِ دندانِ حضرت کی ثنا نے دی ہی یہ قدرت
اگر چاہون تو اک دریا بہا دون آب گوہر کا

خجل ہو جس سے اکثر مشک چین و عنبر سارا
بھلا پھر ہو سکے کیا وصف اوس زلف معنبر کا

بُلا کر لے گئے جبریل کسکو پاس خالق کے
جہان مین کون ہمرتبہ ہوا ای چرخ سرور کا

فراق شاہ نے ایسا کیا ہی پُر الم مجکو
قیامت تک تھمے گا اب نہ آنسو دیدۂ تر کا

الٰہی جذب عشق شاہ لیجائے مدینے کو
کہ ہون مشتاق مدت سے ترے محبوب کے در کا

یہی ہی آرزو دلمین مدینے مین ہون جا کر
در دولت پہ ہو جائے ٹھکانا میرے بستر کا

اگر تشبیہ دون اُن گیسوؤن سے ہو خطا ثابت
کہ جسکے سامنے ہی پست رتبہ مشک و عنبر کا

جو ہون ڈوبا ہوا مین بحر عصیان مین تو کیا غم ہی
خدا ہی ناخدا ہر وقت اس کشتی کے لنگر کا

گریبان صبح محشر کیطرح کیون چاک میرا ہو
کسی صورت جو دامن ہاتھ آ جائے پیمبر کا

خطا شاعر کی ہی نسبت جو دے روے مبارک سے
کہان یہ رنگ گلزار جہان مین ہی گل تر کا

فراق سرور دین مین ہون وقت جب گریان
مری نظروں سے گر جائے نہ کیون رتبہ سمندر کا

مری تیغ زبان پر مدحت سرور سے صیقل ہی
بھلا مین کون ہی قابل نہین جو اوسکے جوہر کا

کیا کرتا ہون مین مدحِ رخِ پرنور ہر ساعت
ستارہ اوج پر ہی اندنون میرے مقدر کا

الٰہی فضل سے تیرے قضا آئے مدینے مین
ہو مرغِ روح مین انداز گنبد کے کبوتر کا

بیان ہو کیا ترے اعجاز کا ای سرورِ عالم
تکلم کرنا شجر کا بولنا ثابت ہی پتھر کا

مقابل اُس رخِ پرنور کے کیا ہو سکے کوئی
کہ جسکے آگے ہو حیران آئینہ سکندر کا

زبان پر صدقِ دل سے دمبدم نامِ محمد ہی
اوٹھے ہر دم نہ کیون خامے سے شور اللہ اکبر کا

لبون کے وصف سے حاصل ہوئی ہی اسقدر لذت
کہ محشر تک نہ لونگا نام مین قندِ مکرر کا

غلامانِ غلام ان پانچ کا ہون مین لیے یارب
محمد کا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

ثنا لکھتا ہون مین جسدم درِ دندان حضرت کی
گمان ہوتا ہی سبکو پھر تو ہر نقطے پہ گوہر کا

زمینِ گلشنِ رضوان کا دھوکا سبکو ہو جائے
پسینہ ٹپکے جس جا آپ کے جسمِ معطر کا

کیا تھا ہمسری گیسوِ خوش رنگ سے دعویٰ
نہ ہوتا رنگ کالا کسطرح پھر مشکِ اذفر کا

مرے داغِ جگر کو فوق ہی خورشید گردون پر
رہا کرتا ہون مین مداح جب سے روے انور کا

تعجب کیا اگر مثلِ ملائک مین بھی نوری ہون
تصور جو رہے ہر دم مجھے روے پیمبر کا

محمد کے کفِ پاے منور سے مقابل ہو
جگر ہی یہ کہان ای مہر گردون مہر خاور کا

ثنا کرتا ہون جب چشم و ابروے محمد کی
زبان مین کاٹ پیدا ہو نہ کیونکر تیغ و خنجر کا

وہ رنگینی ہی ای رضوان رخِ رنگینِ حضرت مین
کہ جسکے سامنے ہی رنگ پھیکا ہر گلِ تر کا

بچانا مجھکو یارب گرمی خورشید محشر مین
تصور ہو مرے دلمین نبی کے رخ انور کا

نہ مجھے ای مومنو خاک در احمد کی خواہش ہی
خدا کے فضل سے طالب نہین دینار کا زر کا

تمنا ہی یہی یارب کہ جب برپا قیامت ہو
ہو میرے ہاتھ مین دامن شفیع روز محشر کا

نہایت تنگ آیا ہون بچا لے مجھکو شیطان سے
کہانتک ظلم ای خالق سہون مین اس ستمگر کا

کرم کی ہو نظر پھر خدا پونہچے ثرے مین
بہت مشتاق یہ عاصی ہو شاہا آپکے در کا

تمنائے دل مضطر یہی ہی دن قیامت کے
ہو میرے ہاتھ مین اسد دامن آل اطہر کا

کسی سے بھی نہ طی میدان مدحت ہو سکا ہے
یہان پر کند پایا ذہن سے ہمنے سخنور کا

رقم وصف حبیب خالق اکبر نہو آثم
میسر ہو بھی جائے اگر قلم جبریل کے پر کا

دشت مدحت مین پھر جست جو آسا ہووے قلم
پھر تو شرمندہ نظر آئین غزالان حرم

صدف دلمین وہ آتے ہی گہر بنتے ہین
دیتی ہی طبع رسا جو مجھے مضمون پیہم

آپکی شان مین لولاک لما آیا ہی
آپکا وصف تو قرآن مین آئے ہین رقم

صاحب مہر نبوت ہین سخی ہین بے مثل
ہین دو عالم مین وہ یکتا مجھے خالق کی قسم

چرخ پر دھوم تھی معراج کی شب یہ ہر سو
آج آتے ہین یہان جو ہین شفیع عالم

آتے ہین وہ گل تر جب ہوئی یہ گرم خبر
پھر تو آراستہ رضوان نے کیا باغ ارم

آب گوہر کو پسینے سے وہ نہلاتی تھی
سبزہ و گل پہ جو اوس رات پڑی تھی شبنم

پھولے جامے مین سماتے تھے نہ کچھ گل ہی فقط
بلبلون کی بھی زبان پر تھا ترانہ ہردم

کبک و طاؤس بھی شادی سے تھے سرگرم خرام
اور حق سرہ قمری کی زبان پر پیہم

تھے نہ حورون کے پرے اور نہ غلمان کی صفین
آسمانون پہ جلو داری کو حاضر تھے خدم

آمد آمد کی خبر جب شب معراج اوڑی
سر نخوت پے تعظیم کیا چرخ نے خم

شہ نے فرمایا جو جبریل امین لائے براق
میرے خالق نے کیا مجھپہ بڑا لطف و کرم

جمع تھے مسجد اقصی مین نبی اور رسل
چرخ پر عیسی و ادریس تھے باہم خرم

ہر طرف پھرتے تھے اوس رات فرشتون کے پرے
اور ہر ایک کی تھی گردن تسلیم بھی خم

چل سکا آگے نہ جس وقت براق خوش سیر
پھر تو رفرف پہ رکھا شاہ دو عالم نے قدم

منتہی سے یہ جبریل امین تو تنہا
عرش پر لیگئے تشریف شفیع عالم

نور کے پردے بھی طی کر چکے جس دم حضرت
تو میسر ہوا دیدار خدائے اکرم

عرش تک جملہ فلک طی کیے لوٹے حضرت
سوے دوزخ بھی نظر کرکے گئے باغ ارم

جسنے تصدیق کی صدیق لقب اوسکا ہوا
جھوٹ بوجہل نے جانا ہوا اوسکا فراطلم

مطلع ثانی و ثالث کو بھی پڑھ تو آثم
کہ طبیعت تری ہم پاتے ہین جیسا ضر اسد عم

## مطلع ثانی و ثالث

سخت حیران ہون وصف آپکا کیونکر ہو رقم　　کہ جگر شق ہوا اس کام مین ہی مثل قلم

سچ ہی یہ آئے زمین پر جو محمد کے قدم　　قصر کسری کے ہوئے کنگرے درہم برہم

کعبے مین دیکھی تہون نے جو نبی کی صورت　　یہ محمد ہین محمد ہین پکارے پیہم

آپکا عدل ازل سے ہی ابد تک قائم　　یون تو کسری کے زمانے کی عدالت ہی علم

ہو میسر جو مجھے خواب مین بھی نظارہ　　ہو کے بیتاب مین آنکھون سے لگاؤن وہ قدم

گل خورشید سے بڑھکر ہی کہین روے حضور　　گل سے تشبیہ جو دے کوئی تو مانین کب ہم

حکم اللہ کا ہی حکم محمد ہمکو　　بخدا کیون نہ شریعت پہ رہین مستحکم

زر توصیف محمد کے مضامین خوش آب　　ہین مرے واسطے ای مومنو دینار و درم

اسطرح حب نبی دل مین مرے جم کے رہے　　جیسے خاتم مین رہے نقش نگین خاتم

مین تو ہندی ہون بھلا میری حقیقت کیا ہی　　عجز کرتے ہین دم نعت عیان اہل عجم

موج زن کیون نہ دم نعت طبیعت ہو مری　　بحر مضمون کے مقابل مین کہان ہی یم

دونون عالم مین برابر مجھے ای عشق نبی　　زندگی کی نہ خوشی اور نہ مرنے کا الم

تاب کیا ہی جو محمد کی کرون مدح و ثنا　　نطق بیکار زبان بند ہی مثل ابکم

کہتے ہین احمد و محمود و محمد شہ کو　　ہی یہ ہر اسم ہمارے لیے اسم اعظم

ہین فرقت ہین ہو دیدار محمد جو نصیب ۔۔۔ زخم دل کے لیے کافور کا ہو وہ مرہم

حکم جو دیتے تھے حضرت وہ بجا لاتے تھے ۔۔۔ جو حضوری ہین رہا کرتے تھے ارباب ہمم

شکر صد شکر کہ ہی شغل مرا نعت نبی ۔۔۔ گرچہ فرقت ہی مگر مجھکو بھی نہین رنج والم

دخل شیطان کا دل ہین مرے ہو گا نہ کبھی ۔۔۔ نفس امارہ کے لڑنے کے لیے ہون رستم

طرفہ کیا ہے کہ لکھون مطلع رابع آتش ۔۔۔ کہ ہون مداحون ہین مشہور زمین اعجاز رقم

## مطلع رابع

یا الٰہی ہے یہ امید دل ترا فضل و کرم ۔۔۔ رہون ہر وقت ہین مداح شفیع عالم

مجھ گنہگار کی آسان تو کر ہر مشکل ۔۔۔ نعت احمد کا رہے شغل میسر ہر دم

پہنچون لاحول سے ہے دور یہ شیطان مجھسے ۔۔۔ اوسکے حق ہین ہو مری تیغ زبان تیغ دودم

گر ہے ظلمت عصیان ہمی مٹجائے تمام ۔۔۔ ابر رحمت ہو مجھے صاف ہو یہ چشم پرنم

شہ کے اصحاب ہین جو چار رہون اونپہ فدا ۔۔۔ آل اطہر پہ بھی قربان رہون ہین ہر دم

بخشدینا تو گنہ میرے طفیل حضرت ۔۔۔ اور مان باپ پر استاد پہ رکھنا تو کرم

اوٹھون محشر ہین تو تھامے ہوے دامان رسول ۔۔۔ التجا تجھسے یہی ہی مرے خالق ہر دم

ہون گنہگار ہین آتش مجھے سب کہتے ہین
میرے اللہ ہے تجھپہ ترا فضل و کرم

## قصیدہ ششم مسمّٰی بہ مدح خیر الانام مقبول اہل اسلام

کام ہی پیروی شرع جناب مرسل
اہل اسلام ہون کیون ہو جو ایمان مین خلل

حرف پیچیدہ دم نعت نظر آتے ہین
سخت مشکل ہی کسی سے نہ ہوا ہو یہ حل

سر کے بل لاکھ چلے خامۂ اعجاز رقم
نعت احمد مین مگر پا نہین سکتا مدخل

فخر ہین سارے رسولون کے مین کیا مدح کرون
گرچہ آخر ہین حقیقت مین ہین اوّل

جز خدا کون ہی رتبے سے نبی کے واقف
سب رسولون مین بلا ریب وہی ہین افضل

نئے مضمون مرے ذہن مین لو آتے ہین
جیسے اوڑتے ہوئے آتے ہین ہوا پر بادل

پھل ہی انسان کی تخلیق کا توصیف نبی
نخل ہی ذہن رسا اور ہی جنت کا پھل

ہو در پاک کی جب خاک نصیب ای عیسےٰ
درد سر کے لیے سمجھون اسے کیون صندل

جز محمد کے پڑے اور پہ کس طرح نظر
فضل حق سے نہین کھلتا ہی یہ چشم احول

روز و شب مجکو نہین شغل کوئی اسکے سوا
نام حضرت ہی کا رہتا ہی یہان مستعمل

جام بھر بھر کے مجھے ساقی کوثر دینگے
جو عقیدے مین پڑے گا نہ مرے کوئی خلل

ہو گیا صاف عیان سورۂ مزمل سے
کیا انہین کے لیے ہی قمر کا انزل

سرمگین آنکھون کا رہتا ہی تصور مجکو
دیدۂ دل مرا ہو جائے نہ کیونکر اکحل

نام لیتے ہی شہا دھلگئے سارے عصیان
ہوگئی آئینۂ دل [illegible] صیقل

ہوا اگر خواب مین دیدار محمد کا نصیب / تو کہے عقل یہ مجھسے پۓ تعظیم سنبھل

سر بسر گیسوِ سرور کا تصور ہی مجھے / جوش سودا مین پھرون کیون نہ مین جنگل جنگل

ہی یہ وصف لب شیرین محمد مین اثر / شہد کا پائے مزا کھائے جو وصف حنظل

ہون ضیاے رخ پر نور پہ مین پروانہ / شمع کی طرح نہ روشن رہے کیون دلکا کنول

رہ تو گلچین چمن نعت کا اے قلب حزین / کیا تعجب کہ ثمر لائے ترا نخل عمل

نام اللہ و محمد کا زبان پر جو رہے / ہو نہ تکلیف دم نزع ستائے نہ اجل

ہی یقین پہنچے نہ صدمہ مجھے حضرت کے طفیل / آفتین آئین دم حشر پڑے گو ہلچل

مدحت شاہ جو کی اوس ہی سے نکلے جوہر / ہو گئی صاف مری تیغ زبان پر صیقل

زلف حضرت سے اگر مشک کو مین دون تشبیہ / سارا عالم کہے ہی عقل مین کچھ اسکے خلل

یا الٰہی مجھے روضے کی زیارت کا ہی شوق / کیون مدینے کے نہ جانب مین چلون سر کے بل

صورت ظاہری و باطنی مین یکتا ہین / سب رسولون مین محمد ہین ہمارے اکمل

حق جو ہی مدح کا وہ ہو نہین سکتا ہی ادا / جسکو دعوی ہو دماغ اوسکا ہی بیشک مختل

قلب مضطر کا تقاضا ہی یہی ہر ساعت / جو محمد کی زیارت کو تو چلتا ہی تو چل

ایک ہی وہ تو ہی محبوب ہی اوسکا یکتا / نہ احد کا کوئی ہمتا نہ محمد کا بدل

پختہ کاران شریعت تو چلے جاتے ہین / خام اِس راہ مین آئے تو قدم جائے سنبھل

معرکہ ہجر پیمبر کا ہیں سر کیوں نہ کروں
گولیاں نالہ پیچیدہ کی ہیں حلق بہ فل

لب خوشرنگ محمد کی قسم ہی مدحت
کیوں نہ دیوان پہ ہو سیر کے سنہری جدول

شوق حضرت کی زیارت کا یہانتک ہی مجھے
ہو سواری نہ میسر تو چلوں میں پیدل

کعبے کی طرح نہ کسطرح ہو جلوہ کہ وہ ہی
شمع وحدت کی ضیا بزم رسالت کا کنول

مدحت گیسوے احمد مجھے منظور جو ہو
تو سیاہی کی جگہ مشک کیا جائے گھول

سخت دشوار ہی آسان نہیں نعت نبی
لاکھ ہشیار ہو لیکن ہی یہاں بے اٹکل

نعت حضرت کی کوئی کر نہیں سکتا تحریر
نہ تو سبحان کی یہ طاقت نہ زبان اخطل

حسرت و یاس سے یہ ہجر نبی میں رویا
کہ ہوے ساکن دریا بھی نہایت بیکل

تیغ فرقت کا میں زخمی ہوں اگر جا نکلوں
کہہ اوٹھیں چل چلے سب شہدائے مقتل

منزل شرع وہ ہی کوئی نہیں چل سکتا
یہ سفر وہ ہی مسافر یہاں کے پانون ہیں شل

موسے گیسوے محمد کے اگر سامنے آئے
کیا عجب نافہ خوشرنگ سے بو جائے نکل

شب تیرہ میں کرونگا جو سفر طیبہ کا
آتشیں نالے کے ہمراہ چلے گی مشعل

یوں مہکتا ہی غلاف آپکے روضے کا ولا
پیرہن میں کوئی جس رنگ سے دے عطر کو مل

در دندان محمد کی جو کرتا ہوں ثنا
قالب نور میں مضمون کے گھر جاتے ہیں ڈھل

عقل کہتی ہی کہ ہو سرد ابھی سوز نہاں
صبر کی برف میں یہ شیشہ دل جائے جو جل

بحر عصیان کا اگر جوش نظر آجائے
پانی پانی ابھی ہو جائے جمن اور جل

اور برجستہ وہ پڑھے مطلع ثانی آثم
جس سے سبکا دل مشتاق ابھی جائے اچھل

## مطلع دوم

آرزو ہی یہی جسوقت مری آئے اجل
لب پہ احمد ہو کبھی گہہ احد عز و جل

قصر کسریٰ کے گرے کنگرے میلاد کی شب
زلزلہ آیا زمانے مین پڑی اک ہل چل

سارے شیطان ہوے مقہور ہوا فضل خدا
خیل بد دین نے نہ پایا کہین بچنے کا محل

ہو گئی قصر شریعت کی بنا مستحکم
منہدم آئے نظر سارے ضلالت کے محل

جب اڑی سارے زمانے مین ولادت کی خبر
کی رہ شکر فرشتون نے ادا سر کے بھل

واہ ری شان کہ ہوتے ہی تولد شہ کے
مورد طعن ہوا دہر مین کسریٰ کا عمل

تیری درگاہ مین یا رب یہ دعا ہی میری
سہو تک کو نہ مری نظم مین ہو کچھ مدخل

میرے اشعار کا شہرہ یہ جہانین ہو جائے
کہ پڑھے کوئی قصیدہ نہ کسیکا نہ غزل

چاہے اللہ جنان دے مجھے چاہے دوزخ
لکھ چکا نامۂ اعمال مرا روز ازل

کیا ہون محبوب خداوند کے اعجاز بیان
شجر خشک نے کہتے ہی ہزارون دیے پھل

نام حضرت کا لیا ایک عرب نے جسدم
پھر تو آئی شجر خشک سے یہ صاف نکل

دیکھا یہ معجزۂ حضرت کا تو خوش ہوکے کہا
ہین یہ محبوب خدا شک کو نہین کچھ مدخل

جسطرف کرتے جہاد آپ ادھر پاتے ظفر — گرچہ کفار ہوا کرتے تھے بس دل کے دل
معجزے دیکھکے یہ سیکڑون لائے ایمان — نام کو بھی نہ رہا اُنکے عقیدے مین خلل
طرفہ تر آپ کے اعجاز تھے اللہ اللہ — موم ہو جاتا تھا پا رکھتے ہی سنگ جبل
لائے جب شہ کی نہ اعجاز نمائی کا یقین — کیون نہ بوجہل ہو مشہور جہا نمین اجہل
خاک بھی کوچۂ احمد کی اگر مل جائے — پھر تو اکسیر سے بھی مین نہ کرون اسکو بدل
شب معراج کے مانند کوئی رات نہ آئے — آسمان ڈھونڈھے اگر ماہ کی لیکر مشعل
قطرے شبنم کے جو تھے دامن گردون بھرے — شب معراج وہ ہر برگ سے آئے تھے ابل
آمد آمد جو سنی باغ جہان مین شہ کی — بلبلین شاد ہوئین گل ہوئے بہار بکل
قمریان چار طرف کرتی تھین کو کو پیہم — بیٹھی تھین شاد کسی شاخ پہ گل تھین بکل
سارے طاؤس تھے اوس رات مین رقصان باہم — اور چھائے ہوے رحمت کے تھے ہر سو بادل
پڑھتے تھے گل چمن دہر کے سب صلِّ علےٰ — غنچے کہتے تھے ہے معراج جناب مرسل
سبز پتون مین نہان تھے گل نسرین ایسے — جیسے مینا مین کرے آب گہر کو کوئی حل
کہین جنت کی فضا اور کہین طوبیٰ کی بہار — کہین تسنیم کے مانند بھرے کل جل تھل
دیکھنے کو جو سواری کے کھڑی تھین حورین — ناز تھا اونکا کہ صوفی کا تھا اک حسن عمل
کس زبان سے مین کرون مدحت رفتار براق — وہ خرام اور وہ کنوتی وہ نرالی چھل بل

خوش خرامی سے رواں تھا شب معراج وہ نور — جیسے اٹھکھیلیوں سے چلتا ہی توسن کوتل

ہر بسر نور کی صورت تھا رخ صاف حضور — کحل مازاغ سے تھین شاہ کی آنکھین اکحل

طرف مسجد اقصی جو روانہ ہوے شاہ — قدرت حق سے مہکنے لگے سارے جنگل

شہ نے جب مسجد اقصی مین کیا قصد نماز — ابر رحمت کا وضو کے لیے لایا چھاگل

جب براق نبوی اوڑ کے چلا سوے فلک — پڑ گئی نور الٰہی کی گلے مین ہیکل

آسمان پر شب معراج جو پہنچے سرور — شرف اندوز ہوا نور سے یہ برج حمل

پیشوائی کو اسی رات مین مرسل سارے — آکے موجود ہوے تا بہ سپہر اول

شب معراج مین کیون روشنی ہوتی نہ فزون — سارے تارے تھے چراغ اور قمر تھا مشعل

چرخ پر فرش وہ اطلس کا بچھا تھا اس رات — کہ نہ قاقم ہی مقابل تھا نہ فرش مخمل

عرش نے شکر کیا اور پڑھا صل علے — کہ قدم رکھتے ہین اب مجھ پہ نبی مرسل

عرش سے بڑھکے اوٹھا پردۂ دوئی کا جو دم — تو محمد پہ ہوا لطف خداوند ازل

گرم بستر تھا جو تشریف وہانسے لائے — پائی ہلتی ہوئی زنجیر در خاص محل

عین نادان وہ سخنور ہین کہ جو دین تشبیہ — کب ہی بوے تن اقدس کے برابر صندل

مست ہون نشۂ الفت سے چمن کیا جاؤن — گرچہ ہر پھول وہان کا بھی ہی مے کی بوتل

ثمر تازہ وہ بہتر ہی کل اس باغ مین ہین — گل مضمون ہین شگفتہ نہین نام حنظل

کی ہین منسوخ رسولونکی کتابین تو نے
جز ترے کون ہوا ناسخ ادیانِ رسل

واقعی دشمن درگاہ الٰہی ہی بخیل
دل دیا جس نے نہ حضرت کو بڑا اوسمین خلل

روز جو باغ محمد کا تصور ہی مجھے
پڑھتی ہی بلبل دل اسلیے زمزمۂ غزل

## غزل

ہین جو عالم مین غلامانِ جنابِ مرسل
دیکھتے ہین وہ گلستانِ جنابِ مرسل

پاس اپنے شب معراج بلایا حق نے
واہ وہ وصل سے اعلے شانِ جنابِ مرسل

پہلے ہی مغفرت امت عاصی چاہی
کیون نہو سب پہ یہ احسانِ جنابِ مرسل

حشر کے روز جو ہو گرمی خورشید فزون
ای خدا سر پہ ہو دامانِ جنابِ مرسل

سب رسولون پہ دیا فخر خدا نے اونکو
کیون نہ یکتائی ہو شایانِ جنابِ مرسل

قصر گلشن نہ برابر نہ مکان جنت
عرش سے بڑھکے ہی ایوانِ جنابِ مرسل

ہو گئے سیکڑون کفار بھی اہلِ اسلام
حق نما دیکھتی ہی شانِ جنابِ مرسل

بڑھکے قرآن سے ہی مصحف روی احمد
جلوۂ نور خدا جانِ جنابِ مرسل

وہ بھی دن ہوگا الٰہی کہ ہین مانند بلال
کبھی ہو جاؤنگا قربانِ جنابِ مرسل

گر قبول اسکو الٰہی یہ ہی آثم کی دعا
رہے تا عمر ثنا خوانِ جنابِ مرسل

## مناجات

یا الٰہی تو ہی مالک ہے تو ہی عز و جل
ہو ترے فضل سے مجھ مین نہ کوئی نقص و خلل

یا الٰہی تری طاعت مین رہون شام و سحر
احمد پاک کے صدقے سے پڑے کوئی نہ بل

دل مین ہو ذکر ترا اور زبان نام نبی
تا دم مرگ الٰہی رہے یہ شغل و عمل

یا الٰہی مرے کرنا تو گناہون کو معاف
روز و شب اسکے سبب سے نہین پڑتی مجھے کل

جوش ہا ریگی اگر رحمت خالق دم بھر
پھر تو آفت یہ مرے سر ابھی جائیگی ٹل

بخشنا گرمی خورشید قیامت سے نجات
تا نہ مین موم کے مانند وہان جاؤن پگھل

پیش آئیگی وہان دیکھیے کیا فکر ہے یہ
ہے گناہون کا تو دفتر مرا اک طول امل

حشر کے روز الٰہی ہو رہائی مجھکو
صدقہ احمد کا اوٹھاؤن نہ ذرا زل و ذلل

قبر مین دفن جو ہون تو یہ نکیرین کہین
حشر تک چین سے سو اب نہ ذرا ہو بیکل

حشر مین بعد فنا ہے منور کا ہو دھیان
داغ دل ساتھ رہے راہ عدم مین مشعل

رخ پر نور محمد کا تصور ہو مدام
گوشۂ قبر مرے حق مین بنے شیش محل

رخ چمکتا رہے محشر مین مثال خورشید
منہ گناہون سے نہ کالا ہو کبھی مثل زحل

قبر مین ہو نہ عذاب اور نہ محشر مین عذاب
میری عزت ہے ترے ہاتھ اب اے رب ازل

ہو عنایت جو تری تو ابھی ہو جاؤن عقیل
توبہ پھر سارے گناہون سے کرون مین مہمل

تیرگی دور ہو منہ مہر سا چمکے یا رب ق دیکھکر کوئی نہ بولے کہ ملا ہی کا جل
حشر مین دفتر اعمال تو دھونا بالکل مین صحیح آؤن نظر مین نہ مثال معتل
بعد مرنیکے نہ تکلیف ذرا ہو یا رب خادم احمد کا رہے زیست مین یہ عمل قل
یا الٰہی جو مدینے کی زمین پر ہو گذر شوق ہو دلمین قصیدہ ہو مرے زیر بغل
ہو چکے مجکو زیارت تو قصیدہ پڑھکر روضۂ پاک پہ ہو زیست کا جھگڑا منفصل
ختم کرتا ہون قصیدہ یہ الٰہی ہی دعا ہو قبول اب یہ پئے ذات جناب مرسل
مرے مان باپ اور اُستاد اور احباب عزیز شاد عالم مین ہون ہو لطف خداوند ازل
آثم اب بک نہ زیادہ کہ سنا کرتے ہین رنج دہ دہر مین ہی طول کلام مہمل

## قطعات تاریخ اختتام قصیدۂ ہذا مسمّے بمدح خیر الانام
## ازنتیجۂ فکر بلند جناب مولانا محمد محسن صاحب محسن کاکوروی
## وکیل عدالت مین پوری مصنف چراغ کعبہ و صبح تجلی وغیرہ

کیا ہی بیمثل قصیدہ بجند الکھا ہی ہین حضور آپ بھی اقلیم سخن کے والی
گذرے محسن کی دعا سے بحضور احمد اور تاریخ ہو مقبول حضور عالی ۱۳۰۲

## از فکر عالی جناب سید مہربان علیصاحب فرحان بریلوی

شعر عمدہ لکھے ہین آثم نے نہین زنہار شاعری مین خلل

| | |
|---|---|
| کہدے فرحان زروی بیان سال | مدح مین یہ قصیدہ ہی افضل |

ازحکیم اشفاق علیصاحب اشفاق بن حکیم مشتاق علیصاحب وکیل عدالت بریلی

| | |
|---|---|
| نہ ہے مضمون آثم جانفزا اتر | درین اوراق شد منظوم یکسر |
| بگو اشفاق بس از روی آداب | چھپا گلدستۂ نعتِ پیمبر |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ردیف الالف

| | |
|---|---|
| لکھا جو مین نے وصف خدای کریم کا | چشمہ مراد ہین ہوا فیضِ عمیم کا |
| عشقِ خدا کی آگ بھڑکتی ہی روز و شب | کسطرح مجکو خوف ہو نارِ جحیم کا |
| مہمان اوسکے خوان کرم پر ہر ایک ہی | کیا ہو سکے بیان غفور رحیم کا |
| سیدھا جنان کو جائیگا ای مومنو وہی | جو راستہ چلیگا رہِ مستقیم کا |
| جس دل مین درد ہجر ہو یارب ترا مقیم | عیسے سے ہو سکے نہ علاج اوس سقیم کا |
| تجسے تجھی کو چاہتا ہون ای مرے کریم | طالب ہون جاہ کا نہ مین خلدِ نعیم کا |
| میرے گناہ اپنے کرم سے تو بخشدے | رہتا ہی مجکو خوف عذابِ الیم کا |
| شیطان کا کچھ فریب نہ اوسپر کبھی چلا | دل سے ہوا جو عبد خدای قدیم کا |
| گلزار معرفت کا مین بلبل رہون مدام | جھونکا نہون الٰہی وہان کی نسیم کا |

گلزار دہر کی کبھی کھاتا نہ مین ہوا — ہوتا نہ او سمین رنگ جو تیری شمیم کا

انسان نہ کوئی تاب تجلی کی لا سکا — حاصل نہ مدعا ہوا ہرگز کلیم کا

اک لفظ کن مین خلق کیا تونے سب جہان — کیا کر سکون بیان مین شانِ عظیم کا

ٹھیرائے حق جو دوسرا تیرے سوا کوئی — کیونکر وہ مستحق نہ ہو آبِ حمیم کا

ادراک تیری ذات کو کیا کر سکے کوئی — بیکار اس جگہ پہ ہی شور احکیم کا

سیدھا چلایا شرع محمد پر آجتک — احسان مجھپہ کیون نہو طبعِ سلیم کا

حامی ہر ایک عاجز و بیکس کا ہی تو ہی — ہی دستگیر تو ہی اسیر و یتیم کا

گو کثرت گناہ سے آثم کو ہی حجاب — لیکن ہی ایک بندۂ احقر رحیم کا

وصف اے آثم کیا کرے صبح و شام اللہ کا — ذکر کرتے ہین زبانسے خاص و عام اللہ کا

واسطے اونکے مراتب عالمِ باطن مین ہین — عالمِ ظاہر مین جو کرتے ہین کام اللہ کا

حرف کن سے خلق اوسنے سب کیا ہی جز و کل — دونو عالم مین ہی جاری انتظام اللہ کا

دین و دنیا مین سوا اوسکے کوئی حامی نہین — کیون نہ رکھے آسرا عالم تمام اللہ کا

دید کے قابل ہی یہ رتبہ کہ جبرئیل امین — روز پہنچاتے تھے حضرت کو سلام اللہ کا

دار فانی جسکو کہتے ہین فنا ہو جائیگی — باقی رہ جائیگا بس عالم مین نام اللہ کا

وہ کسی سے ہی نہ پیدا اور نکوئی اوس سے ہی — لم یلد ہی اور وہ لم یولد کلام اللہ کا
حرز جان مین ناتوان اسکو نکیون ہم کرین — اہل باطن جپتے ہین ہر وقت نام اللہ کا
مہر و مہ جن و ملک غافل عبادت سے نہین — نام لیتے رہتے ہین ہر صبح و شام اللہ کا
کیا حسینون کے مین لام زلف کو رکھون عزیز — دل کو میرے ہی بہت مرغوب لام اللہ کا
قبر سے اوٹھتے ہی پہنچونگا مین ہو کر مضطرب — روز محشر ہوگا جب دربار عام اللہ کا
ہی وہ شان اوسکی کہ عرشی بھی نہ واقف ہو سکے — ہم بھلا پہچانینگے کیا احترام اللہ کا
کانپ اوٹھیگی ساری خلقت زلزلہ پڑجائیگا — تخت پر جب حشر مین ہوگا قیام اللہ کا

کیا تعجب ہی جو ہو مقبول حق میرا کلام
ہون مین جان و دل سے اے آثم غلام اللہ کا

الٰہی تو ہی مالک دو جہان کا — الٰہی تو ہی رب کون و مکان کا
بشر سے زیب و زینت ہی زمین کی — ستارون سے ہی رتبہ آسمان کا
الٰہی معرفت ہو تیری حاصل — کہ ہون عاشق مین شاہ مرسلان کا
نہین ہی حمد کی طاقت کسی مین — یہان دم بند ہی کلک و زبان کا
ترے محتاج ہین اعلیٰ و ادنیٰ — تو ہی یارب ہی حامی انس و جان کا
مین حیران ہون کہ چھوٹا منہ بڑی بات — یہان کیا نطق ہی میری زبان کا

| | |
|---|---|
| طفیل سید ابرار یا رب | تماشا دیکھون مین باغ جنان کا |

کہانتک حمد روک آثم زبان کو
نہ دکھلا جوش اب طبع روان کا

| | |
|---|---|
| رزاق ہی خلاق ہی محتاج وغنی کا | جز تیرے بھروسہ نہین بندے کو کسی کا |
| کیا تاب کہ مین ہون ترے فرمان سے باہر | ہر حال مین پابند ہون تیری خوشی کا |
| دے مجکو بھی نعمت کہ تری عام ہی بخشش | رکتا ہی کہین ہاتھ سخاوت سے سخی کا |
| تیری ہی محبت مین مری جان نکلجائے | یہ سانس تو جھونکا ہو نسیم سحری کا |
| پونہچے ترے نکتون کو بھلا کسکی لیاقت | ہرگز نہ کھلا بھید ترے راز خفی کا |
| کیونکر نہ کرون حشر مین بخشش کی تمنا | رحمت تری پوری ہی نہین کام کمی کا |
| قدرت کا تری راز بھلا کسپہ عیان ہو | مالک ہی الٰہی تو ہی خشکی و تری کا |
| طاقت نہ زبان کو نہ دہن کو نہ قلم کو | کس سے ہو بیان ہی یہ محل بوالعجبی کا |

تو آتش دوزخ سے بچانا اسے یارب
جز تیرے تو بندہ ہی یہ آثم نہ کسی کا

| | |
|---|---|
| کیا وصف کرسکون مین خدائے جلیل کا | اوراق ہون نخل خاص جمیل و نبیل کا |
| بہر ثنا قلم ہو پر جبرئیل کا | پانی دوات کے لیے ہو سلسبیل کا |

نمرود نے جو ڈالدیا اونکو آگ مین
تیرے بغیر کون تھا حامی خلیل کا

کیا منھ مرا کہ حمد مقدس کرون رقم
دعوی قلم کو ہی نہ زبان کو دلیل کا

روز ازل سے ہی مرضِ عشق بے طرح
عیسی سے کچھ علاج نہوا اس علیل کا

دل کو مرے ذرا نہین خوفِ عذابِ حشر
ہی آسرا وہان مجھے تجھ سے کفیل کا

آثم کی آبرو ہے دونون جہان مین
مالک ہی یا الٰہ تو عبدِ ذلیل کا

مدت سے ہون الٰہی مین بیمارِ مصطفی
ہوا ب نصیب شربت دیدارِ مصطفی

اوسکی نظر مین روشنی مہر کچھ نہین
دیکھا ہی جسنے جلوۂ رخسارِ مصطفی

گلگشت مین وہ انکی نکیونکر بہار ہو
جنت سے بڑھ کے ہی کہین گلزارِ مصطفی

رہتا ہون دردِ ہجر سے گو بیقرار مین
لیکن پسند دل کو ہی آزارِ مصطفی

صالح وہ ہین جو شانِ فضیلت کے ہین مقر
وہ ہین شقی جو کرتے ہین انکارِ مصطفی

کیا دھوپ مہرِ حشر کی اونکو ستائیگی
جن پر پڑا ہی سایۂ دیوارِ مصطفی

آثم کی ہی دعا کہ الٰہی قبول ہو
گو نعت یہ نہین ہی سزاوارِ مصطفی

یارب مین مدح خوان ہون محمد کی ذات کا
عاصی ہون پر نہ کیون ہو وسیلہ نجات کا

کیا شکر ین کہون لب شیرین شاہ کو
کچھ پوچھیے نہ بات مزا کیا نبات کا

اللہ بخشدیگا گنہ اوسکے سر بسر
پابند و ہر مین ہی جو صوم و صلات کا

کیون شاعرو نہین نام نہ میرا بلند ہو
لکھتا ہون وصف اوس شہ عالی صفات کا

پھیلی تھی روشنی شب معراج اسقدر
دن سے بھی ہو گیا تھا سوا جلوہ رات کا

آثم کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
معلوم اوسکو حال نہین ہی ممات کا

لکھون کیا وصف مین نا چیز سردار دو عالم کا
اوسیکے نام نامی مین ہی عالم اسم اعظم کا

دلا توصیف ابرو مین ذرا تیغ قلم چمکا
کہ قبضے مین ترے آجائے میدان نظم عالم کا

تبرک جانکر اوسکو جگہ آنکھو نمین دیتے ہین
ہمین یہ اشک کا پانی ہی شاہا آب زمزم کا

اگر عزت تجھے کونین کی درکار ہی اے دل
تو لازم ہی وظیفہ تجھکو صلی اللہ علیہ وسلم کا

عطا کی دولت ایمان ہی اک کو بے کہے تینے
تمہارے سامنے کیا تذکرہ ہی جود حاتم کا

رہا کرتا ہی کشت دل مرا سرسبز اشکون سے
نہال تازہ فرقت مین جلا کرتا ہی اک غم کا

بیان اوس شاہ کے رتبے کا مجھسے ہوسکے کیونکر
وہی ہی فخر عالم کا وہی ہی فخر آدم کا

الٰہی خواب ہی مین صورت سرور نظر آئے
نہایت شوق رویت ہی مجھے حسن مکرم کا

بفیض نبی کے سب گدا ہین دہر مین آثم
کوئی محتاج جنت کا کوئی محتاج درہم کا

پریشان ہون بہت دنیا کی مکروہات سے یا رب
زبان پر نام جاری ہو نہ کیونکر رب اکرم کا

خبر لے اے مسیحے دوران خدارا جلد تو میری
تپ فرقت کی شدت سے مین مہمان ہون کوئی دم کا

خدایا شکر یا شاہ دین ہی اسطرح دل مین
کہ خاتم مین رہا کرتا ہی جیسے نقش خاتم کا

عجب کیا حور جنت جو بٹھائے مجکو آنکھون مین
کہ نعت مصطفے ہی مشغلہ ہی میرا ہر دم کا

لٹا دونگا مین اے جوش جنون یہ نقد جان سارا
بنونگا آج کل ہم مثل ابراہیم ادہم کا

خیال نعت مین بے پر اوڑا جاتا ہون مین ایسا
عجب کیا مقام لون جا کر جو پایا عرش اعظم کا

دل خستہ پہ عکس روے انور ڈالیے شاہا
کہ ہر زخم دل ہاتھ آئے پھایا مجکو مرہم کا

کسیکو نیک اعمالی پہ اپنے ناز ہو شاہا
بھروسا ہی مجھے تو آپ ہی کی ذات اکرم کا

شفیع روز محشر کا ہون مین مداح اے خالق
نکرنا بعد مرنے کے مجھے لقمہ جہنم کا

محمد کی جدائی مین الم رہتا ہی اے آثم
مہ شوال بھی مجکو مہینا ہی محرم کا

خال روے مصطفے پر جب سے دل شیدا ہوا
سب لگے کہنے سویدا کو کہ یہ تارا ہوا

سنبل گلزار رضوان نے بلائین میری لین
گیسوے سرور کا جسدن سے مجھے سودا ہوا

ہاتھ آیا وصف جب رخ کا تو روشن ہوگیا
یہ ید بیضا نیا اے حضرت موسی ہوا

آنکھ سے گر کر نہین آتا ہی ہرگز ہاتھ یہ
ہی گہر نایاب میرا اشک بھی ٹپکا ہوا

ہو گئی حرفون کی کرسی کرسیِ عرش بریں
نعت کے لکھنے سے یہ حاصل مجھے رتبا ہوا

بنگئین آئینہ سرتاپا یہ حیرانی بڑھی
نقش پاے شہ کا جب حورون کو نظارا ہوا

نقطہ نقطہ بنگیا گوہر مرے دیوان کا
وصف دندان محمد مین جو مین گویا ہوا

چشمۂ کوثر کا دھوکا ہوگیا ہر ایک کو
جب مری آنکھونسے جاری ہجر مین دریا ہوا

جذب دل لایا خیال سرور کونین کو
آج مقصد میرے دل کا ای فلک پورا ہوا

آپ کے اعجاز کا مجھ سے بیان ہوتا نہین
جب ہلی اونگلی تو سینہ ماہ کا پارا ہوا

دون کی لینے لگا وہ آفتاب حشر سے
چہرۂ انور کا حاصل جسکو نظارا ہوا

اشک کا قطرہ ستارا تھا فراق شاہ مین
ای منجم جب گرا آنکھونسے سیارا ہوا

نرگس شہلا کو چشم شہ نے دی خجلت مدام
زلف سے شرمندہ سارا عنبر سارا ہوا

کیون کھنچا جاتا ہی یہ سوے مدینہ ہر گھڑی
کیا حسین روضہ ہوا کیا دل مرا پارا ہوا

عشق احمد کا مرض ہی اندنون آثم مجھے
باعث درد جدائی غیرت عیسا ہوا

دیکھو تو ذرا تاج گدایانہ ہمارا
انداز ہی کیا ہجر مین شاہانہ ہمارا

ہم نام محمد پہ فدا کرتے ہین یہ جان
مقبول ہو اب یا نہ ہو نذرانہ ہمارا

کیا کیا نہ ثنا کی دُر دندانِ نبی کی
شہرہ ہوا اس دہر مین کیا کیا نہ ہمارا

پھر دکھا دیجیے اب خواب مین جلوہ
بیتاب بہت ہی دل دیوانہ ہمارا

ہو دھیان نہ کم ساقی کوثر کا خدایا
کہتا ہی یہی اب دل مستانہ ہمارا

جائے نہ کبھی دل سے خیال شہ والا
آباد الٰہی رہے ویرانہ ہمارا

بوے گل مرقد جو اوڑا لائی صبا رات
گلزار ارم ہو گیا کاشانہ ہمارا

آثم ہی عبث پیروی نفس شب و روز
ہوگا نہ کسی طور یہ بیگانہ ہمارا

جا کے طیبہ مین کرون ایسا بیان مصطفی
سب پڑھین صل علیٰ ظاہر ہو شان مصطفی

جب مدینے مین پہنچ جاؤن تو ہی یہ آرزو
ہو میسر میرے سر کو آستان مصطفی

یہ نہین ممکن کہ حق نعت احمد ہو ادا
ہون اگر جملہ سخندان مدح خوان مصطفی

آپ کے اوصاف مین قرآن مالامال ہی
جز خدا کوئی نہین ہی رتبہ دان مصطفی

اہل ایمان ہین ہمیشہ پیرو شرع شریف
ہین وہی فضل خدا سے دوستان مصطفی

روز و شب رہتا ہی کثرت سے فرشتون کا گذر
عرش اعلیٰ کے برابر ہی مکان مصطفی

کیا ضرر پونہچا سکے شیطان کا سنگ جفا
رہتے ہین سارے ملائک پاسبان مصطفی

ہی مدینے کا ہر اک گل غیرت باغ ارم
مرتبہ رکھتا ہی کیا ہی بوستان مصطفی

مدحت احمد مین آثم خوب ہی قول وزیر
فہم کیا انسان کا سمجھے جو شان مصطفی

کیون نہ اک عالم مین شہرہ ہو مرے اشعار کا
وصف لکھتا ہون جناب احمد مختار کا

کیون نہ ہو تیری شفاعت پر بھروسا ای نبی
ہی دو عالم مین تو ہی محبوب اک غفار کا

یا الٰہی رحم میرے حال پر اتنا تو ہو
جلد دیکھون جاکے روضہ احمد مختار کا

خواب ہی مین جلوۂ روے منور ہو نصیب
یا رسول اللہ ہون مشتاق مین دیدار کا

گرمیِ نارِ سقر سے کچھ ہمین دہشت نہین
سرد اک قطرہ کریگا چشم دریا بار کا

اشرفیِ مہر سا چمکے نہ کیونکر داغ دل
مین ہون بے دامون کا بندہ آپکی سرکار کا

بلبل بستان معنی کہتے ہین آثم مجھے
میرے دیوان مین نکیونکر رنگ ہو گلزار کا

میرے طالع کا نحوست سے جب اختر نکلا
پھر تو ہر وقت مرے منہ سے پیمبر نکلا

جب صفین روز ازل باندھ چکی سب خلقت
سب کا سردار تو ہی ای مرے سرور نکلا

یاد دندان محمد مین جو گویا مین ہوا
نکلا جو لفظ وہ ہم صورت گوہر نکلا

آپ کے جسم مطہر کا پسینا ای گل
کہین عطرِ گلِ گلزار سے بڑھکر نکلا

حق کے محبوب کی یہ نعت رقم کرتا ہی
کہین آثم کو نہ کیون ہم کہ سخنور نکلا

جلوہ اللہ کو دکھانا تھا
اسلیے چرخ پر بلانا تھا

کیا تھی معراج اک بہانا تھا
شہ کا رتبہ فقط بڑھانا تھا

چومتے کیون نہ پاے شہ قدسی
بخت خوابیدہ کا جگانا تھا

امتی امتی نہ کیون کہتے
حق سے امت کو بخشوانا تھا

تھی شب قدر خود ہی وصل کی رات
فرش کیسا نور کا بچھانا تھا

زاہدون کو عبث ہے زہد انس
زلف سرور مین دل پھنسانا تھا

جان ہی لیتے کاش آثم کی
جو مدینے نہین بلانا تھا

منہ کسلیے تکون مین رئیس اور امیر کا
بندہ ہون ایک مین بھی تو رب قدیر کا

محتاج تیرے سب ہین بھروسا تجھی پہ ہی
تیرے سوا ہی کون امیر و فقیر کا

ایمان جو نہ لائے خدا کے حبیب پر
ہو مرتکب جہان مین گناہ کبیر کا

کسکی زبان لائق مدح رسول ہی
مدحت لکھے کبیر کی کیا منہ صغیر کا

مداح شاہ دین ہون برابر ہی میرے کون
ہی عرش پر دماغ تراب اس حقیر کا

یکتاے دہر کیون نہ کہے ہر بشر مجھے
رکھتا ہون دل مین عشق شہ بے نظیر کا

اللہ بعد مرگ یہ ہی آرزوے دل
مجھسے ادا جواب ہو منکر نکیر کا

آثم جمال روے محمد کے وصف سے
مین نے خطاب پایا ہی روشن ضمیر کا

عاشق ہون جان و دل سے خدا کے حبیب کا
اختر ہی کیا ہی اوج پہ میرے نصیب کا

اشعار نعت پڑھنے لگا مین چمن مین جب
صل علےٰ ترانہ ہوا عندلیب کا

ہجر نبی کے درد کی کیا ہوسکے دوا
بے فائدہ یہین تو ہی نسخہ طبیب کا

برسون کتاب عشق کا دل نے دیا سبق
احسان ہی میرے سر پہ حضور ادیب کا

آثم کو خلد دیجیے انعام مین حضور
ہوگا نہ روز حشر کوئی اوس غریب کا

رویا مین مجکو شہ نے جو جلوہ دکھا دیا
سوتے ہوے نصیب کو میرے جگا دیا

رحمت خدا کی دیکھنا صدقے مین آپکے
اسلام کا مجھے بھی تو پتلا بنا دیا

اوسکو خدا کے فضل سے جنت ہوئی نصیب
جسکو خدا نے شاہ کا روضہ دکھا دیا

اوسپر حرام ہوگئی نار سقر ضرور
کوثر کا جام حشر مین جسکو پلا دیا

دیوانہ مین ازل سے تھا احمد کی زلف پر
میرا وطن نہ کسلیے طیبہ بنا دیا

لون رحمت خدا کی نہ کیونکر بلائین مین
گردن مین طوق عشق نبی کا پنہا دیا

فخر رسل کا کیا اونھین نظارا ہو گیا
حورون نے غل جو صل علی کا مچا دیا

اوس وقت شہ کو لیگئے ہمراہ جبرئیل
جب پہلے فرش نور فلک تک بچھا دیا

زخم جگر ہنسا دیے ابرو کی یاد نے
دندان شہ کی یاد نے فوراً رلا دیا

باندھی ہے جسنے طاعت اللہ پر کمر — مسجد جہان ملی وہین سر کو جھکا دیا
واقف ہے عشق شہ سے ملیگا خدا ضرور — واعظ نے تازہ خلد کا مژدہ سنا دیا

آتش ضرور جائیگا دوزخ مین وہ شقی
جسنے خدا کو اور نبی کو بھلا دیا

ہر وقت میرے لب پہ محمد کا بیان تھا — جز صل علے اور نہ کچھ ورد زبان تھا
فرقت مین میری آنکھ سے آنسو رواں تھا — ہر ایک کو اوس پہ دُرِ غلطان کا گمان تھا
کیون داغ مین بوے گل جنت نہین آتی — بچپن سے گل عشق نبی دلمین نہان تھا
پیدا ابھی تھے نہ جنات نہ آدم نہ فرشتے — اک نور تری ذات مقدس کا عیان تھا
اصحاب وہ کہتے تھے نہ تو تا جو کسی سے — اسوجہ سے ہر یار نبی فخر زمان تھا
اے فخر رسل نعت تری کیا کوئی کرتا — تعریف کے لائق نہ زبان تھی نہ دہان تھا

کیا منہ مرا آتش جو کرون شہ کا بیان مین
واللہ کہ وہ تاج سر شاہ شہان تھا

جلوہ آجائے نظر حضرت رسول اللہ کا — منتظر ہون ایک مدت سے تجلی گاہ کا
کیون نہ ہم مرہون احسان ورد دین کے ہین — راستا سیدھا بتایا دین حق کی راہ کا
اونکو محشر مین عذابون سے رہائی کیون نہ ہو — جو سخن آفاق مین کرتے ہین کام اللہ کا

آپ کے روی مبارک کے مقابل ہی سکینہ
ای فلک یہ منہ کہان عالم مین مہر و ماہ کا

کیا دکھائے حشر کے دن منہ خدا کو جا کے وہ
ظلمت عصیان سے منہ کالا ہو جس گمراہ کا

آسرا تیری شفاعت ہی کا ہی روز جزا
ہی تو ہی حامی مرموسے گدا و شاہ کا

روز و شب جن و بشر حاضر ہین خدمت کیلیے
چرخ سے رتبہ فزون ہی آپکی درگاہ کا

اسکو رویا مین ذرا جلوہ دکھا دو اے حضور
ہی بہت مشتاق آثم روے رشک ماہ کا

تحریر جب سے وصف کیا ہی حضور کا
ہر دائرے مین حرف کے عالم ہی نور کا

جب شغل شعر نعت محمد کا ہو مرا
شہرہ نکیون ہو دہر مین میرے شعور کا

موزون ہوے جو معنی بے سایہ سرو قد
مضمون مین نے باندھ لیا کیا ہی دور کا

انسان کو چاہیے کہ کرے عجز ہر گھڑی
منہ سے نہ ایک حرف بھی نکلے غرور کا

ہر دم فراق شاہ سے ہی بیقرار کیا
مین کیا کرون علاج دل ناصبور کا

شامل رہیگی رحمت حق میرے ہر گھڑی
اک عبد پر خطا ہون مین رب غفور کا

جب آفتاب چرخ رسالت کا ہو گذر
نقش قدم سے سنگ ہو ہم رتبہ طور کا

دعوی برابری کا کف پا سے کرسکے
مقدور یہ نہین ہی کسی طرح حور کا

بس ہو کرم کی نظر اسکے حال پر
آثم بھی ہی جہان مین خادم حضور کا

دل ہو شگفتہ دیکھے اگر روئے مصطفےٰ
سنبل ہو تازہ سونگھے جو گیسوئے مصطفےٰ

اتنا تو عاشقوں کو محبت کا جوش ہو
دل سوئے مصطفےٰ ہو نظر سوئے مصطفےٰ

ہر دم ہی سیر سے ورد میں والشمس اسلیئے
تا دیکھ لوں میں خواب ہی میں روئے مصطفےٰ

واللیل میں کیا ہے خدا نے بھی انکا ذکر
بندے کو کیوں پسند نہوں موئے مصطفےٰ

کیا منہ مرا کہ خلق نبی کا بیان کروں
اللہ کو پسند ہے خود خوئے مصطفےٰ

دیکھوں جو خواب میں بھی تو سر کیوں نہ خم کروں
کعبے سے کم نہیں مجھے ابروئے مصطفےٰ

کیا تاب مہر حشر کرے مجھسے گرمیاں
دیکھا ہے جلوۂ رخ نیکوئے مصطفےٰ

کہتا ہے رات دن دلِ آثم تڑپ کے یہ
دیکھوں الٰہی آنکھوں سے میں کوئے مصطفےٰ

جس گھڑی وصف نبی کچھ بھی رقم ہو جائیگا
شاخ طوبیٰ کی طرح اپنا قلم ہو جائیگا

خود بخود ہوگی میسر دید روضے کی مجھے
جب مرے اللہ کا مجھپر کرم ہو جائیگا

شوق جب لے جائیگا مجھکو مدینے کی قریب
سر مرا پھر تو بے تسلیم خم ہو جائیگا

دل سے آثم وصف طیبہ کا لکھے جا دمبدم
مرتے ہی تو داخلِ باغِ ارم ہو جائیگا

مقبول نقد دل کا جو نذرانہ ہو گیا
جامہ ہمارے جسم کا شاہانہ ہو گیا

آیا خیال چہرۂ انور کا جس گھڑی / روشن ہمارے دل کا سیہ خانہ ہوگیا
صد شکر اسکا ہمکو نتیجہ ہوا حصول / شہرہ ہماری نعت کا کیا کیا نہ ہوگیا
کیا ذکر نور شمع شبستان شاہ کا / جسکا کہ ماہ و مہر بھی پروانہ ہوگیا
میری نجات حشر مین ہوجائیگی ضرور / مقبول جو یہ نعت کا نذرانہ ہوگیا
اللہ و مصطفے کے سوا کون ہی عزیز / دونو جہان سے دل مرا بیگانہ ہوگیا
لائی جو بوے گلشن طیبہ صبا ذرا / خوشبو مین بڑھکے باغ سے کاشانہ ہوگیا

ای شاہ اسکو لطف کا جلوہ دکھائیے / آثم کو سنتے ہین کہ وہ دیوانہ ہوگیا

خدا کے نور سے پیدا جو شہ کا نور ہوا / تو دو جہان مین سو سو طرح ظہور ہوا
مین تنگ ہجر سے تھا جب چلا مدینے کو / عوض الم کے میسر مجھے سرور ہوا
خدا کا شکر ہون محسوب اوسکی امت مین / کہ جو حبیب خدا عاشق غفور ہوا
نکیون پسند ہو مخلوق کو سخن میرا / طفیل شاہ کے مشہور دور دور ہوا
جو سر بلند کرے حق تجھے نکر غرہ / ہوا وہ پست جسے دہر مین غرور ہوا
غش آیا حضرت موسی کو تاب لا نہ سکے / خدا سے پاک کا ظاہر ذرا جو نور ہوا
تمام عمر تو غفلت مین کٹ گئی میری / ثواب کا نہ کوئی کام جز قصور ہوا

یہی امید ہی آثم کی نعت ہو مقبول
کہ اب حضور مین حاضر یہ امتی حضور ہوا

ہر زبان کو کام ہی اس جا لب خاموش کا
نام ہی بحر طبیعت مین نہین ہی جوش کا

تیری رحمت اپنے دامن مین چھپا رکھے مجھے
سامنا جب ہوا الٰہی گور کی آغوش کا

ذکر سنتا ہی رسول پاک کا ہر صبح و شام
کیا کسیکو حال ہی معلوم دل کے گوش کا

کوہ عشق مصطفے سر پر اوٹھا لیتا ہی دل
جانتا ہی ہم کو بار گران وہ دوش کا

کیون نہ ای آثم ترے دیوان مین ہو ذوق سخن
ہی تو اک ذلہ ربا خوان جناب ہوش کا

شہا چہرے کو دکھلایا تو ہوتا
مرے اختر کو چمکایا تو ہوتا

نہ لاتا تاب ای حضرت نہ لاتا
اگر رخسار دکھلایا تو ہوتا

بلا گردان در اقدس کا رہتا
مدینے مجھکو بلوایا تو ہوتا

فلک کے اپنے ذرّون کو دکھا کر
ذرا انجم کو شرمایا تو ہوتا

غم ہجر محمد نے رولا کر
سیہ نامے کو دھلوایا تو ہوتا

دُر مقصد تجھے ای چشم ملتا
ذرا اشکون کو ٹپکایا تو ہوتا

تمنا خلد کی رکھتا ہی آثم
گنہ سے اپنے شرمایا تو ہوتا

حشر کے روز کوئی بھی نہ ہمارا ہوگا
اک شفاعت پہ محمد کے سہارا ہوگا

نعت گوئی کا ہمین شغل رہا کرتا ہے
اوج پر اب تو ہمارا بھی ستارا ہوگا

نظر مہر سے ہوگی جو ادھر سرور کی
تو مری آنکھ سے جاری کوئی دریا ہوگا

گرد کس روز مین روضے کے پھرونگا یارب
کون سے روز نصیبا مرا سیدھا ہوگا

لب جان بخش دکھا دو مجھے رویا مین جناب
ہر مرض کا مرے حق مین یہی نسخا ہوگا

قبر مین بھی رخ شہ یاد رہیگا مجھکو
بعد مردن جو اثر میری دعا کا ہوگا

مرتے دم یہ اثر عشق دکھائیگا مزا
نام حضرت کا مرے منہ سے نکلتا ہوگا

عطر گل کی وہ حقیقت نہ ذرا سمجھے گا
جسکو حاصل رخ رنگین کا پسینا ہوگا

مومنو بیٹھو ادب سے مین غزل پڑھتا ہون
شور اب دم مین بپا صل علی کا ہوگا

تو ہی مداح رسول عربی ای آتش
تجھسے بڑھکر کوئی دنیا مین بھلا کیا ہوگا

دم تشویش ہوگا قول یہ روز جزا میرا
کہ گھبرا تو نہ ای دل ہے محمد مصطفی میرا

دل و جان سے فدا ہون رخ پر نور حضرت پر
نہو کس واسطے ہر دم وظیفہ والضحی میرا

نہین کچھ جائے غم جو مبتلائے درد فرقت ہون
کبھی تو حال سن لینگے محمد مصطفی میرا

ترا فضل و کرم دیکھا تو کی یہ التجا مین نے
رسول اللہ کے ہو ساتھ محشر [illegible]

مین ہون پیرو ترا مجکو بچانا نار دوزخ سے
تو ہی ہی رہنما میرا تو ہی ہی پیشوا میرا

گناہونکا نہین کچھ غم مجھے مل جائیگی جنت
کہ حامی دن قیامت کے ہی فخر انبیا میرا

مصیبت ہجر کی کچھ ہو مگر مین مر نہین سکتا
مسیحا جب ہو تجسا کر سکیگی کیا قضا میرا

محبت سے لکھا کرتا ہون نعت پاک ای آثم
عجب کیا جو سخن ہو جائے مقبول خدا میرا

جب سنا وصف محمد شیفتہ دل ہو گیا
جاے حیرت ہی کہ بے دیدار مائل ہو گیا

جسنے دیکھا اک نظر نور اوسکو حاصل ہو گیا
نقش پا کے عکس سے لو ماہ کامل ہو گیا

جسنے برحق اوس نبی پاک کو سمجھا اثر
ای مرے خالق وہی جنت مین داخل ہو گیا

یہ مقام شکر ہی دل مین تو ہی حب نبی
ورنہ شیطان اور میر النفس قاتل ہو گیا

معرفت اللہ کی دم مین ہوئی اوسکو حصول
جو تصور مین حبیب حق سے کے واصل ہو گیا

حشر کی تکلیف کا پھر خوف کیا ہی مومنو
جب رسول حق حبیب رب عادل ہو گیا

آگے اسکندر اگر دیکھے تو ہو حیرت سے او
کب نبی کے رخ سے آئینہ مقابل ہو گیا

نعت احمد کے سبب سے خوش نصیبی دیکھیے
رحمت خالق کا میری قبر پر ظل ہو گیا

شکر ہی پیدا کیا امت مین حضرت کی مجھے
ہو کے عاصی نیک بندون مین شامل ہو گیا

تم درود اخلاص سے ہر دم پڑھو ای مومنو
نعت کے باعث سے مین رحمت کے قابل ہو گیا

یا الٰہی یہ تو اوسکی آرزو پوری تو کر
آتش اب عشق نبی کا تجھسے سائل ہو گیا

عاشق فقط نہین مین خدائے جلیل کا
دیوانہ ہون مین زلف رسول جمیل کا

کیا خوف روز حشر فدائے رسول ہون
دامن ہی میرے ہاتھ مین نعم الوکیل کا

لکھنے سے نعت کے مجھے حاصل ہی عزوجاہ
رتبہ جہان مین دیکھنا عبد ذلیل کا

ہین یون تو پر گناہ مگر پائینگے بہشت
اللہ کو ہی پاس ہمارے کفیل کا

دیوان کا ہر ورق ورق آفتاب ہو
ہو نظم وصف کچھ بھی جو اوس خوش جمیل کا

لکھتا ہون وصف ساقی کوثر کا آجکل
پانی دوات مین ہو مری سلسبیل کا

نکلا دہن سے نام خدا وقت مرگ جب
ابلیس کو محل نہ ملا قال وقیل کا

امت یہ ہمنے بخشدی فرمائیگا خدا
کیا ذکر ہی گناہ کثیر و قلیل کا

رویا جو مین فراق محمد مین ای فلک
ہمسر ہر ایک دیدہ ہوا رود نیل کا

دیکھون جو مین مدینہ تو صحت نصیب ہو
مقصد ہی ای خدا یہی اب مجھ علیل کا

شرمندہ مہر حشر ہو آتش نہ کسطرح
جب دیکھے داغ الفت رب جلیل کا

ثنا خوان ہون محمد مصطفےٰ کا
مجھے ہی خوف کیا روز جزا کا

غلام شاہ طیبہ ہون دم حشر / خدایا ساتھ ہو آل عبا کا
تمنا ہی یہ اپنی روز محشر / زبان پر نام آئے کبریا کا
مین ہون بیمار فرقت کیجیے رحم / کوئی نسخہ ملے مجکو شفا کا
رخ پر نور احمد پر فدا ہون / نکیون مین ورد رکھون والضحی کا
جہان مدح رسول حق پڑھونگی / نہو کیون غل وہان صل علی کا
وہی ہی خلقت عالم کا باعث / وجود اوس سے ہوا ارض وسما کا
الٰہی جلد دکھلا مجکو جلوہ / مین ہون مشتاق فخر انبیا کا

اوسی کا مومنو خادم ہی آتش
کہ جو ملجا ہوا شاہ وگدا کا

عاشق ازل سے ہون شہ عالی جناب کا / کچھ وغدغہ نہین مجھے یوم الحساب کا
نعت نبی کے لکھنے سے پھیلی ہی روشنی / ہر صفحہ آفتاب ہی اپنی کتاب کا
کیا معجزہ بیان ہو اونگلی کا آپ کی / دو ٹکڑے ہو چکا ہی جگر ماہتاب کا
حضرت نے بخشوا کے جہنم سے دی نجات / کیسا کیا ہی کام اوا یہ ثواب کا
حضرت کے نور سے ہی شب و روز روشنی / یہ مرتبہ کہان ہی مہ و آفتاب کا
گرتے ہی گرتے گوہر نیسان وہ ہو گیا / آنسو جو گر پڑا مری چشم پر آب کا

اتنا فراق سرور دین مین ہون بیقرار
ہی رشک برق کو بھی مرے اضطراب کا

اک ایک تشنہ کام کو پانی پلائینگے
پیاسا رہیگا کوئی نہ کوثر کے آب کا

سرتا بہ پا ہون غرق گناہون مین ای نبی
حامی تو ہی ہی حشر مین مجھ سے خراب کا

جسنے خدای پاک و نبی کو بھلا دیا
دوزخ کا مستحق ہوا مورد عذاب کا

آثم کے ہر گناہ کو اللہ کر معاف
ہی اسکے منہ پہ شرم سے پردہ حجاب کا

کاکل احمد کا جس انسان کو سودا ہو گیا
مثل مجنون وہ پریشان سوے صحرا ہو گیا

شکر ہی عشق محمد دل مین پیدا ہو گیا
حشر کے دن کے لیے اچھا وسیلا ہو گیا

کھینچکر لیجائیگا سوے مدینہ ایکدن
طالع واژون مرا جو کچھ بھی سیدھا ہو گیا

روز و شب کرتا ہون مدحت مین رسول پاک کی
پھر تعجب کیا فزون میرا جو رتبا ہو گیا

جب اوٹھایا آپ نے انگشت کو سوے قمر
دیکھیے اعجاز وہ دم مین دو پارا ہو گیا

دین و دنیا مین اوسکی نیکنامی ہو گئی
جو نبی پاک کی الفت مین رسوا ہو گیا

جب مدینے کا تصور بندھ گیا آثم مجھے
گلشن فردوس بھی آنکھون مین صحرا ہو گیا

در شہ پر ہو یارب سر ہمارا
وہان کی خاک ہو بستر ہمارا

خدا کو پاس ہی ہر وقت منظور
جو شہ کی آستان پر جان نکلے
کیا کرتے ہین ہم وصف محمد
نہین عصیان کا ہمکو رنج مطلق
ہمارے دلمین عشق مصطفےٰ ہی

عجب ذیشان ہی سرور ہمارا
بہت انجام ہو بہتر ہمارا
الٰہی ہو مدینے گھر ہمارا
شفیع حشر ہی رہبر ہمارا
ہی سب سے مرتبہ بڑھکر ہمارا

ہمین تو بخشوا ہی لینگے آثم
عقیدہ ہی یہ حضرت پر ہمارا

آفاق مین شہرہ ہی بہت طرز بیان کا
لاتا تھا وہ اللہ کا پیغام شب و روز
رہتی ہی مدینے مین بہار ایک نئی روز
اے کاش پہونچ جاؤن مین روضے پہ پیمبر
اللہ جو چاہے تو کسی روز سنا دے

جوہر ہی کھلا صاف مری تیغ زبان کا
جبریل بھی خدام سے تھا فخر زمان کا
جھونکا وہان جاتا ہی نہین باد خزان کا
خادم مجھے کر دے کہین اللہ وہان کا
مشتاق مین رہتا ہون مدینے کی اذان کا

کرتا رہا ابرو کے جو اوصاف تو آثم
قائل ہی ہلالی بھی تری طبع روان کا

لکھو نہین کیا وصف شاہ دین کا وہ فخر ہی سارے مرسلین کا
نشان ہی اوس سے فلک زمین کا بہا رہی نقش اولین کا

فراق سرور مین ہوا ہون یہ لاغر کہ سب سمجھتے ہین تار بستر
نہ کیون ہو میرا یہ حال ابتر ہوے پریشان اوس زلف عنبر بیز کا

عجب ہی خوشبوے زلف حضرت خدا کو جس سے ہوئی ہے الفت
بھلا مین دون کس سے اوسکو نسبت ہے اونکا بہا رشک چین کا

بیان ہوا اعجاز شاہ کا کیا خدا کے اٹھا نور کا وہ جلوا
ہوا اشارے سے مہ دو پارا یہ معجزہ اک تھا شاہ دین کا

ہوے جو پیدا رسول اکرم تو نور افزا ہوا یہ عالم
کہ بولے آثم یہ جن و آدم فلک سے رتبہ بڑھا زمین کا

فراق شاہ مین اس درجہ مین نزار ہوا
کہ خار دشت کے دلمین بھی میرا خار ہوا

چلا مدینے کو ایسا نہ پھر کہین ٹھیرا
نبی کے ہجر مین اس درجہ بیقرار ہوا

اونھین کے دم سے ہوا شمع معرفت کو فروغ
اونھین کی ذات سے اسلام کو وقار ہوا

کسیطرح ہو سخن میرا اے خدا مقبول
کہ مین حبیب پہ تیرے ہون جان نثار ہوا

نبی کے بعد ابوبکر نے بڑھایا دین
پھر اونکے بعد عمر کا ہی اختیار ہوا

ق

ہوے وہ فوت تو عثمان سے بڑھا اسلام
علی پہ ختم پھر اسلام کا وقار ہوا

الٰہی جلد پہونچ جائے اب مدینے مین
یہان پہ آثم غمگین ذلیل و خوار ہوا

بیان انسان سے مشکل ہے شان مصطفائی کا
کہ اونکی ذات مین آیا نظر جلوہ خدائی کا

طفیل ذات احمد کر لیا اقرار خالق نے
عجب کیا روز محشر حال کھلجائے رہائی کا

الٰہی جلد مین پہنچون نظر آجائے وہ روضہ
کہ صدمہ اوٹھو نہین سکتا ہی مجسے اب جدائی کا

خدا نے اپنی قدرت کا عجب جلوہ دکھایا ہی
نبی کا روے اقدس آینہ ہی حق نمائی کا

الٰہی مین خلاف شرع اکثر کام کرتا ہون
تجھے کو اختیار اب ہی بھلائی اور برائی کا

مرا عقدہ بھی حل کردے طفیل مصطفےٰ یاآ
کہ ہی تیرے کرم پر خاتمہ مشکل کشائی کا

ہین جتنے انبیا سب رتبہ احمد کے شاہ ہین
اونھین سے راست ہم پاتے ہین خلعت مصطفائی کا

نکیو نکر سر کو میرے سرفرازی سربلندی ہو
کہ تاج اونکی بدولت سر پہ رکھتا ہون گدائی کا

ہر اک گمراہ کو کیون راہ تبلائین نہ ای آثم
خضر سے بڑھکے تھا اونکا طریقہ رہنمائی کا

لو گلِ نعت نبی کا خامہ گلچین ہوگیا
ہر ورق دیوان کا میرے باغ رنگین ہوگیا

وصف لبہاے محمد نظم جب مین نے کیا
پھر تو جو نکلا سخن منہ سے وہ شیرین ہوگیا

جو پھرا محبوب خلاق دو عالم سے ذرا
اوسکا سب جاتا رہا ایمان بیدین ہوگیا

گل کی بو آئی جو لکھا وصف روے شاہ دین
زلف کی تعریف سے ہر حرف مشکین ہوگیا

جان لو اوسکو کہ ہی وہ نام احمد پہ نثار
مال و زر کو جو تصدق کرکے مسکین ہوگیا

فی الحقیقت ہمکو چارہ کچھ نہین تقدیر سے
جو کہ ہونا تھا وہی روز نخستین ہوگیا

شاد ای آثم حقیقت مین اوسکو جان لو
جو رسول اللہ کی فرقت مین غمگین ہوگیا

جب مرے پیش نظر شہ کا مدینا ہوگا
پھر تو روضے کی زیارت کا قرینا ہوگا

عشق کامل مجھے دیگا جو خدا احمد کا
داغ الفت سے منور مرا سینا ہوگا

پار ہو جاینگے دریاے الم سے ہم سب
جوش پر رحمت حق کا جو سفینا ہوگا

زندگی مین جو مدینے کو نہ مین جاونگا
پھر تو کچھ مرنے سے بڑھکر مجھے جینا ہوگا

شرع احمد پہ تو ہر وقت چلا کر آثم
یہی جنت کا ترے واسطے زینا ہوگا

الٰہی دوست ترا دلبر یگانہ ہوا
یہی ہی وجہ کہ قربان سب زمانہ ہوا

خدا کی راہ مین دیتا ہی جو کوئی منعم
اوسی کے واسطے کل غیب کا خزانہ ہوا

حبیب حق کی صفت سے یہ روشنی پھیلی
کہ مثل مجلس انجم تمام خانہ ہوا

نکیون ہو روشنی ہر دم نبی کی تربت پر
خدائے پاک کی رحمت کا شامیانہ ہوا

مثال نغمے کے نالہ کیا محبت مین
دہن سے صل علی کا عیان ترانہ ہوا

الٰہی وہ بھی دن آئے کہ سب کہین ملکر
مدینے آثم ناشاد بھی روانہ ہوا

کیا ہوا دل اے حور جواب اوسکے ناز کا
محبوب جو زمانے مین اوسکے نیاز کا

پابند جو بشر ہو ہمیشہ نماز کا
کیونکر پھر ان [illegible] اوس کی نیاز کا

اللہ جب بتائے حقیقت کا راستہ
پھر سیکھیں کس لیے یہ طریقہ مجاز کا

یارب چھڑا نہ مجھ کو محمد کے واسطے
قیدی ہوا ہوں میں ہوس و حرص و آز کا

غم کیا مجھے میں امت نبی کا ہوں شیفتہ
آیا ہی ہاتھ سلسلہ عمر دراز کا

روشن ہو میرا نام نہ کیوں بزم دہر میں
عادی ہوں مثل شمع میں سوز و گداز کا

وہ میکدے میں دہر کے پیتا ہوں میں شراب
جسکے لیے ہی شرع میں فتوی جواز کا

رد ایک کو کیا تو کیا ایک کو قبول
عقدہ کھلا کسی پہ نہ خالق کے راز کا

اللہ ری شان شاہ کی صورت تو دیکھیے
دم بند جس سے ہوتا ہی آئینہ ساز کا

آتا زبان پہ نام محمد ہی بار بار
مثل اویس کشتہ ہوں میں تیغ ناز کا

عصیان کو میرے بخشدے اپنے کرم سے تو
یارب ہی تجکو واسطہ شاہ حجاز کا

کیا ہی بھروسا زیست کا طیبہ کو جلد چل
آتش نہ کر خیال نشیب و فراز کا

شافع روز جزا جب سے پیمبر ہوگیا
خلد ملنے کا یقین ہمکو مقرر ہوگیا

کیا رخ پرنور کو تشبیہ دوں میں چاند سے
کفش پا سے جب خجل مہر منور ہوگیا

چہرۂ اقدس سے شرمایا گل باغ ارم
زلف سے شرمندہ شاہا مشک اذفر ہوگیا

دونوں عالم میں ہوا حاصل مجھے عز و وقا
جب سے جاری نام شہ میری زباں پر ہوگیا

آپ کے جسم مطہر کا بھلا کیا وصف ہو
جسطرف گذرے وہی کوچہ معطر ہوگیا

جب پسا مین سنگ فرقت سے نبی کے مونمو
جسم میرا خنجر ایمان کا جوہر ہوگیا

یاد جب آئے دم گریہ در دندان مجھے
میرا ہر آنسو جہانمین رشک گوہر ہوگیا

جب کیا نام مبارک آپکا مین نے رقم
میرا دیوان چرخ چارم کے برابر ہوگیا

وصف ابروے محمد کا ہوگیا جسمین رقم
شعر وہ کفار کو مانند خنجر ہوگیا

نعت احمد نے بڑھایا رتبہ ای آثم مرا
مین بھی اب مشہور عالم مین سخنور ہوگیا

نعت گوئی مین مجھے حاصل مزا ہو جائیگا
ہر سخن میرا بھی مقبول خدا ہو جائیگا

جاؤنگا کس دن مدینے کو زیارت کے لیے
یا الٰہی کب یہ حاصل مدعا ہو جائیگا

کی ہی مین نے عمر ساری نعت گوئی مین بسر
میرا حامی روز محشر مصطفےٰ ہو جائیگا

جب خدا پونہچائیگا ہمکو مدینے کے قریب
پھر تو اپنا سبز نخل مدعا ہو جائیگا

دھیان ہی مدح نبی کا ہر گھڑی آثم تجھے
ہی یقین بالخیر تیرا خاتمہ ہو جائیگا

یا الٰہی کہین لڑ جائے مقدر اپنا
ساتھ سردار دو عالم کے ہو محشر اپنا

پھر تو سوتا ہوا جاگ اٹھے مقدر اپنا
تم جو رویا مین دکھا دو رخ انور اپنا

مدعا ہی یہی ہر وقت مین داور اپنا / نعت احمد کے سبب حال ہو بہتر اپنا

کسطرح فخر رسولون کا نہین اوسکو کہون / دونون عالم کا ہی مختار پیمبر اپنا

حشر مین دیکھکے امت یہ کہیگی تمکو / دیکھلو آتا ہی وہ شافع محشر اپنا

ہند سے ہمکو مدینے مین بلا لیجیے جلد / اسجگہہ اب تو گذارا نہین دم بھر اپنا

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہونگے / پھر نہ کیون سمجھین کہ ہی چشمۂ کوثر اپنا

یا الٰہی کہین دیدار محمد ہو نصیب / چین اک دم نہین پاتا دل مضطر اپنا

یہ تمنا ہی الٰہی جو مدینے پونہچین / آستانے پہ رہے شاہ کے خم سر اپنا

مومنو ہمکو پسند آئے بھلا کیا عنبر / مدحت زلف سے ہی مغز معطر اپنا

آرزو ہی کہ کسی طور خدا پونہچا دے / ہو مدینے کی زمین اور تن لاغر اپنا

مین گدا کوچۂ احمد کا ہون یہ خواہش ہی / روضۂ پاک کے نزدیک ہو بستر اپنا

عشق احمد کی ترقی ہو مدام ای آتش
کیا تعجب ہی کہ ہو خاتمہ بہتر اپنا

پریشان ہون کہون کیا حال اپنی بے پناہی کا / گنا ہونسے مرے دل ہی اک دھبا سیاہی کا

خدا سے حشر مین کیونکر گناہون کو چھپاؤنگا / کریگا قصد اک اک عضو تن میرا گواہی کا

گھلایا سوز غم نے یہ کہ دم آنکھون نہین پاتی ہی / ہی میری روح مین عالم چراغ صبحگاہی کا

گنہ کثرت سے ہین کیا پیش جائیگی دم محشر
نہ منہ سے بات نکلیگی نہ موقع عذرخواہی کا

نکیونکر بات بنجائے زمانے مین تری آثم
کیا کرتا ہی اکثر ذکر تو فضل الٰہی کا

کچھ کیجیے علاج بھی درد شدید کا
شربت مجھے پلائیے یا شاہ دید کا

اللہ نے جو ابروِ شہ کا دیا ہی انس
اس وجہ داغ دل ہی ہمین چاند عید کا

ہی قرب ہر بشر سے نہین دور رب ذرا
مضمون کھل گیا ہمین حبل الورید کا

کرتا ہون تازہ طرز سے ہر وقت مدح شاہ
شہرہ نکیون ہو میرے کلام جدید کا

دوزخ کی آگ سے تو بچانا مجھے کریم
رہتا ہی خوف مجھکو یوم الوعید کا

جنت بغیر اوسکے نہ پاؤگے مومنو
مالک وہی ہی قفل جنان کی کلید کا

شیدا ہون مصحف رخ شاہ زمن کا مین
حافظ نہ کسطرح ہون کلام مجید کا

آثم تو راہ عشق کو طی کرکے جا عدم
نزدیک ہی یہ راہ سفر وہ بعید کا

اعلیٰ ہی سب سے رتبہ رسالت پناہ کا
کیا اوسکے آگے ذکر کسی بادشاہ کا

درپیش ہی ہر اک کے لیے منزل عدم
ای دل خیال چاہیے کچھ زاد راہ کا

مٹ جائیگی مری ظلمت عصیان کسیطرح
تیرے سوا نہین کوئی مجھ روسیاہ کا

آنکھیں ملوں جو روضۂ اقدس پہ جا کے میں
کیوں ہو زیادہ نور نہ میری نگاہ کا

کسطرح لیکے جائینگے محشر کے روز آہ
گٹھا ہمارے سر پہ ہی بار گناہ کا

ہی جائے شکر امت احمد ہوے جو ہم
آیا وسیلہ ہاتھ رسالت پناہ کا

گو آپ اپنے پاس نہ رکھتے تھے مال و زر
پر تھا خیال خلقِ خدا کی رفاہ کا

اللہ نے وہ اوج دیا ہی رسول کو
بڑھکر ہی رتبہ مہر سے جنکی کلاہ کا

آگے ہمارے کیا ہی نکیرین کا سوال
کافی ہی ذکر اشہد ان لا الہ کا

نعت نبی میں خوب یہ آثم کہی غزل
صل علی کا شور ہی غل واہ واہ کا

کس زبان سے ہو شکر داور کا
عشق ہمکو دیا پیمبر کا

وہ بچا اپنا طفیل حضرت کے
یا الٰہی خطر ہی محشر کا

روی رنگین کے ہو سکے ہم شکل
یہ کہان حوصلہ گل تر کا

کیا بیان ہو صفای روے نبی
ہی خجل آئینہ سکندر کا

تشنہ لب کب رہیگی یہ امت
ہاتھ آئیگا جام کوثر کا

وصف دندان مصطفی ہی رقم
رتبہ ہر نقطے کو ہی گوہر کا

کر سکے یہ زبان کیا مدحت
ہی محمد حبیب داور کا

خلد کو جاؤن گا نہ خوش ہو کر
مین ہون مشتاق آپکے در کا

یا الٰہی یہ نفس شیطان ہے
ظلم دکھلا نہ اس ستمگر کا

مین ہون عاشق رسول کا آثم
مجکو کیا غم ہے روز محشر کا

گناہون مین سب عمر کھویا کیا
نہ جاگا مرا بخت سویا کیا

ادا کیون نہ کرتا مین شکر خدا
زبان کو مری حق نے گویا کیا

مین اس کشت دل مین ریاضت کے ساتھ
ترے تخم الفت کو بویا کیا

میسر نہ دیدار حضرت ہوا
مین اس غم مین ہر وقت رویا کیا

رہا نعت لکھتا مین آثم مدام
قلم اپنا موتی پرویا کیا

یارب کہین زمین نہ تھی آسمان نہ تھا
بس تو ہی جلوہ گر تھا کسیکا نشان نہ تھا

تعریف تیری کرتے سراسر تھا یہ محال
قابل تری صفت کے ہمارا دہان نہ تھا

دنیا مین رہکے اوسکی عبادت نہ بھولتے
عقبے کا کام کچھ ہمین بار گران نہ تھا

مہر رسول پاک کی چمکی جو روشنی
دیکھا جو پھر تو ماہ کا جلوہ عیان نہ تھا

اچھا ہوا خدا نے جو قرآن مین مدح کی
قابل ثنائے شہ کے ہمارا دہان نہ تھا

تنہائی مین رہی شب معراج بات چیت
اللہ و مصطفے کے کوئی درمیان نہ تھا
شکر خدا ادا کرون کیون مین نہ رات دن
ایسی کہونگا نعت یہ ہرگز گمان نہ تھا
روشن کیا تھا نور نبی نے جہان جب
تارے نہ تھے بروج نہ تھے آسمان نہ تھا
آفاق مین ولادت حضرت کا شور تھا
ہر جا تھا ذکر پاک محمد کہان نہ تھا

آثم غم حضور نے دی آبرو تمھین
پہلے تو آنسوؤن کا یہ دریا روان نہ تھا

اعجاز مصطفے کا فلک پر اثر ہوا
انگشت کے اشارے سے شق القمر ہوا
دندان مصطفے کا جو ہر دم خیال تھا
گرتے ہی آنسو آنکھ سے اپنی گہر ہوا
وہ پھل ملے الٰہی کہ سب خلق کہے یہ
تو نخل نعت سے اسے حاصل ثمر ہوا
کس روز ہمنے نعت نہین کی رسول کی
کسدن نہ روز حشر کا خوف و خطر ہوا
جائینگے کرتے راہ مین ہم سجدۂ شکر کے
جسدن ہمارا جانب طیبہ سفر ہوا
شہرہ نہ کیون ہو سارے زمانے مین مدح کا
میرے تو دلمین عشق محمد کا گھر ہوا

آثم ہلال ہو گیا مصرع ترا ہر اک
ابرو کا وصف جب سے تجھے مدنظر ہوا

کیونکر کرون نہ شکر مین پروردگار کا
عاشق کیا ہے مجھے شہ عالی وقار کا

کرتا رہا مین یاد گہے زلف گاہ رخ
میرا ہوا وظیفہ یہ لیل و نہار کا

جو کوئی راہ حق پہ چلے روز حشر مین
رتبہ زیادہ ہو اوسی پرہیزگار کا

بے آپ کی مدد کے ٹھکانا کہین نہین
ہر وقت مجکو خوف ہی روز شمار کا

مین نے جو وصف چہرۂ رنگین کیا رقم
دیوان کا ہر ورق ہوا تختہ بہار کا

مین پیرو رسول ہون شیطان کریگا کیا
لاحول کام کرتا ہی خنجر کی دھار کا

دندان شہ کے سامنے آئے اگر کبھی
رتبہ رہے نہ کچھ گہر آبدار کا

طیبہ مین جاکے میری اجل آئے اے خدا
گو بد ہون پر خیال ہی انجام کار کا

آتشؔ کے جو گناہ ہین وہ جلد ہون معاف
تیرے سوا نہین ہی کوئی اوس نزار کا

صدقۂ احمد سے رتبہ روز محشر دیکھنا
مومنو ظل لواے حمد سر پر دیکھنا

دفتر اعمال بد کو کردو نیکی سے بدل
اسطرف بھی اک نظر اے میرے سرور دیکھنا

کیون نہ فوج اشک پر نازان ہون ہم اے مومنو
جائیگا کفار کا دوزخ مین لشکر دیکھنا

سب شفاعت سے نبی کے چھوٹینگے روز جزا
انبیا ہونگے کھڑے نزدیک ممبر دیکھنا

پاس اپنے کسکو خالق نے بلایا ہی بھلا
ذات حضرت کا شرف اللہ اکبر دیکھنا

عاشق حضرت ہون مین آنسو بہانا کام ہی
آگ کو ٹھنڈا کریگا دیدۂ تر دیکھنا

ابتدا سے ہون مین شیدائی ترے محبوب کا
حق تو یہ ہے ای مرے رزاق یہ تیرا ہی کام

چشم رحمت سے ادھر ای میرے داور دیکھنا
رزق پونہچانا سبھون کو اور برابر دیکھنا

آپ کے صدقے سے آثم پر نہو کچھ بھی عذاب
اوسکی جانب مرے آقا مینے سرور دیکھنا

جان کھونا عشق احمد مین گوارا ہو گیا
لو بلند اپنے مقدر کا ستارا ہو گیا

عاشقان روی احمد نے جو کھولی چشم دل
مہر گردون و برو اونکے شرارا ہو گیا

کیا کرون اعجاز کا اونکے بیان ای مومنو
ماہ بھی جنکے اشارے سے دو پارا ہو گیا

جا پہ چکی تھی ہجر مین جان عزیز ای شاہ دین
وعدۂ دیدار محشر پر سہارا ہو گیا

اختر قسمت ہوا اونکا درخشان مثل مہر
جنکو حاصل آپکے رخ کا نظارا ہو گیا

کیا کیا اعجاز تمنے شاہ بے دت کھے ہوے
آثم دل خستہ کیون عاشق تمہارا ہو گیا

گو آج تک مدینے نہ یہ مبتلا گیا
دل سے مگر نہ عشق حبیب خدا گیا

صدقے سے زلف شہ کے خطا ہو مری معاف
ابر سیاہ دل پہ گناہون کا چھا گیا

دل مین بھرے ہین سیکڑون مضمون نعت کے
حیرت کی جا ہے کوزے مین دریا سما گیا

جائیگا روسیہ بھی زیارت کے واسطے
جسدم کہ سوی طیبہ کوئی قافلا گیا

روز ازل سے عشق محمد ہوا مجھے
آنکھون سے کب تصور شاہ ہدا گیا

جاؤن جو ہند سے سوئے طیبہ تو ہو یہ شور
صرصر کا جھونکا باغ کی جانب گیا گیا

آثم خدا کے فضل سے سارق نہین ہین ہم
باندھا وہی جو ذہن مین مضمون آگیا

ہی نعت نبی شام و سحر کام ہمارا
واعظ سے ہی بڑھکر کہین اسلام ہمارا

بھیجا جو درود آپ پہ رحمت ہوئی نازل
اللہ نے بخشا ہمین انعام ہمارا

دیوان مین رقم نعت محمد ہی سراسر
مٹنے کا نہین دہر سے اب نام ہمارا

تا مرگ رہے نعت کے کہنے کا ہمین شوق
بہتر ہو الٰہی کہین انجام ہمارا

دیتا رہا دھوکے ہمین شیطان ہزارون
کھویا اسی کم بخت نے آرام ہمارا

اب درد جدائی سے نہین جان بلب نیز
پونہچا دے صبا جا کے یہ پیغام ہمارا

آثم کی طرح نعت کا ہی شغل ہمین بھی
صد شکر کہ کیا خوب ہی اب کام ہمارا

جلوہ نظر اللہ کا ہر شان مین آیا
پر ہمکو ہی حیرت کہ نہ پہچان مین آیا

طاعت سے نہ غافل رہو اللہ و نبی کی
ہی حکم الٰہی یہی قرآن مین آیا

حضرت کی اطاعت سے جو کوئی ہوا منکر
واللہ خلل اوسکے تو ایمان مین آیا

حق نے جو بلایا تو سواری کو براق ایک
جبریل جنان سے لیے اک آن میں آیا

جانا کہ تجھے عشق محمد کا ہی آثم
جب وصف نبی کا ترے دیوان میں آیا

کیا نعت نبی میں مجھے دعوی ہو رقم کا
عاجز ہو زبان حوصلہ ہی پست قلم کا

پیرو ہون جو محبوب خدا کا میں ازل سے
ہون مستحق اللہ کی بخشش کا کرم کا

خال رخ حضرت کا جو رہتا ہی تصور
شاید کہ ستارہ ہی مرے بخت کا چمکا

نعت نبوی کہنے سے دل شاد ہی اپنا
اندیشہ نہین کثرت اندوہ و الم کا

کچھ خوف نہین کثرت عصیان سے کہ ہمکو
محشر مین وسیلہ ہی شہنشاہ امم کا

مداح نبی خسرو اقلیم سخن ہی
رتبہ ہی یہ سلطان عرب کا نہ عجم کا

روغن ہی مرا خون تو فتیلہ ہین رگین سب
شعلہ دل پر سوز ہی مصباح حرم کا

ہون بلبل شیدائے گلستان مدینہ
آثم مری نظرون مین ہو کیا رتبہ ارم کا

کرون کیا وصف مین شاہا تری شیرین بیانی کا
یہان آتا ہی صادق حکم مجھ پر بے دہانی کا

کرون کیونکر نہ مین ذکر خدا و مصطفی ہر دم
بھروسا کچھ نہین ہی مجکو اپنی زندگانی کا

شب معراج جب آئے تو شہ کے جلوہ رخ سے
مثال طور روشن ہو گیا گھر ام ہانی کا

ہین کتنی جلد نعت سرور دین نظم کرتا ہون
گرین انصاف تو شاعر طبیعت کی روانی کا

گنہگارون کی بخشش ہوگی محشر مین شفاعت سے
یہ امت کے لیے مژدہ ملا ہی شادمانی کا

غم عشق رسول پاک سے مغموم رہتا ہون
ملے کیونکر نہ خلعت مجکو عیش جاودانی کا

رسول اللہ کے مین چہرہ انور کا عاشق ہون
جگر پر داغ روشن ہی مرے سوز نہانی کا

حقیقت مین فقط نام خدا رہجائیگا باقی
ہی سامان جسقدر مٹجائیگا سب اس فانی کا

کلام نعت تیرا کیون پسند آئے نہ عالم کو
جہان قائل ہی ای آثم تری شیرین زبانی کا

## ردیف بای موحدہ

یا الٰہی میری آنکھون کو بصیرت ہو نصیب
خواب ہی مین روئے انور کی زیارت ہو نصیب

یا الٰہی آرزوئے دل ہماری ہی یہی
مصطفے کی دن قیامت کے زیارت ہو نصیب

ہون مین مداح حبیب حق عجب کیا روز حشر
آب کوثر ہاتھ آئے اور جنت ہو نصیب

یا الٰہ العالمین مجکو طفیل ذات پاک
زندگی مین کیا پس مردن بھی رحمت ہو نصیب

گرچہ عاصی ہون مگر امت مین ہون حضرت کی مین
کیا تعجب ہی اگر مجکو شفاعت ہو نصیب

یا الٰہی فضل سے تیرے عکاسہ کی طرح
مجکو بھی اک بوسہ مُہر نبوت ہو نصیب

یا الٰہی رات دن مین بندگی کرتا رہون
اعتکافی طور ہو ہر وقت خلوت ہو نصیب

یا الٰہی شہ کا چہرہ وقت مرگ آئے نظر
جب نکیرین آئین مرقد مین زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ہر گھڑی ورد زبان ہو والضحیٰ
مصحف روئے محمد کی تلاوت ہو نصیب

یا الٰہی جلد اب میری دعا مقبول ہو
شرع پر قائم رہوں ان کی اطاعت ہو نصیب

یا الٰہی میں مدینے میں پہونچ جاؤں شتاب
دل کا نکلے حوصلہ حضرت کی زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ابروئے شہ کا ہے ہر دم خیال
یہی تلوار ہے اس سے شہادت ہو نصیب

یا الٰہی یہ تمنا ہے کہ آتش کی طرح
ذرۂ ناچیز کو بھی کار رحمت ہو نصیب

یہ قلم کو نہیں طاقت جو لکھے شان عرب
رحمت حق سے بھرے رہتے ہیں میدان عرب

یہی حسرت ہے الٰہی مرے دل میں ہر دم
مرے سر پہ ہو پڑی خاک بیابان عرب

کیا کروں سیر میں باغوں کی مدینے کو چلوں
اپنا ہمسر نہیں رکھتا ہے گلستان عرب

اپنے محبوب کا خالق نے بنایا مسکن
پھر نہ کس طرح سے ہر جان ہو قربان عرب

ہر ولایت پہ فضیلت نہ ہو کیونکر اوسکو
جب رسول دو جہاں خود ہوں ثنا خوان عرب

ہاں مدینے کو چلے جاتے ہیں اکثر ہر سال
کیا قیامت ہے کہ بندہ نہیں شایان عرب

تاج عزت کا سر شہ پہ مزین ہو نہ کیوں
در دولت کے ہوں خدام جو شاہان عرب

نور میں جلوۂ خورشید سے بھی کچھ بڑھ جائے
ماہ بنجائے اگر شمع شبستان عرب

بعد مرنے کے وہیں قبر بنے گی آتش
ہم سے تا حشر بھی چھوٹیگا نہ میدان عرب

منبع لطف و عنایات تھی معراج کی شب
احد و احمد کی ملاقات تھی معراج کی شب

وصف معراج کا ہو کلک سے کسطرح رقم
لاکھ راتون کی اگر رات تھی معراج کی شب

دھیان تھا است عاصی کا نبی کو ہر دم
لب پہ حضرت کے مناجات تھی معراج کی شب

جانے ہاتھ آیا تھا کیا شاد تھین حورین سب کیون
یہ نہ ظاہر ہوا کیا بات تھی معراج کی شب

نور اللہ کا تھا جلوہ نما ای آثم
یا محمد کی فقط ذات تھی معراج کی شب

آرزو ہی جاؤن مین ای دل مدینے کے قریب
ہون تڑپ کر جلد اب داخل مدینے کے قریب

فوق ہی شاہان عالم پر انھین ہر طرح سے
ای فلک تارے ہین جو سائل مدینے کے قریب

لوح دل پر لکھ لے عدل شاہ دین کا وہ بیان
کوئی جا نکلے اگر عادل مدینے کے قریب

کسلیے پھرتا ہی ای نادان تو ہر ایک جا
دولت کونین ہی حاصل مدینے کے قریب

بے تکلف ہوتے ہین اسرار غیبی منکشف
جب پہونچتا ہی کوئی کامل مدینے کے قریب

کسطرح عاصی رہین وہ جو پہونچ جاتین وہان
رحمت حق ہوتی ہی نازل مدینے کے قریب

ہند کے شہرون مین گھر آثم بنا ہی عبث
کر تو مسکن جا ای غافل مدینے کے قریب

## ردیف تای فوقانی

کرون اب کس زبانسے مین بیان مولد حضرت
فرشتے جانتے ہین عز و شان مولد حضرت

خدایا جلد جا پونہچون مدینے یہ تمنا ہی — رہون مین دیکھتا ہر دم مکان مولد حضرت

حقیقت مین زمین و آسمان سے بڑھکے رتبہ ہو — برابر لامکان کے ہی مکان مولد حضرت

گذر ایسی مبارک جا پہ کب شیطان کا ہوتا — فرشتے سیکڑون تھے پاسبان مولد حضرت

کبھی چومون زمین کو اور کبھی الفت سے سر گرکر ہون — خدایا ہو میسر آستان مولد حضرت

زیارت انکی بھی کرلون تو بیحد مجکو شادی ہو — عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت

شرف پایا ہی ایسا دونون عالم ہوتے ہین قربان — ہی بڑھکر آسمان سے عز و شان مولد حضرت

مین کیا ہون اور زبان میری ہی کیا جو وصف ہو آثم
تعجب مین ہین سب مداح خوان مولد حضرت

رہے گی بعد مردن یاد شان مولد حضرت — زمین خلد پر ہو گا گمان مولد حضرت

جو منکر ہین کہو جو چاہو حق مین انکے اوزیبا ہی — بہشتی ہین بہشتی دوستان مولد حضرت

خوشا قسمت مشرف رہتے ہین ہر دم زیارت سے — عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت

برستی رہتی ہی ہر دم وہان پر رحمت یزدان — وہ اعلی ہی زمین دلستان مولد حضرت

بیان کر تو شرف اوسکا برابر وعظ مین واعظ — ہمارے دل کو کھینچے گا بیان مولد حضرت

نہ کیونکر اشتیاق دل مین ہے اسکو پڑھون ہر دم — نہین قرآن سے کم داستان مولد حضرت

نہین ہی صبر کی طاقت بتال آثم کر اب مجکو — خدایا جلد دکھلا دے مکان مولد حضرت

حق سے احمد کی ملاقات تھی معراج کی رات
لطف تھا اور نئی بات تھی معراج کی رات

بخشواتے وہ نہ اللہ سے امت کیونکر
حق کی جانب سے مدارات تھی معراج کی رات

واہ کیا عاشق و معشوق میں تھے راز و نیاز
سچ تو یہ ہی کہ عجب بات تھی معراج کی رات

دھیان امت کا اسے کہتے ہیں پیش خالق
لب پہ احمد کے مناجات تھی معراج کی رات

قید ابلیس ہوا سخت بلاؤں میں پھنسا
اوسکو تو مورد آفات تھی معراج کی رات

مشعلیں نور کی ہر ایک جگہ روشن تھیں
بٹ رہی نور کی خیرات تھی معراج کی رات

کیوں بلایا تھا محمد کو فلک پر آثم
کوئی واقف نہیں کیا بات تھی معراج کی رات

چل مدینے کو دلا مدت ہوئی رویا بہت
بخت تیرا اب تو جاگا گرچہ تھا سویا بہت

کیا کریں ناچار ہیں دھبا نہ عصیاں کا مٹا
آنسوؤں سے نامۂ اعمال کو دھویا بہت

ہیں نبی کی وہ مدح جو مقبول خالق ہو گئی
یوں تو نعت شاہ میں ہوتے رہے گویا بہت

پھل نہ آنا تھا نہ آیا کیا کریں اسکا علاج
کشت دل میں ہمنے گو تخم عمل بویا بہت

جز شفاعت کے نہ آیا ہاتھ کوئی سلسلہ
مغفرت کی امت عاصی کی ہی جویا بہت

یا الٰہی روضۂ اقدس پہ جاگوں عمر بھر
کھو دیا غفلت نے مجکو ہند میں سویا بہت

زائروں نے جب غلاف قبر شہ لا کر دیا
پھر تو آنکھوں سے لگا کر اسکو میں رویا بہت

مدح کرتا ہون تمہاری مفلس و ناچار ہون
یا نبی اسکا صلہ تھوڑا سا تم دو یا بہت

یاالٰہی یون تو آتش بھی سیہ کار و کمین تھا
پر رہا نعت رسول اللہ مین گویا بہت

## ردیف ثای مثلثہ

الفت مین آپ کی ہون مین بیکار الغیاث
شاہا مجھے دکھایئے دیدار الغیاث

یارب رہائی مکر سے شیطان کے ملے
بہکا رہا ہی مجکو یہ مکار الغیاث

اے نخلبند باغ جہان رحم کر ذرا
آتا ہی یاد وہ گل رخسار الغیاث

عشق نبی مین جوش جنون نے مجھے بڑہا
ثابت رہا نہ جبہ نہ دستار الغیاث

مین صدمۂ فراق سے کانٹا ہون سوکھکر
اے باغ قدس کے گل بیخار الغیاث

وہ آپ کے مریض کو اچھا نہ کر سکا
شہرہ مسیح کا ہوا بیکار الغیاث

پھر خدا دکھادین لب جانفزا کو آپ
مرتے ہین لاکھون آپکے بیمار الغیاث

طے کرنا راہ نعت کا مشکل ہی کیا کرون
لاکھون یہان بہک گئے ہشیار الغیاث

آتش کو بس تھی دولت عشق محمدی
بیفائدہ کیا اسے زردار الغیاث

ہی دین و ایمان کا گلستان ہی فرمان حدیث
دلمین قرآن تو لب پر گل خندان حدیث

اہل اسلام کرین پیروی شرع خدا
فقہ کا ہی یہی فرمان یہی فرمان حدیث

دین و دنیا مین کیونکر ہون نہ سب سے اعلیٰ
ہون جو احمد پہ فدا اور ہون قربان حدیث

سنت احمد مرسل پہ مرا دل ہو نثار
جان رہے حق پہ فدا مین رہون قربان حدیث

شام کو بھی نہ رہی ظلمت عصیان باقی
جلوہ گر جب سے ہوا مہر درخشان حدیث

کیون نہ مقبول ہو درگاہ مین آثم کا کلام
پیرو حکم الٰہی ہو ثناخوان حدیث

مصطفیٰ کی کیون نہین ہوتی ہو دیت الغیاث
درد فرقت سے نہین ہی مجھ مین طاقت الغیاث

مجکو طیبہ مین بلالو جلد ای والا نسب
ہند مین کرتا رہون کب تک شکایت الغیاث

تم بچاؤ گے مصیبت سے تو مین بچ جاؤنگا
سامنے ہی آج کل محشر کی صورت الغیاث

یا الٰہی روضۂ احمد پہ دم نکلے مرا
رہتی ہی دلمین مرے ہر دم یہ حسرت الغیاث

یا الٰہی کسطرح پہنچون مدینے کی طرف
مفلسی رکھنے لگی مجھسے محبت الغیاث

مجکو لیجاتا ہی کب سوے مدینہ آسمان
دیکھیے ملتی ہی کب طالع کی شامت الغیاث

بخت ای آثم کبھی لیجاے طیبہ کو مجھے
کی بسر اس آرزو مین ایک مدت الغیاث

## ردیف جیم تازی

ہو پہلے سب سے خالق اکبر کی احتیاج
بعد اسکے پھر ہو شافع محشر کی احتیاج

دندان آبدار نبی کا ہون شیفتہ
مجکو نہین ہی گوہر و اختر کی احتیاج

ہر دل کو آرزو ہی کہ عشق نبی ملے
ہر آنکھ کو ہی دید پیمبر کی احتیاج

طالب نہ کیون تمہاری ہدایت کے سب رہین
وہ کون ہی جسے نہین رہبر کی احتیاج

جنت مین جاؤنگا تو کہونگا رسول سے
مجھ پیاسے کو ہی ساغر کوثر کی احتیاج

محشر مین یہ کہے گی شفاعت پکار کر
ہی کشتۂ نجات کو لنگر کی احتیاج

سب کچھ دیا ہی اسکو خدا نے طفیل شاہ
آثم کو ہی درم کی نہ کچھ زر کی احتیاج

رتبہ سرور نے کیا ہی پایا آج
حق نے افلاک پہ بلایا آج

حورون نے چوم کر قدم شہ کے
بخت خوابیدہ کو جگایا آج

حشر مین سب کہینگے حق نے تمھین
سید المرسلین بنایا آج

نعت کہنے سے اپنے رتبے کو
کچھ فزون آسمان سے پایا آج

کیون نہ خوش ہون کہ ہمکو واعظ نے
مژدۂ مغفرت سنایا آج

حلقۂ زلف کی بلائین لین
طوق کس نے یہ نیا پہنایا آج

شب معراج کہتے تھے قدسی
حق نے جلوہ تمھین دکھایا آج

ق

ہو کرم کی نظر ادھر بھی حضور
ہمنے مدت مین تمکو پایا آج

جلد طیبہ دکھا دے آثم کو
یہ دعا اسکی ہی خدایا آج

ہر بشر کو حشر مین ہو انبیا کی احتیاج
انبیا کو ہو محمد مصطفےٰ کی احتیاج

اپنے گھر کا جب کرے مختار اونکو کبریا
کیون نہو ہر اک کو ایسے پیشوا کی احتیاج

ہم تو عاشق ہین نبی پاک کے رخسار کے
ہی ہمین والشمس کی یا والضحےٰ کی احتیاج

واسطے حضرت ہی کے پیدا ہوئی کائنات
تھی نہ کچھ اللہ کو ارض و سما کی احتیاج

یاالٰہی شربت دیدار ہوا تو نصیب
مجھ مریض احمدی کو ہی شفا کی احتیاج

ہم مریض عشق احمد ہین ہمین غم ہی خوشی
ای طبیبو کچھ نہین ہمکو دوا کی احتیاج

دے گل باغ رسالت کو مرے جا کر خبر
اسلیے رکھتا ہون ہین باد صبا کی احتیاج

دین و دنیا کا خدا نے اونکو مالک ہی کیا
اونسے بر آئے نہ کیون شاہ و گدا کی احتیاج

چشم دل آثم کی کرتی ہی اشارا دمبدم
ہی بجای سرمہ خاک کفش پا کی احتیاج

اک آن مین پونہچے سوِ داور شب معراج
خالق سے ملے جا کے پیمبر شب معراج

محبوب کی خاطر تھی جو اللہ کو منظور
ہر چرخ پہ تھا نور کا بستر شب معراج

یہ رنگ دکھایا شب معراج نے تازہ
گلدستے بنے چرخ پہ اختر شب معراج

حضرت کے جو دشمن تھے انھین غم تھا قلق تھا
پہ عیش کے سامان تھے گھر گھر شب معراج

خلوت تھی نکیون ہوتین بہم راز کی باتین
یا آپ سے تھے یا تھا خالق اکبر شب معراج

امت کی شفاعت کا سبب ہی کہ خدا سے | پایا ہی لقب شافع محشر شب معراج

آمد کی خبر سنکے ملائک تھے بہم خوش | باندھے تھے پرے سب نے فلک پر شب معراج

ٹپکا جو پسینا رخ شہ سے دم گلگشت | پھر اور ہوا خلد معطر شب معراج

معراج کے آتش ہوں بیاں فخر کیونکر
تھی مثل شب قدر منور شب معراج

خالق نے محمد کو بلایا شب معراج | کس لطف سے دیدار دکھایا شب معراج

جبریل نے پر مل کے کف پائے نبی پر | سوتے سے محمد کو جگایا شب معراج

لحظے مین کیا آپ نے طے ساتون فلک کو | اک دم مین براق آپ کو لایا شب معراج

کہتے تھے ملک دیکھکے حضرت کا رخ صاف | لو نیر اعظم نکل آیا شب معراج

جسوقت ہوا لطف الہی تو نبی نے | سجدے کے لیے سر کو جھکایا شب معراج

نزدیک گئے حق کے ہوئین ان کی باتین | واللہ کہ کیا مرتبہ پایا شب معراج

ہر ایک کی بخشش کا لیا وعدہ خدا سے | جو حال تھا امت کا سنایا شب معراج

آتش ہوئے حیران ملک دیکھکے جسکو
اللہ نے وہ رتبہ بڑھایا شب معراج

اللہ سے احمد ہوئے واصل شب معراج | ہر طرح کی عزت ہوئی حاصل شب معراج

خال رخ پرنور سے شرمندہ تھے تارے / اور رخ سے خجل تھا مہ کامل شب معراج

یہ تیز تھی رفتار براق نبوی کی / اک دم مین گیا سیکڑون منزل شب معراج

مہتاب تھا روشن تو منور تھے ستارے / ترتیب تھی گردون پہ بھی محفل شب معراج

جتنے تھے ملک پڑھتے تھے واللیل کی سورت / والشمس کے جبریل تھے شاغل شب معراج

سب خوش تھے یہ آتی تھی صدا چار طرف سے / آپونہچے فلک پر شہ عادل شب معراج

تک بخشش امت مین کچھ آتش نہین باقی / شہ جا کے سند لائے ہین کامل شب معراج

گوہر ہین وصف شاہ کے درج دہن مین آج / ہو کیون بھرا نہ لطف ہمارے سخن مین آج

حاصل ضرور ہوگی اوسیکو بہشت گل / مر جائیگا جو عشق رسول زمن مین آج

گیسوے مصطفے کے یہ ہوتا ہی روبرو / خوشبو ذرا رہیگی نہ مشک ختن مین آج

کرتا ہی وصف یہ دل غمگین رسول کا / جلوہ ہی روے عیش کا بیت الحزن مین آج

آتش نہین جو عشق محمد بڑھا ہوا / لگتا نہین ہی کیون دل محزون وطن مین آج

## ردیف حای مہملہ

طیبہ دکھادے پھر مجھے کسیطرح / یارب ٹھکانے ہو دل مضطر کسیطرح

اللہ سے دعا یہی کرتا ہون مین مدام / سرور کے ساتھ ہو مرا محشر کسیطرح

رونے مین یاد رکھتا ہون دانتونکو اسلیے
ہر اشک تا ہو غیرت گوہر کسیطرح

کرتا ہون وصف زلف معنبر کا بار بار
تا یہ لب و دہن ہون معطر کسیطرح

بیتاب ہون بہت مین فراق حضور مین
یارب دکھا دے روے منور کسیطرح

پیاسا ہون وقت نزع تو سر در یہ کہون
مجکو پلا دو ساغر کوثر کسیطرح

نکلے چمک چمک کے یہ کتنا ہی ای فلک
خورشید ہو نہ آپکا ہمسر کسیطرح

ابلیس کے فریب مین آؤن نہ مین کبھی
مجھ سے الگ رہے یہ ستمگر کسیطرح

آثم کو نعت کہنے کا ہی شوق رات دن
ہمسر نہ ہوگا کوئی سخنور کسیطرح

سوتے مین کھینچتا ہون مین خمار کی طرح
دل جاگتا ہی طالع بیدار کی طرح

عصیان کا بار مجھپہ نہایت ہی ای خدا
پیدا ہی میرے رنج سے گنہگار کی طرح

افسوس ہی کہ بوجھ سے عصیان کے دبگیا
گٹھڑی دھری تھی سر پہ مرے بار کی طرح

امید ہی کہ پونہچون مدینے مین جسگھڑی
تو گھومون گرد روضے کے پرکار کی طرح

شیطان کے مین جور سے عاجز ہون بیشتر
ظالم ہی یہ بھی نفس ستمگار کی طرح

حاصل ہوئی ہی ہجر نبی سے عجب بہار
داغ جگر ہی سینے مین گلزار کی طرح

مین ہون ترا فقیر عطا کچھ تو ہو مجھے
تیری طرف ہی ہاتھ طلبگار کی طرح

آثم کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
ہر دم کھٹک رہی ہی اجل خار کی طرح

ہی میرے طرز نعت مین اسلام کی طرح
ہون مین تو خاص مجھ مین نہین عام کیطرح

لکھا جو کچھ ہی ظلمت عصیان کا ہمنے حال
پیدا سواد خط مین ہوئی شام کیطرح

مین عاشق رسول ہون محشر مین کیا عجب
ظاہر ہو میرے چہرے سے اسلام کیطرح

پونہچین گے اب سوائے مدینہ کہین نہ اور
سیکین گے ہم نہ گردش ایام کیطرح

بسمل کیطرح میرا پھڑکتا ہی عضو عضو
مضطر ہی روح بھی دل ناکام کیطرح

رحمت جو ہو تری تو رہائی نصیب ہو
عصیان نے مجکو پھانس لیا دام کیطرح

بندہ جو ہو خدا کا وہ دے مصطفے پہ جان
یہ دین کی روش ہی یہ اسلام کیطرح

جب تک نہ جم کے بیٹھونگا کوچے مین آپکے
پیدا نہ ہوگی کوئی بھی آرام کیطرح

نام رسول نقش ہو دل کے نگینے پر
تا نکلے دو جہان مین کوئی نام کیطرح

آثم مین جیسا آیا ہون ویسا ہی جاؤن بھی
آغاز کی مثال ہو انجام کیطرح

## ردیف خای معجمہ

خالق کہین دکھاوے نبی کا جمال رخ
رہتا ہی اندنون سے مجھے ہر دم خیال رخ

ماہ تمام اپنا دکھاوے گا کیا کمال
ظاہر ہر ایک پہ ہی نبی کا کمال رخ

اوس رشک آفتاب کا کیونکر گھٹے فروغ
پیدا ہو پھر زمانے مین کیونکر مثال رخ

کچھ بھی نہین ہی اختر گردون آب و تاب
شرمندہ ہو جو دیکھلے حضرت کا خال رخ

وہ دن بھی ہو کہ جلوۂ رخسار ہو نصیب
کرتا ہون ہر گھڑی مین خدا سے سوال رخ

آثم یہی ہی مہر قیامت کی آرزو
وہ دن خدا کرے ہو میسر وصال رخ

کمال شرم ہی مین کسقدر ہوا گستاخ
تمھاری نعت کو کہکر مگر ہوا گستاخ

نبی پاک کے دندان کی کیا کرون تعریف
عبث حضور مین آیا گہر ہوا گستاخ

خدا کی شان کہان مہ کہان رخ انور
مقابلہ کیا رخ سے قمر ہوا گستاخ

اگرچہ سنگ در شاہ کے نہ لائق تھا
کیا جو سجدۂ طاعت یہ سر ہوا گستاخ

نہ خیرہ چشم تھا خورشید آسمان اتنا
رخ جناب پہ ڈالی نظر ہوا گستاخ

وہ بے ادب ہوا مشہور دونون عالم میں
نبی کی شان مین کوئی اگر ہوا گستاخ

نبی پاک کا دیکھا کرم جو آثم نے
تو ناز کرنے لگا سر بسر ہوا گستاخ

آئے نظر مدام جو دست خدا فراخ
کیونکر نہ اس غریب کا ہو حوصلا فراخ

ہر دم زبان پہ بخشش امت کا تھا سوال
کسدرجہ تھا رسول کا دست دعا فراخ

کیا منہ ہی میرا وصف مدینہ جو مین کرون
رحمت کے در وہان پہ تو ہین بجا فراخ

میری زبان پہ نعت محمد ہی دم بدم
شکر خدا کہ ذہن مرا ہو گیا فراخ

عیش و نشاط ہند پسند آئے کسطرح
کرتی ہی دل کو طیبہ کی آب و ہوا فراخ

سبحان کسطرح نہ آثم کو سب کہین
مدح نبی مین جو ہوئی فکر رسا فراخ

## ردیف دال مہملہ

ہین دل سے ہون ثنا خوان محمد
مری جان بھی ہی قربان محمد

مری یہ آرزو بر لا خدایا
کہ ہو جاؤن مین مہمان محمد

نہ نے رشک گل خورشید دم مین
بڑھے جو داغ ہجران محمد

زبان کو میری یہ طاقت کہان ہی
کرون مین جو بیان شان محمد

بشر کسطرح پھیرے حکم سے سر
ہین عرشی زیر فرمان محمد

بھرون مین گوہر مقصد سے دامن
طفیل وصف دندان محمد

الٰہی حشر مین مجھکو ہنسانا
مین ہون دنیا مین گریان محمد

نبی کی قدر کیا جانے تو آثم
خدا ہی مرتبہ دان محمد

مجھے ہی انس گیسوے محمد
بسی ہی دل مین خوشبوے محمد

دکھادے ای خدا کوے محمد — رہا کرتا ہی دل سوے محمد

ابھی مٹ جائے داغ دل ہمارا — جو آجائے نظر روے محمد

کیا انگشت سے شق ماہِ گردون — یہ دیکھو زورِ بازوے محمد

وہین ہو جائے وہ تفسیر قوسین — جو لکھون وصفِ ابروے محمد

پسند آئے نہ اوسکو مشک و عنبر — جو کوئی سونگھے خوشبوے محمد

پیے گی تشنہ امت اوسکا پانی — جو ہوگی حشر مین جوے محمد

بیان ہو رتبہ شاہِ دین کا کیونکر — فلک ہین زیر قابوے محمد

مرا دل بن گیا خورشید انور — طفیل مدحت روے محمد

ہلال اپنا گریبان ہو نہ کیونکر — مجھے ہی عشق ابروے محمد

وہی ٹھہرے جہانمین صاف باطن — نظر جسکی پڑے سوے محمد

کوئی کیا خلق مین ہمسر ہو اونکا — خدا کو بھاتی ہی خوے محمد

خدایا جلد دکھلادے مدینہ — طفیل قدِ دلجوے محمد

نہ دیکھون پھر تو ای آتش مین جنت
جو آجائے نظر کوے محمد

الٰہی ہون مین بیمار محمد — دکھادے مجھکو دیدار محمد

دعا میری یہ ہی ہر دم خدا سے — نظر آجاۓ رخسار محمد
مقر ہین ہم رسول حق کے دل سے — شقی کرتے ہین انکار محمد
عزیز خلق اونکی ذات ہو جاۓ — جو پائین ظل دیوار محمد
کہینگے روز محشر انبیا سب — شفاعت ہی مگر کار محمد
ہی زلفون پر گمان لیلۃ القدر — منور ہی شب تار محمد

دعا آثم کی ہی ہو مجھسے وہ نعت
جو ہو شایان آثار محمد

ہی شکر الٰہی کہ ہون شیداۓ محمد — رکھتا ہون ازل سے مین تمناۓ محمد
آباد بیابان مدینہ رہے مجھسے — ہو سر کو الٰہی مرے سوداۓ محمد
مین عاشق شیدا ہون مری نعت ہی مقبول — ہر شعر سراپا ہی سراپاۓ محمد
خورشید قیامت کو بھی وہ جان لے ذرہ — دیکھے جو جمال رخ زیباۓ محمد
کہتے تھے فلک پر شب معراج یہ قدسی — دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلاۓ محمد
یہ جاہ یہ منصب نہ ملا ایک نبی کو — پیدا نہ ہوا دہر مین ہمتاۓ محمد
یہ آرزو رہتی ہی شب و روز الٰہی — ان آنکھون سے دیکھون مین تجلاۓ محمد
آنکھون مین لگاؤن مین اوسے صورت سرمہ — ہاتھ آۓ اگر خاک کف پاۓ محمد

ہر دم مری اللہ سے آثم یہ دعا ہی
دکھلا دے ذرا روضۂ زیبائے محمد

| | |
|---|---|
| قرآن اگر ہی رخ نیکوے محمد | تو کعبہ سے کچھ کم نہین ابروے محمد |
| مدت سے تمناے زیارت ہی الٰہی | رویا ہی مین آجائے نظر روے محمد |
| ثابت ہو خطا مشک ختن جو کہون انکو | بڑھکر ہین شب قدر سے گیسوے محمد |
| محشر مین پلائینگے سب امت کو وہ ساغر | کوثر کو نہ کیونکر کہون مین جوے محمد |
| سب شیر کہین بیشۂ اسلام کا مجھکو | یارب کہین بنجاؤن سگ کوے محمد |
| اللہ سے ہر دم ہی یہی دل کی تمنا | ہر وقت رہے آنکھ مری سوے محمد |
| شق کر دیا اونگلی کے اشارے سے قمر کو | کس زور پہ تھی قوّت بازوے محمد |

اللہ نے بخشا تھا عجب مرتبہ آثم
تھا جملہ فرشتون پہ بھی قابوے محمد

| | |
|---|---|
| مدت سے یہ بندہ ہی طلبگار محمد | اللہ دکھائے اسے دیدار محمد |
| کچھ شک نہین دوزخ مین رہیگا وہ ہمیشہ | جسنے کہ ذرا بھی کیا انکار محمد |
| کہتا نہ کبھی کن فیکون خالق اکبر | منظور جو ہوتا نہین اظہار محمد |
| کچھ عرصۂ محشر مین ہمین فکر نہوگی | کرتے ہین دل و جان سے ہم اقرار محمد |

ہر جا ہی کھلی مسئلۂ فقہ کی دکان
ہی گرم بہت دہر مین بازار محمد

طیبہ کو سمجھتا ہون مین جنت سے زیادہ
کافی ہی مجھے سایۂ دیوار محمد

کیونکر نہ رکھین دھیان شب و روز ہم اوسکا
جنت سے ہی بڑھکر ہمین گلزار محمد

ای شیخ جو خواہش ہی تجھے باغ ارم کی
رکھ دلمین خیال گل رخسار محمد

مداح رسول دو جہان جب ہو خدا خود
کب وصف ہمارا ہو سزاوار محمد

کیا خوف نکیرین کا ہو اوسکو پس مرگ
آثم بھی ہی اک بندۂ سرکار محمد

الٰہی بڑھے یہ ولائے محمد
کہ ہو جاؤن اک دن فدائے محمد

خدا کا رکھو خوف ہر وقت دلمین
ہمیشہ یہی ہی رضائے محمد

نہو تابش مہر محشر سے کچھ خوف
رہون مین بھی زیر لوائے محمد

مدینے کی توصیف ہو کس زبان سے
کہ ہی عرش سے بڑھکے جائے محمد

لگاؤن مین آنکھون مین سرمے کی صورت
میسر جو ہو خاک پائے محمد

خدا نے خدائی جو کی ہی ہویدا
وہ پیدا ہوئی ہی برائے محمد

الٰہی تو کر میری امت کی بخشش
یہی دمبدم تھی دعائے محمد

حقیقت مین جتنے ہین اصحاب والا
وہ ہین سب کے سب آشنائے محمد

فلک پر جو معراج کی شب وہ پہونچے | کہا سب نے تشریف لائے محمد
سنا یہ جو مژدہ تو حورین پکارین | کہ صل علے آج آئے محمد ق
سوے خلد جب وہ گئے بہر گلگشت | تو رضوان نے بھی چومے پاے محمد
یہ حورون کے نغمے سے آتی تھی آواز | کہ ہو جان سب کی فداے محمد
یہ کہتے تھے معراج مین سارے عرشی | بلا کون حق سے سواے محمد
جو ہین اولیا انبیا حشر کے دن | کرینگے سبھی اقتداے محمد
تصور رہی طیبہ کا دن رات مجکو | کبھی لے اوڑے گی ہواے محمد
یہ ہی ابتدا سب مین پہلے ہوا نور | کوئی جانے کیا انتہاے محمد
ہمیشہ شریعت پہ ثابت قدم ہون | وہ کرتا ہون جو ہی رضاے محمد

دعا حق سے آثم کی ہر دم یہی ہی
کہ مقبول ہو یہ ثناے محمد

عالم مین ہی جو خلق کو رہے نبی پسند | تو اپنے مغز جان کو ہی بوے نبی پسند
ہی خُلق اونکا خُلقِ خداوند دوجہان | کیونکر نہ آئے خَلق کو خوے نبی پسند
یارب گدائی مجکو مدینے کی ہو عطا | جنت سے بھی زیادہ ہی کوے نبی پسند
اللہ کھا کے کہتا ہی والشمس کی قسم | یعنی کہ ہی بہت ہمین روے نبی پسند

محشر کے دن پلائینگے کوثر کا جام شاہ ہر تشنہ لب کو آئیگی جو ہے نبی پسند

والّیل جنکے وصف مین نازل کرے خدا
آثم کو پھر نکیون ہون وہ موے نبی پسند

یہ معجزہ نما تھا ہمارا احمد کہ سنگ و شجر نے پکارا احمد
کرے پیروی خلق کیونکر نہ ہر دم جب اللہ کو خود ہو پیارا احمد
بشر کیا ملائک کو حق نے کیا ہی زمانے مین وصف تمہارا احمد
تھے قائل نہ اعجاز کے کتنے کافر نہ کیون ماہ کرتے دو پارا احمد
قیامت کو جائیگی جنت مین امت کرینگے برابر اشارا احمد
گناہون کی کثرت سے امید کیا ہی شفاعت کا اک ہی سہارا احمد

قیامت مین آثم کو تم بخشوانا
بھروسا ہی تم پہ ہی سارا احمد

کوئی انسان کریگا کیا بیان روضۂ احمد بڑھی ہی عرش اعظم سے بھی شان روضۂ احمد
رہا کرتا ہی مہر آسمان جاروب کش دن بھر ہی شان رفعت گردون نشان روضۂ احمد
گلستان مدینہ بلبل دل کسطرح چھوڑے برنگ باغ ہی ہر اک مکان روضۂ احمد
لیا کرتے ہین بوسا کنان عرش آ آ کے ہی مثل سنگ اسود آستان روضۂ احمد

شرف بخشا ہی وہ آثم خدا نے شاہ والا کو | کہ رہتے ہین ملائک پاسبان روضۂ احمد

## ردیف ذال معجمہ

دامن گل کا نکیون ہی پے دیوان کا غذ
مدح رخ سے جو بنے رشک گلستان کا غذ

جب سے کی خسرو ذی قدر کی مدحت تحریر
ہو گیا دہر مین اوس وقت سے ذیشان کا غذ

جیب مین جانون کہ مدینے سے ہی شقہ آیا
ہاتھ مین لا کے جو دے مرغ سلیمان کا غذ

وصف لکھا جو رخ صاف نبی کا مین نے
تو سکندر بھی ہوا دیکھ کے حیران کا غذ

شعلۂ ہجر بھڑکتا تھا جو لکھا مضمون
صفت دامن آتش ہوا سوزان کا غذ

مدح رخسار سے ہوتا ہی منور یکسر
وصف سے خال کے ہوتا ہی پریشان کا غذ

آرزو باد صبا سے ہی یہی آثم کی
کہ پہونچ جائے مدینے کسی عنوان کا غذ

ہی وصف حسن شاہ سے میری زبان لذیذ
یہ بات ہی جو سبکو ہی میرا بیان لذیذ

جائینگے عاشقان نبی سوی خلد جب
معلوم ہوگا اونکو نہ باغ جنان لذیذ

آتا ہی بار بار محمد کا نام پاک
ہو جائے کیون نہ شہد سے بڑھکر دہان لذیذ

پوشیدہ چاہ ادس لب شیرین کی ہی مجھے
نزدیک میرے ہی یہی عشق نہان لذیذ

وصف دہان شاہ دکھلانے جو معجزہ
آثم ہر ایک عضو ہو مثل زبان لذیذ

## ردیف رای مہملہ

گنہ کرتی ہی امت جو زمین پر
عرق آتا ہی حضرت کی جبین پر

جہان مین آکے بخشی سبکو نعمت
ہی رحمت ختم المرسلین پر

امیر خلد ہم ہونگے مقرر
ہم ایمان لائے ہین سردار دین پر

ہمین کافی ہی سودا زلف شہ کا
ہی نازان حور زلف عنبرین پر

ملائک جتنے ہین خادم ہین شہ کے
نہین موقوف کچھ روح الامین پر

ہلال آسمان بھی غم مین خم ہی
نہین قربان فقط اک مین جبین پر

صحابہ اور اہل بیت اطہار
صلوۃ آثم کی پہنچے اجمعین پر

بھروسا ہی شفیع روز محشر کی شفاعت پر
نہین ہم مطمئن اس بندگی پر اور طاعت پر

بہت بیتاب ہین جلوہ ہمین دکھلایئے شاہا
نہین رکھنے کے یہ موقوف ہم روز قیامت پر

الہی شکل حضرت وقت مرگ آئے نظر مجکو
مرا ہو خاتمہ بالخیر احمد کی زیارت پر

گل جنت مجھے خوش آئے بعد مرگ گیا رضوان
فدا ہون جان دلسے مین بہار کوے حضرت پر

بشر ہین ہم تو کیونکر عشق ہو ہمکو نہ سرور سے
فدا حوران جنت جب ہون اس حسن و لطافت پر

ہوا کب خلق ایسا کوئی مرسل دار فانی مین
کہ ہو کل کو بھروسا حشر مین جسکی شفاعت پر

اگرچہ ہون مین بے بس پر مدینے کا ارادہ ہے
فرشتے مرحبا کرتے ہین ہر دم میری ہمت کو

وہ دل پتھر سے بدتر ہو نکیونکر دہر مین آثم
نہو مائل جو سردار دو عالم کی محبت پر

ہے گیسوے احمد کا جو ہر تار معطر
کیا اوسکے مقابل ہو کوئی ناغ جنا کا
رہتا ہے خیال اسمین گل روے نبی کا
ہوتا تھا گلاب آپکا گرتے ہی پسینا

ہوتا ہے قلم وصف سے ہر بار معطر
طیبہ کا ہے ہر کوچہ و بازار معطر
کیونکر نرہے اپنا دل زار معطر
تھا ایسا تنِ احمد مختار معطر

آثم مین مدینے کا کرون وصف رقم کیا
رہتے ہین وہان کے در و دیوار معطر

کہین اللہ محمد کا دیار آئے نظر
وہ بھی دن آئے کہ پہنچون مین مدینے کے قریب
آنکھین روشن ہون مری اور ہو دل آئینہ
نہ دکھانا رخ رنگین نہ تسلی گا ہے
خلد مین بہر محمد مجھے مل جائے مقام
اثر نعت احمد سے سبکبار رہون

کہین طیبہ کے گلستان کی بہار آئے نظر
دور سے آنکھون کو وہ پاک مزار آئے نظر
جب مدینے کا مجھے گرد و غبار آئے نظر
کسطرح شاہ مجھے شکل قرار آئے نظر
یا الٰہی نہ سقر کی کبھی نار آئے نظر
یا الٰہی نہ مجھے عصیان کا نہ بار آئے نظر

دیکھون جز گیسوے احمد نہ کوئی شئ آثم
تا قیامت نہ مجھے مشک تتار آئے نظر

مہ کیا ہو رخ احمد ذیشان کے برابر ۔ ہو مہر نہ جب چہرۂ رخشان کے برابر
کیونکر نہ حدیث نبوی پر رہون قائم ۔ یہ بھی تو ہی اللہ کے فرمان کے برابر
کچھ خوف نہین کثرت عصیان سے ہے کہ شاہا ۔ شفقت ہی تری رحمت یزدان کے برابر
جن و بشر و حور و ملک کیا ہون مقابل ۔ کوئی بھی نہو شہ کے ثناخوان کے برابر
پونہچون جو مدینے تو چھٹون قید الم سے ۔ ہی ہند الٰہی مجھے زندان کے برابر
اک کوہ گران سر پہ اوٹھائے ہوے ہم ہین ۔ ہی بوجھ نہ بھاری کوئی عصیان کے برابر
بیدین ہو کیا مسلم ذیشان کے مقابل ۔ کافر کا نہ رتبہ ہو مسلمان کے برابر
جو منکر حضرت ہی وہ منکر ہی خدا کا ۔ کافر ہی وہ مردود ہی شیطان کے برابر
ہین نوح پے کشتی دل مجکو محمد ۔ قطرہ ہی مجھے اشک کا طوفان کے برابر
خادم در حضرت کا سکندر ہی جہان مین ۔ دارا تو کبھی ہو گا نہ دربان کے برابر

آثم مرے اشعار ہین سب نعت نبی مین
دیوان ہی کس کا مرے دیوان کے برابر

ہی آپکا جو روضۂ انور زمین پہ ۔ پابوس کو فلک کا جھکا سر زمین پر

معراج مین تو ساتون فلک طی کیے مگر
اک لمحہ مین پھر آئے پیمبر زمین پر

وقت خرام شاہ نہین تھا یہ کچھ بعید
روح الامین بچھاتے جو شہپر زمین پر

چمکا ہی جب سے مہر جمال محمدی
اک فرش نور کا ہی برابر زمین پر

طیبہ کے ذرے کو ہی شرف آفتاب پر
گرتے ہین صدقے ہو کے یہ اختر زمین پر

رتبہ بڑھانا شہ کا خدا کو تھا اسلیے
کل اختیار اونکو دیا ہر زمین پر

عمر دراز کٹتی ہی جنکی مدینے مین
کیسے نصیب اونکے ہین بہتر زمین پر

آثم فلک سے دون کی کیونکر زمین ملے
ہو جب بناے روضۂ انور زمین پر

## ردیف زای معجمہ

کرتے تھے جبرئیل بھی بیشک یہ کام روز
پونہچاتے تھے خدا کا نبی کو پیام روز

ایمان کیسا عشق نبی مین کٹے یہ عمر
پیتا رہون الٰہی محبت کا جام روز

ہی کیا عجب کہ سارے گنہ ہون مرے معاف
مدحت تمہاری لکھتا ہون خیر الانام روز

افسوس بے نصیب ز یثرب سے مین رہون
طیبہ مین زائرون کا رہے ازدحام روز

خالق اگر بچائے تو بچنا نہین محال
پھیلا رہا ہی نفس گناہون کا دام روز

الله التجا یہ مری ہی کہ عمر بھر
ہو دلمین عشق لب پہ نبی کا ہو نام روز

مدحت کرون خدا کی خدا کے رسول کی
یارب رہے زبان پر ایسا کلام روز

اب آرزو یہی ہی یہی ہی مراد دل — بھیجون درود تم پہ رسول انام روز
دن رات ہی نبی کے رخ و زلف کا خیال — کیونکر کرون نہ وصف بھلا صبح و شام روز
کرتا ہون وصف گیسو و رخسار شاہ کا — اپنا تو مشغلہ ہی یہ شب بھر تمام روز
جملہ ملائکہ کو یہی ہی خدا کا حکم — بھیجو مرے نبی پہ درود و سلام روز

آثم قدیم سے ہو نہیں عاشق رسول کا
نعت شریف سے مجھے رہتا ہی کام روز

تنہا نہین ہی مجکو یہ نام خدا عزیز — محبوب تم ہو تم بھی ہو ای مصطفے عزیز
مین ہون فداے چہرۂ پر نور مصطفے — یہ وجہ ہی کہ مجکو ہوئی والضحی عزیز
ذات رسول پاک ہی نقش مراد ہی — نام نبی ہی جان سے مجکو سوا عزیز
اکسیر کو ملاؤن نہ کیونکر مین خاک مین — مجکو رسول پاک کی ہی خاک پا عزیز
دلمین کمال گرمیِ عشق رسول ہی — طیبہ کی کسطرح نہو مجکو ہوا عزیز

جسکے سبب سے کلک بنے شاخ نخل طور
آثم ہو کسطرح نہ مجھے وہ ثنا عزیز

پڑھتے ہین شوق دل سے جو با چشم تر نماز — اونکے لیے بناتی ہی جنت مین گھر نماز
کیونکر کرین نہ سجدے ہم اللہ کے لیے — خود حشر مین بجھائیگی نار سقر نماز

شام لحد کا اونکو نہین ہی ذرا بھی خوف
مومن جو پڑھتے رہتے ہین وقت سحر نماز

کر دیگی مطمئن یہ مصلی کو وقت مرگ
کھو دیگی روز حشر کا خوف و خطر نماز

بندہ ہی تو خدا کا تو غفلت نہ کر ذرا
سر پر کھڑی ہی موت قضا اب نہ کر نماز

دنیا مین بھی بڑھاتی ہی انسان کا وقار
جنت کی راہ کی بھی ہوئی راہبر نماز

گرمی عہر حشر سے آثم اگر ہی خوف
تو پڑھتے رہیے رکھتی ہی جملہ اثر نماز

شرمندہ کف پاسے ہی مہتاب شب و روز
خورشید ہی رخ دیکھکے بیتاب شب و روز

للہ ذرا جلوۂ دیدار دکھا دو
بیتاب ہی دل صورت سیماب شب و روز

ابروے محمد پہ ہین عاشق ہم ان از لیسے
ہی مورد سجدہ یہی محراب شب و روز

ای شاہ امم اب تو دکھا دیجیے جلوہ
ہین صدمہ فرقت سے ہم بیتاب شب و روز

ہوتی جو نہین مجکو محمد کی زیارت
آتا نہین آنکھوں نظر خواب شب و روز

جلوہ نظر آئے مری آنکھوں کو الٰہی
فرقت مین رہا کرتی ہین آب شب و روز

کیا جلوۂ رخسار محمد کا بیان ہو
رہتے مہ و خور دونوں ہین بیتاب شب و روز

آثم اٹھو اب تم بھی جو کرنا ہی وہ کر لو
لدنے لگا احباب کا اسباب شب و روز

رہتا ہی شغل نعت علیہ السلام روز
جاری زبان پر ہی محمد کا نام روز

عالم مین نعت کہنے سے ہو نمین عزیز خلق
میرا کلام پڑھتے ہین سب خاص و عام روز

یارب قبول کر تو کرم سے مرا کلام
اتنو دعا ہی تجھسے یہی صبح و شام روز

الفت مین آپ کے نہین چکر ہمین فقط
گردش مین ماہ و خور بھی ہین خیر الانام روز

نار سقر سے کام ہمین کیا ہی مومنو
نعت نبی کے کہنے کا ہی ہمکو کام روز

ہو نمین ازل کے روز سے عاشق رسول کا
پیتا ہون ذوق و شوق سے الفت کا جام روز

کیا مرتبہ ملا تھا ہمارے رسول کو
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

ممکن نہین کہ طائر جان چھوٹ سکے کبھی
پھیلاتی زلف شہ کی ہی الفت کا دام روز

آتش کی رات دن ہی یہ اسعد سے دعا
نازل رہے نبی پہ درود و سلام روز

## ردیف سین مہملہ

میرے دلمین یہ رہی شاہ تمنا افسوس
کہ ان آنکھون نے ترا روضہ نہ دیکھا افسوس

تا دم مرگ یہ حسرت رہی ای فخر امم
جیتے جی آپکو مین نے نہین پایا افسوس

درد ہجران کے اوٹھاتا رہا صد برسون
موت نے بھی نہ خبر لی مری شاہا افسوس

کوہ و صحرا تو پھرا پھر نہ مدینے آیا
مین تو شرمندہ رہا آپ سے مولا افسوس

پیر ہو کر بھی گناہونسے نہ مین باز رہا
خواب غفلت سے مین اُس دم بھی نہ چونکا افسوس

آپ کے رتبے سے رتبہ نہ کسیکا تھا سوا
پھر بھی قدموں پہ یہ سر ہمنے نہ رکھا افسوس

نظر مہر مرے حال پہ فرمائیے آپ
ہی سوا آپکے کوئی نہ سہارا افسوس

ایک عالم ہی فدا آپ پر ای شاہ رسل
مین ہی کچھ ہجر مین مرتا نہین تنہا افسوس

آثم خستہ جگر کو بھی بلا لیجیے آپ
جز در شاہ نہین اسکا ٹھکانا افسوس

ہو لحد میری الٰہی مرقد سرور کے پاس
ہی زمین باغ رضوان روضۂ اطہر کے پاس

انبیا ہونگے نبی کے گرد یون محشر کے روز
جیسے تارے شبکو ہوتے ہین مہ انور کے پاس

وصف گیسوے محمد سے معطر ہی دماغ
اب نہ آئے بوے عنبر اس دل مضطر کے پاس

یا الٰہی ہو نہین پیاسا حشر کا دن جب آئے
ہو گذر میرا ہی پہلے چشمۂ کوثر کے پاس

ہم ہین عاشق مصطفےٰ پاک کے ای زائرو
لاش دفنانا ہماری شاہ دین در کے پاس

داغ دل کا پاس ہی تو حرص ای آثم نکر
یہ چراغ آنے نپائے دیکھ اس صرصر کے پاس

پہونچون شتاب روضۂ شاہ زمن کے پاس
بلبل وہی ہی خوب رہے جو چمن کے پاس

دنیا نجات مجھکو عذاب لحد سے تو
سانپ آئین یا الٰہی نہ میرے کفن کے پاس

مداح ہین تو گیسوے عنبر فشان کا ہون
پھٹکے گی میری روح نہ مشک ختن کے پاس

یارب خلاف شرع نہو مجھسے نعت نظم
آئے نہ لفظ شکر زبان و دہن کے پاس

پھر جبہ شریف کو چومون ہزار بار
جا پہونچون جب رسول زمن کے پاس

دیکھے جو بوستان نبی کی ذرا بہار
پھر عندلیب آئے نہ اپنے چمن کے پاس

وصف لب رسول کیا ہی بقول ہوش
تلخی نہ آئیگی کبھی میرے سخن کے پاس

آتش اگر تو شہر مدینہ پہونچ گیا
زنہار پھر نہ آئیگا اپنے وطن کے پاس

## ردیف شین معجمہ

وہ کون ہی جسے رہتی نہین خدا کی تلاش
جسے خدا کی ہی اوسکو ہی مصطفے کی تلاش

ہمین تو خاک در مصطفے ہوئی اکسیر
ہوا یہ خوب نہ کی ہمنے کیمیا کی تلاش

نصیب ہو تو الٰہی بناؤن سرمۂ چشم
اسی سے ہی مجھے سرور خاک پا کی تلاش

جہان مین یون تو تمام انبیا مشرف تھے
مگر وہ کرتے رہے فخر انبیا کی تلاش

ہمین وسیلۂ احمد ہی حشر کے دن تک
ہوا کرے جو کسیکو ہو مقتدا کی تلاش

الٰہی درد جدائی مصطفے ہی ہمین
یہی سبب ہی جو کرتے ہین ہم دوا کی تلاش

الٰہی موت مدینے مین آئے آتش کی
اگرچہ ہی بھی تو ہی اسکو اس قضا کی تلاش

مومن ہی تو پھر کیون کرے طاعت کو فراموش
کافر ہی کیا جسنے شریعت کو فراموش

محبوب خدا ہمکو کسی وقت نہ بھولے | پھر ہم کرین کیا اونکی محبت کو فراموش
ایمان مین اور زہد مین آیا خلل اُسکے | جسنے کہ ذرا بھی کیا حضرت کو فراموش

امید ہی یہ فضل خدا سے ہمین آثم
فرمائینگے حضرت نہ قیامت کو فراموش

ہو دم مدحت رخ کوئی نہ انسان خاموش | ہو نہ قرآن کے پڑھنے سے سلمان خاموش
وصف مین روے محمد کا نہ کسطرح کرون | کسلیے ہو کے رہون حافظِ قرآن خاموش
شمع سان جلتی رہی وصف محمد مین زبان | یا الٰہی نہو یہ آتش سوزان خاموش
بعض کفار تو تقریر کرینگے بیجا | ہونگے سب پیش خدا صاحب ایمان خاموش
عشق احمد مین نہ کرنا لہ تو بلبل کی روش | صبر کہتا ہی کہ رہ مثل گلستان خاموش
عمر بھر مدح محمد نہ کرونمین کیونکر | شعر کہنے سے نہو کوئی سخندان خاموش
حشر کے روز بھی ہم مدح کرینگے شہ کی | ہونے دیگی نہ ہمین رحمت رحمان خاموش
وصف احمد مین ملائک سے جب بن آئی | صورت آئنہ ہم کیون نہون حیران خاموش

کرچکا وصف نبی ملگئی جنت تجکو | اب مناسب ہی کہ ہو آثم نالان خاموش

ردیف صاد مہملہ

میرے دلمین تو ہی اللہ نبی کا اخلاص | مجکو کسطرح پسند آئے کسیکا اخلاص

تاب کیا ہی کہ بیان کر سکے اوسکا انسان
کسپہ ظاہر ہوا اللہ و نبی کا اخلاص

ساتھ رہتے تھے محمد کے ابو بکر و عمر
تھا بہت شاہ سے عثمان و علی کا اخلاص

اہل ایمان کے لیے ہی وہ بجاے مصحف
کسطرح پھر نہ رہے روے نبی کا اخلاص

یہ خدا سے ہی تمنا کہ پس مردن بھی
رہے تا حشر رسول عربی کا اخلاص

بخشش حق سے ہی محروم وہی جسکو نہو
مکی و ہاشمی و مطلبی کا اخلاص

بھائی سردار دو عالم کے تھے داماد بھی تھے
دلمین کیون ہو تابی کے نہ علی کا اخلاص

عشق رکھ شاہ سے اور آل سے اونکی آثم
کام آئیگا نہ محشر مین کسیکا اخلاص

خالق نے محمد کو رسولونمین کیا خاص
محبوب کا رتبہ بھی کیا اونکو عطا خاص

کیونکر نہ مجھے ناز ہو اس بخت پر اپنے
اللہ کا بندہ ہون محمد کا گدا خاص

کسکو ہی شرف انکے برابر یہ کہو تو
ہین دونون جہانمین ہی محبوب خدا خاص

اللہ عذابون کی مصیبت سے رہا ہون
پونہچے تری درگاہ مین میری دعا خاص

مین واعظون کا کیون نہ رہون تابع فرمان
وارث ہین نبی کے وہی حق ہین علما خاص

یون کرتے مناجات ہمیشہ شہ والا
ہی رحم کے قابل مری امت تو خدا خاص

ق

تو آتی صدا غیب سے کیون فکر ہی تجکو
شافع ہو تم امت کے تمہین نزد خدا خاص

کچھ قبر کی ظلمت سے نہ کر خوف تو آثم
آئیگی نظر چہرۂ انور کی ضیا خاص

## ردیف ضاد معجمہ

میں تو عاشق ہوں مدینے کا وطن سے کیا غرض
بلبل محبوس کو کیسے چمن سے کیا غرض

وصف گیسوئے نبی سے ہے معطر یہ دماغ
مجکو بوئے نافۂ مشک ختن سے کیا غرض

میں تو پابند شریعت ہوں کہوں کیونکر نہ نعت
عشق شہ جنکو نہیں اونکے سخن سے کیا غرض

چاہتا ہوں میں کہ بوسہ لوں گل رخسار کی
مجکو گلزار جہاں میں یاسمن سے کیا غرض

خط و خال شاہ پر رکھتا ہوں میں ہر دم نظر
ای مہ گردوں تری اس انجمن سے کیا غرض

میں اشاروں سے کیا کرتا ہوں وصف شاہ دیں
مجکو کیا مطلب زبان اور دہن سے کیا غرض

کفر ہو جسمیں کہوں کیوں نعت وہ ای مومنو
مجکو اب سارے زمانے کے چلن سے کیا غرض

چل مدینے اب تو آثم باندھ جلد اپنی کمر
ہوش میں آ بہر حق دیوانہ پن سے کیا غرض

کچھ خاص سے غرض ہے نہ کچھ عام سے غرض
ہمکو فقط حضور کے ہی نام سے غرض

کرتے ہیں زلف و روی محمد کی ہم تلاش
کچھ نہ صبح سے غرض ہے نہ کچھ شام سے غرض

کہتے ہیں نعت بہر رضامندی نبی
واللہ کچھ ہمیں نہیں انعام سے غرض

ہے چشم حسرت دیکھلیں آنکھیں حضور کی
آہو کی چشم سے ہے نہ بادام سے غرض

چلتا ہی آسمان اشارے ہین آپکے
پھر ہمکو کیا ہو گردش ایام سے غرض

جسکو کہ نذر کر چکے پھر اوس سے کام کیا
کیونکر ہو ہمکو اس دل ناکام سے غرض

ہین آپ شاہ کشور حسن و شباب کے
پھر کیون ہو ہمکو اور گل اندام سے غرض

عاشق ازل کے دن سے ہین محبوب حق کے ہم
نا سرو قد سے کام نہ گلفام سے غرض

آثم کی یہ دعا ہی کہ تا حشر ای خدا
ہر دم ہے رسول کے ہی نام سے غرض

## ردیف طای مہملہ

لازم ہی یون رسول کے فرمان کی احتیاط
مسلم کو جیسے ہوتی ہی قرآن کی احتیاط

ای دل تو آہ سرد سے داغون کو نہ بچا
رکھ اس ہوا سے سرو چراغان کی احتیاط

نازل کیا ہی حق نے ہدایت کے واسطے
ای مومنو ضرور ہی قرآن کی احتیاط

جب بات ہی کہ نعت بھی تقوے کے ساتھ ہو
آخر کو کام آتی ہی انسان کی احتیاط

آثم ضرور ہوگا اثر نعت شاہ کا
خود ہو رہیگی غیب سے دیوان کی احتیاط

## ردیف ظای معجمہ

وہی ہی خاص بشر جسکو ہی خدا کا لحاظ
وہی ہی خوب جو رکھتا ہی مصطفی کا لحاظ

طفیل ذات نبی گو امید بخشش ہی
مگر ضرور ہی فرمان کبریا کا لحاظ

یہی کلام امام الورٰی سے ثابت ہی
وہی ہی آدمی جسکو ہی مقتدا کا لحاظ

کسی جگہ پہ نہ سرزد ہو طبع بے ادبی
نبی کی مدح مین رکھنا ذرا خطا کا لحاظ

ملے کہین مجھے خاک در نبی آثم
کہ اوسکے آگے کرون کچھ نہ کیمیا کا لحاظ

کس وجہ سے ہو ہمکو گل تر کا اب لحاظ
رہتا ہی صاف روے پیمبر کا اب لحاظ

کیا خاک سوئین چمن سے ای چرخ کج نہاد
ہین پر گناہ ہمکو ہی محشر کا اب لحاظ

پونہچون نہ پونہچون قصد مدینہ کرونگا میں
بے بس ہون مین کیا کرون مین مقدر کا اب لحاظ

نکلیگا کوئی منہ سے نہ کلمہ گناہ کا
رہتا ہی مجکو ذات پیمبر کا اب لحاظ

ابلیس اب پھٹکنے نہ پائیگا میرے پاس
کچھ تو کریگا عاشق سرور کا اب لحاظ

ہی شوق نعت مجکو کہے جاؤنگا ضرور
آثم رہیگا کچھ نہ سخنور کا اب لحاظ

## ردیف عین مہملہ

جلوہ مجھے دکھائیے یا مصطفےٰ شفیع
مشتاق ہون مین دید کا اہ رہنما شفیع

کرنا مدد برائے خدا میری حشر مین
جز آپ کے نہین کوئی روز جزا شفیع

ہر دم دم فراق یہ کہتا ہون بار بار
مجکو نہین ہی اور کوئی آسرا شفیع

مالک ہین آپ رتبہ ہی سب سے بڑھا ہوا
ہین زیر حکم آپکے ارض و سما شفیع

محبوب اپنا تمکو خدا نے کیا ہی آج
عالم مین کوئی آپکا ہمسر ہو کیا شفیع

قرآن مین وصف آپکا فرمائے جب خدا
پھر آپکی بشر سے ہو کیونکر ثنا شفیع

کیونکر نہ نام پاک پہ بھیجین درود ہم
کون آپکے سوا ہی ہمارا بھلا شفیع

ہی آپ ہی کے نام مبارک سے زندگی
جلوا ہمین دکھایئے بہر خدا شفیع

آتشؔ کی ہی خدا سے یہی خواہش دلی
روز جزا نبی کی ہو آل عبا شفیع

## ردیف غین معجمہ

عشق نبی سے ہو دل ناکام کو فروغ
عالم مین خوب ہو مرے اسلام کو فروغ

لازم ہی مومنو تمھین خوف خدای پاک
دنیا مین دو نہ عیش کے ہنگام کو فروغ

جب شش جہت مین شہرہ ہو تیرے طریق کا
پھر کیون نہ دھر مین ہو ترے نام کو فروغ

زلف سیاہ شہ سے ٹپکتا ہی نور حق
کیونکر نہو زمانے مین اس لام کو فروغ

جب پیش کردین پیش خداوند جبرئیل
پھر کیون نہو حضور کے پیغام کو فروغ

غم ہو نہ کوئی الفت احمد مین ای خدا
عشرت کی دھوم ہو ہے آرام کو فروغ

آتشؔ کی یہ دعا ہی خدا کی جناب مین
ہو خاتمہ بخیر ہو انجام کو فروغ

عشق احمد اگر دکھائے داغ
پھر تو مہر سما بنائے داغ

نور ایمان کو یہ ترقی دے
ظلمت کفر کو مٹائے داغ

مہر محشر نہ مجکو زور دکھاے
حشر کے روز کام آئے داغ

شمع بنجاؤن جلکے روضے کی
جب دینا اگر چھڑائے داغ

شوق طیبہ کی خاک کردے مجھے
ذرہ اوس خاک کا بنائے داغ

خواب ہی مین دکھائیے جلوہ
مرہم دیدہ ہو دو سلے داغ

یا الٰہی تمام عصیان کو
ہیزم خشک سان جلائے داغ

الفت شہ بڑا وسیلہ ہی
بخشش یا رب مجھے برائے داغ

مہر آئے نہ سامنے آتش
ہی یہی حشر مین دعائے داغ

## ردیف ف

ایک مین آپکی کرتا نہین سرور تعریف
ہوتی ہی آپ کے اخلاق کی گھر گھر تعریف

آپکے رتبے سے رتبہ ہی سوا کسکا آج
کرتے ہین آپکی عرشی بھی فلک پر تعریف

ہمہ تن روے ارادت ہی مرا شہ کی طرف
دلمین ہی عشق تو جاری ہی زبان پر تعریف

جب صفت آپکی قرآن مین فرمائے خدا
کیا ہو پھر بندہ سے ای حق کے پیمبر تعریف

اہل اسلام کو رحمت کا وسیلہ ہی یہی
مرتے دم نکلے محمد کی نہ کیونکر تعریف

راہ سیدھی ہمین بتلائی مسلمان ہین ہم
پھر کرین آپ کی ای شاہ نہ کیونکر تعریف

دہیان گیسو کا دم وصف رہے جب آتش
کیون نہ عالم مین نظر آئے معطر تعریف

یا الٰہی دل رہے مائل شریعت کی طرف
اور عشق مصطفےٰ لیجائے جنت کی طرف

ہو جو ابلیس لعین دشمن تو ہو کچھ غم نہین
ہین حبیب کبریا بھی اپنی امت کی طرف

جب خیال شاہ دین ہر دم رہے دل مین مرے
ہو طبیعت کیون نہ راغب شہ کی مدحت کی طرف

ہین جو منکر جلوۂ حق اونکو بھی آئے نظر
غور سے دیکھین ذرا تو شان حضرت کی طرف

روز و شب رحمت برستی ہی مزار پاک پر
دیکھین کیا خادم وہان ابر رحمت کی طرف

یا الٰہی زندہ جبتک مین رہون خواہش ہی
دل مرا راغب رہے زہد و عبادت کی طرف

ہی یہ آثم کی دعا دم نکلے طیبہ مین مرا
منہ ہو کعبے کی طرف آنکھین ہون تربت کی طرف

ہاتھ پھیلائے ہو نہین اس وجہ داور کی طرف
تا کہ دل راغب رہے ہر دم پیمبر کی طرف

بوے گیسوے نبی سے ہی معطر مغز جان
کیا ہو پھر میری توجہ مشک و عنبر کی طرف

بعد عشق مصطفےٰ پھر انکے جانب دل پھرے
یعنی بوبکر و عمر عثمان و حیدر کی طرف

مصطفےٰ کا دیکھیے روضہ نظر کس روز آئے
دیکھتا ہون یا اخی ہر دم مقدر کی طرف

کسکی الفت سے جگر مین چاک ہی ای مومنو
غور سے دیکھو تو داغ ماہ انور کی طرف

جسکو ہو عشق آپکے روی عرق آلود سے
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھے وہ گل تر کی طرف

رات بھر رہتی ہی چشم دل سوے زلف نبی
اور دن بھر رہتی ہی روے منور کی طرف

یاد آئیگی در دندان شہ کی جب چمک
جب ہوئے روح الامین گہوارہ جنبان تو کھلا

پھر نہ آنکھ اوٹھے گی اپنی آب گوہر کی طرف
تھی ملائک کی نظر بھی آل اطہر کی طرف

آستان شہ پہ یارب اب تو پہنچا دے مجھے
دل لگا رہتا ہی آثم کا اسی در کی طرف

آثم نکیون اوٹھاؤن مین مدح و ثنا کا لطف
مجبر خدا کے فضل سے ہی مصطفی کا لطف

حق نے دئے رسولون کو رتبے جدا جدا
پر تھا نبی پاک مین کل انبیا کا لطف

امت کو بخشوائینگے محشر مین جب حضور
تب ہوگا ہر بشر پہ عیان مصطفی کا لطف

پڑھ دی جو وصف رخ کی جگہ والضحی کبھی
حاصل زیادہ اور ہوا والضحی کا لطف

کرتا ہون ہر گھڑی مین محمد کا ذکر نیک
ہردم زبان اوٹھاتی ہی صل علے کا لطف

یارب نصیب شربت دیدار ہو کہین
صحت نہو مریض کو تو کیا دوا کا لطف

دیگا مجھے نجات خدا ہر عذاب سے
مرکر کھلے گا الفت آل عبا کا لطف

یارب گنہ معاف ہون جنت نصیب ہو
روز جزا اوٹھائین ہم اپنی دعا کا لطف

کرتے تھے حسن رو کی زیارت تو اہل چشم
اندھون کو تھا رسول کی آواز پا کا لطف

لب پر فغان تھی پہلے اب آثم سکوت ہی
وہ ابتدا کا لطف تھا یہ انتہا کا لطف

## ردیف قاف

بخشش کا ہی وسیلہ مجھے مصطفیٰ کا عشق
لیجائیگا بہشت مین آل عبا کا عشق

جز اسکے اور کوئی تمنا نہین مری
دلمین رہے مدام حبیب خدا کا عشق

اس وجہ وصف چہرۂ انور کا ہی خیال
دلمین بھرا ہوا ہی مرے والضحیٰ کا عشق

منظور اپنا جلوہ دکھانا خدا کو تھا
ہرگز نہ تھا رسول کو سیر سما کا عشق

شیطان کا سحر مجھ پہ چلیگا نہ اب ذرا
میرے گلے کا ہار ہوا کبریا کا عشق

سایہ لواے حمد کا ملجائے ہمکو کاش
ہم وہ نہین جو ہمکو ہو ظل ہما کا عشق

الفت حبیب حق کی ہی کافی مرے لیے
پھر کسلیے رکھون مین بھلا انبیا کا عشق

آثم زبان پہ نام محمد ہی ہر گھڑی
کیونکر نہ میرے دلمین ہو صل علیٰ کا عشق

بدعت سے کیا غرض ہی شریعت سے مجکو عشق
اللہ و مصطفیٰ کی ہی طاعت سے مجکو عشق

رکھتے ہین سب جہان کے شاعر مجھے عزیز
جب سے ہوا حضور کی مدحت سے مجکو عشق

گرچہ کیے گناہ مگر ہی امید عفو
بندہ ہون مین خدا کا ہی جنت سے مجکو عشق

قرآن مین ہی ذکر محمد بھرا ہوا
خالق کے بعد کیون نہو حضرت سے مجکو عشق

کرتا ہون یہ دعا کہ مجھے دیدار ہو نصیب
بے انتہا ہی آپکی صورت سے مجکو عشق

مین امت رسول ہون پابند شرع ہون
بندہ خدا کا ہون ہی عبادت سے مجکو عشق

مین وہ گدا ہون بڑھکے ہی شاہون سے فقر
طالب نہ جاہ کا ہون نہ ثروت سے مجکو عشق

آثم قدیم سے ہون مین خادم رسول کا
پھر کسطرح نہ اونکی ہو مدحت سے مجکو عشق

حق سے ہی عشق اور ہی خیر الورا سے عشق
پھر اسکے بعد مجکو ہی آل عبا سے عشق

واللیل جسکی شان مین نازل کرے خدا
پھر رکھے کیون نہ ہر کوئی زلف دوتا سے عشق

یا درخ جناب مین یہ حال ہی مرا
والشمس سے ولا ہی تو ہی والضحی سے عشق

جتنے نبی ہین قائل شان حضور ہیں
ہی کل ملائکہ کو رسول خدا سے عشق

اللہ بھیجتا ہی نبی پر صلوۃ خود
یہ وجہ ہی جو مجکو ہی صل علے سے عشق

محمود کو ایاز کی الفت سے فخر تھا
کیون مین کرون نہ فخر کہ ہی مصطفے سے عشق

کیونکر نہ شکر خالق اکبر کرون ادا
مثل اویس مجکو ہی خیر الورا سے عشق

انجام ہو بخیر نہ آثم کا کسطرح
آغاز ہی سے ہی اوسی شاہ ہدا سے عشق

## ردیف کاف

غم ہجران سے گھل گیا تن تک
پر نہ پونہچا نبی کے مدفن تک

حیف یہ ہی کبھی مدینے کی
خاک آئی نہ اوڑکے دامن تک

طاق ابروے پہ شہ کے عاشق ہون — ہون ادب سے جھکائے گردن تک
تیز ہی وہ تجلی حضرت — جل گیا جس سے مہ کا خرمن تک
گل مضمون ہی اک عجب ہی ہوا — جس سے ہی شرمسار گلشن تک
رنگ لائی ہوای حب نبی — در دل پر رہی نہ چلمن تک

مفلسی ہی کمال ای آتش
پونہچون کیونکر مزار روشن تک

خواب مین دیکھیے جلوہ وہ دکھائین کبتک — زلف سرور کی میسر ہون بلائین کبتک
ہو نگاہ کرم و لطف و عطا اب مجہپر — نفس کی شاہ اوٹھاؤن مین جفائین کبتک
یاوری بخت کی کبتک ہو یہی فکر مجھے — دیکھیے وہ مجھے طیبہ مین بلائین کبتک
ہو ہدایت کہ کرین توبہ اوٹھین دنیا سے — بار عصیان کا ہم ای شاہ اوٹھائین کبتک
ہی پریشان دماغ اور ہی حالت ابتر — دیکھیے خواب مین وہ زلف سنگھائین کبتک
اب تو لبد دکھا دیجیے ہمکو جلوہ — ہم دعا کے لیے ہونٹونکو ہلائین کبتک
موت آجائے مدینے جو نہین جانے دیتے — صدمے اس درد جدائی کے اوٹھائین کبتک
جتنے پیاسے ہین وہ سب چاہ کرینگے اسکی — پانی کوثر کا ہمین شاہ پلائین کبتک
جلد داخل ہو مدینے مین تڑپ کر ای دل — مثل آتش کے یہ ہم صدمے اوٹھائین کبتک

کیا ہی ضبط مین نے اب یہان تک
کہ آتی بھی نہین لب پر فغان تک

الٰہی مین کرون نالے کہان تک
نہین جاتے نہین جاتے وہان تک

نکالون چیر کر پہلو مین اپنا
رکھون یہ داغ دل پنہان کہان تک

سمجھتی ہی رسول حق کو برحق
خدا کی خلق ہی پیدا جہان تک

لکھون کیا حمد حق نعتِ محمد
یہان ہی لال بلبل کی زبان تک

نکیون ہم جان دین محبوب حق پہ
فدا ہین اونکے اوپر عرشیان تک

نہ حق نعتِ محمد کا ادا ہو
ثنا خوان ہو اگر سارا جہان تک

تمھاری آبرو کیونکر ہو اسکو
کرو افشا جو تم راز نہان تک

بیانِ رتبہ کیا ہو اونکا ہمسے
جو دم مین آئے جا کر لامکان تک

خدا کے واسطے فریاد اب رحم
کوئی دم مین مری جاتی ہی جان تک

حقیقت کیا ہی ای آثم ہماری
ہی خادم شاہ کی حور جنان تک

## ردیف کاف فارسی

کسطرح پائے کوئی گل احمد کے تن کا رنگ
اوڑتا ہی اوسکو دیکھکے ہر دم چمن کا رنگ

پیش حضور مدح سرائی کرینگے ہم
محشر مین رنگ لائیگا اپنے سخن کا رنگ

اوسکو بہار خلد کسیطرح خوش نہ آئے
جو چشم دلسے دیکھلے طیبہ کے بن کا رنگ

تعریف زلف شاہ کی مین کسطرح کرون
پھیکا ہی اوسکے سامنے مشک ختن کا رنگ

بے آب ہی گہر در دندان کے سامنے
اوڑتا ہی لب کے آگے عقیق یمن کا رنگ

محبوب حق کا کون سوا آپکے ہوا
عالم سے کیون جدا نہو شاہ زمن کا رنگ

پاتا ہون مین سفر مین مدینے کے انبساط
آتا نہین ہی یاد ذرا بھی وطن کا رنگ

یاد رخ حضور مین مردا ہوا ہون تیز
کیونکر نہو کفن مین گل یاسمن کا رنگ

آتش کی آرزو ہی شب و روز از خدا
جمنے کبھی نہ پائے یہان انجمن کا رنگ

## ردیف لام

جا نہین مقبول ہی دعائے دل
جب مدینے مین گھر بنائے دل

ہجر نے آپکے کیا ہی نزار
شربت دید ہی دوائے دل

گل رخ پر حضور کے ہو نثار
آج کل ہی یہی ہوائے دل

نذر ہم کرچکے خدا کا ہی شکر
اور کیا پاس تھا سوائے دل

پونہچے پھرتا ہوا مدینے مین
بخت خوابیدہ کو جگائے دل

التجا ہی یہی خدا سے مری
جز نبی اور پر نہ آئے دل

صورت مہر ہو نہ کیون روشن
خاک طیبہ اگر لگائے دل

وحشت گرد ہی ابھی تو ہی آتش
دیکھین آگے کو کیا دکھائے دل

ہجر نبی سے زار ہی ہو کچھ دوملے دل
ہر دم یہی ہو ای مرے خالق دعاے دل

حضرت نہ لین خبر تو کرے کیا مدد کوئی
کس سے کہون خدا کے سوا ماجراے دل

روضے پہ شہ کے جا کے کرون کیا نثار مین
موجود میرے پاس نہین کچھ سواے دل

اس دہر مین تو چین یہ پانے کا اب نہین
دنیا نئی اک اور ہو یارب براے دل

عاشق کیا رسول کا امت مین بھی کیا
دونون جہان کا لطف نہ کیونکر اوٹھاے دل

یہ بات ہی جو نعت مین کہتا ہون بار بار
آرام روز حشر ہی کچھ تو یہ پاے دل

یارب یہ التجا ہی کہ صدقے مین شاہ کے
عصیان کا نقش لوح بدن سے مٹاے دل

ہم مثل زلف شہ کے سمجھتا جو مشک کو
ثابت نہوتی کسلیے ہمپر خطاے دل

یارب یہی ہی ایک مری تجھسے آرزو
جز مصطفے کے اور کسی پر نہ آے دل

بوے گل مزار وہین لائیگی صبا
بند ہو جائیگی جو دہر مین آتش ہواے دل

ہی یہ ارمان کہ ہر دم رہون قربان رسول
مانتا صورت مصحف رہون فرمان رسول

ایک مین کیا کہ ہدایت کی نبی نے کل کو
سارے مخلوق کی گردن پہ ہی احسان رسول

مین وہ بلبل ہون کہ کوچے مین مدینے کے پھرون
شومی بخت سے پاؤن جو نہ بستان رسول

مہ و خورشید بھی ہون صورت پروانہ نثار
دیکھ پائین جو ذرا شمع شبستان رسول

کونسا دن ہے الٰہی کہ مدینے پونہچون — مین گنہگار بھی جاکر ہون مہمان رسول

عشق صادق ہی اگر تیرا تو کر وہ تدبیر — نام پر دل ہو فدا جان ہو قربان رسول

روز و شب حق سے یہی اپنی دعا ہی آتش

حشر کے روز بھی ہو ہاتھ مین داماں رسول

الٰہی میرے دلمین ہی ولاے احمد مرسل — کسی صورت دکھاوے جلد جلوے احمد مرسل

کلام اللہ مین اسطرح فرمایا ہی خالق نے — کہ عالم کل ہوا پیدا براے احمد مرسل

ہوا بالا تو کیا لیکن کہین ہی پست ترسے زمین — فزون ہی عرش اعلی سے بھی جاے احمد مرسل

شب معراج اکدم مین زمین سے آسمان پونہچے — ملا یہ مرتبہ کس کو سواے احمد مرسل

لگاؤن کیون نہ آنکھونمین کہ ہر دم نور برساہی — بجاے توتیا ہی خاک پاے احمد مرسل

شریعت کے ہین تابع پیروی اونکی مناسب ہی — ہین سارے باعمل عالم بجاے احمد مرسل

خدا و مصطفے مین راز کی باتین ہزارون تھین — کسی پر کیا ہوا افشا ماجراے احمد مرسل

مبارکباد کا غل تھا فرشتونمین بہم ہر سو — زہے قسمت خدا کا شکر آئے احمد مرسل

نہین ہی شرق سے تا غرب خالی کوئی جلوے سے — مثال مہر پھیلی ہی ضیاے احمد مرسل

تو آتش صدق دل سے کہ محبت آل اطہر کی — بھری ہی جو سرے دلمین ولاے احمد مرسل

## ردیف میم

رہا کرتا ہی اب ہر دم خیال سرور عالم — الٰہی جلد دکھلا دے جمال سرور عالم

کیے سدہا بنی عالم ہین یون تو خلق خالق نے — کیا پیدا نہ کوئی بھی مثال سرور عالم

کہان پونہچے شب معراج کیا کیا آبرو پائی — ذرا تو غور سے دیکھو کمال سرور عالم

مری امت بہت عاصی ہی اسکو بخشدے یا رب — خدا سے تھا یہی ہر دم سوال سرور عالم

ہوے روح الامین گہوارہ جنبان کسکے اے آثم — شرف رکھتی ہی نبیون پر بھی آل سرور عالم

پہلے ہی داور بعد ہین سرور صلی اللہ علیہ وسلم — حق سے ہین کمتر سب سے ہین بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ کرم خسرو اعظم نور مجسم فخر دو عالم — حامی ہمدم شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

غم جہان ہی فخر زمان ہی صاحب شان ہی تاج شہان ہی — کل کی جان ہی میرا پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

چرخ سے بالا عرش سے اعلیٰ کعبۂ دنیا قبلۂ عقبیٰ — مالک فردا دین کا رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

ماہ شریعت مہر طریقت نور حقیقت ابر رحمت — حامی امت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے سوا ہو فضل و عطا ہو ماہ دہو نور خدا ہو — دل کی جلا ہو سبکے ہو افسر صلی اللہ علیہ وسلم

گیسوئے اطہر سنبل خوشتر موی معنبر غیرت عنبر — مشک سے بڑھکر عود سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم

بیت ہلالی نظم جمالی نعت کمالی نقص سے خالی — مدحت عالی سب کی زبان پر صلی اللہ علیہ وسلم

لولو لالا گوہر والا ماہ تجلی مہر مجلّی — آپ کا رتبہ سب سے ہی بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

دل سے تو آثم شہ کا ثنا ہی دم تجکو ہی لازم کسب مکارم
اسکو تو دائم دل سے پڑھا کر صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھوں یا رب روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دلمین بسی ہی بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باغ جنان مین سنبل ریحان اور گل تر کو دیتے ہین خجلت
گیسوئے احمد روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عنبر سارا اوس سے خجل ہی مشک کا دل بھی خون ہوا ہی
کیا ہین معطر موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جود و عطا مین خُلق و کرم مین مثل نہین ہی شاہ کا کوئی
بھاتی ہی رب کو خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم بصیرت اہو ہماری ہم تو بنا مین سرمہ بینش
پائین جو خاکِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے ہین تعظیم اوسکی ملائک ہتے وہان سب ادنے سے
کعبہ ہی اونکو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نور خدا سے آنکھین روشن ہمنے نہ دیکھین اوسکی کا ہے
جسنے نہ دیکھا سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر مین کیا دکھلائیگا گرمیِ قیامت اس آثم کو
ہون مین فدا روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شہنشاہ اعظم علیک السلام
جناب مکرم علیک السلام

ہین ناچیز کیا وصف تیرا کرون
ہی تو فخر آدم علیک السلام

شرف تجسے حاصل ہی کونین کو
شہنشاہ عالم علیک السلام

لبون پر ہو جب دم مرا یا رسول
زبان پر ہو ہر دم علیک السلام

در فیض پر آپ کے ای رسول — رہے سر مرا خم علیک السلام

تمنا ہے آثم یہ ہی آپ پر
ہو قربان ہر دم علیک السلام

داغ الفت سے ہی پر نور مرا تن ہر دم — پاس رہتا ہی مرے ماہ کا خرمن ہر دم
وصف رخسار محمد کا مین لکھتا ہی ہون — میرا دیوان بھی رضوان کا ہو گلشن ہر دم
ہر گھڑی یاد ہی مژگان محمد مجکو — یہ چبھتی رہتی ہی مرے دل مین سوزن ہر دم
نفس امارہ کی شر سے تو بچانا یارب — میری آغوش مین رہتا ہی یہ دشمن ہر دم
یہ تمنا ہی وسیلہ نہ کوئی اور ملے — ہاتھ مین میرے رہے آپکا دامن ہر دم
بعد مرنے کے بھی جائے نہ خیال شہ دین — رہے آباد الٰہی مرا مدفن ہر دم
بلبل زار گل روے محمد ہون مین — کیون نہ تازہ ہو مری شاخ نشیمن ہر دم
نام لے لے کے محمد کا جیا کرتا ہون — خم اوسی در پہ رہا کرتی ہی گردن ہر دم
خوف تاریکی مرقد کا ہو آثم مجھے کیا — مثل مہتاب مرے داغ ہین روشن ہر دم

## ردیف نون

دل حضور مین الفت سے اہ کرتے ہین — اگرچہ یون تو ہم اکثر گناہ کرتے ہین
ہمارا حال فرشتون کو خوب ہی معلوم — ہم اپنے درد کا انکو گواہ کرتے ہین

ثنائے شاہ سر بزم جب مین کرتا ہون
جو ذی شعور ہین وہ واہ واہ کرتے ہین

ذرا وہ نقش کف پائے شاہ تو دیکھین
ضیا پہ ناز عبث مہر و ماہ کرتے ہین

خیال چہرۂ رنگین جو دل مین آتا ہی
تو اوسپہ غنچہ کا سب اشتباہ کرتے ہین

ازل سے ہو نہین فدا شہ پہ لوگ کیون پس مرگ
جواب لکھکے کفن کو سیاہ کرتے ہین

کہین حضور بھی ارشاد یہ کرین آثم
کہ ملک نعت کا ہم تجکو شاہ کرتے ہین

الفت ہمارے شہ فضل خدا سے کم نہین
اپنا آب اشک کچھ آب بقا سے کم نہین

کس نبی کی شان مین لولاک نازل ہی بھلا
کون وہ ہی جو جناب مصطفیٰ سے کم نہین

پیستی ہی نقطۂ دل کو میرے دانے کی مثل
میری قسمت کی یہ گردش آسیا سے کم نہین

کیون پہونچتے ہی مدینے مین نہ مستغنی ہون ہم
خاک طیبہ کی ہمین کچھ کیمیا سے کم نہین

زلف کا سودا ہی جتنا اوسقدر ہی حب رخ
آیۂ واللیل ہمکو والضحیٰ سے کم نہین

دلمین رہتی ہی مرے ہر دم تمنا حضور
لو ہولے دل بھی جنت کی ہوا سے کم نہین

لیکے جاتے ہین ملائک اوسکو بھی حضرت کے پاس
شعر نعت مصطفےٰ صل علیٰ سے کم نہین

کی عنایت کی نظر جسپر ملا سب کچھ اوسے
مہربانی شہ کی کچھ لطف خدا سے کم نہین

مثل نقش پائے شہ ہی مہر اس سے ہی خجل
داغ الفت بھی ہمارا نقش پا سے کم نہین

کیجیے وہ کام آثم جس مین راضی ہون نبی
بالیقین شہ کی رضا حق کی رضا سے کم نہین

محشر مین الٰہی مین گنہگار نہ اٹھون
گٹھری لیے عصیان کی گرانبار نہ اٹھون

محشر مین گناہون سے نہو مجھپہ تباہی
صدقے سے نبی کے مین نگونسار نہ اٹھون

ہو مجھپہ ترا فضل و کرم ای مرے خالق
رحمت کا رہے جوش خطاوار نہ اٹھون

پرسش کے لیے حشر مین جب میری طلب ہو
ای خالق اکبر مین سیہ کار نہ اٹھون

آثم ہون قیامت کا نہ کچھ غم ہو الٰہی
صدقے سے محمد کے دل افگار نہ اٹھون

ہر وقت جب تصور لاتقنطو کرین
بخشش کی روز حشر نکیون آرزو کرین

پہلے ہی لازم آب گہر سے وضو کرین
پھر مصطفیٰ کی مدحت دندان ذکر کرین

اوصاف لکھ کے سرور عالم کی زلف کے
یہ کاغذ و دوات و قلم مشکبو کرین

نعت محمدی کا رہے شغل ہر گھڑی
اسکے سوا نہ اور کوئی گفتگو کرین

زوار ہر طرف کے مدینے کو جاتے ہین
حسرت سے ہم نگاہ نہ کیون چارسو کرین

مشہور ہون جہان مین واصف نبی کا مین
کیونکر نہ اہل فہم مری آبرو کرین

آثم جو حق نعت ہی ہمسے ادا نہو
برسون اگرچہ فکر کرین جستجو کرین

خفت ہو روز حشر ہمارے گناہ مین
یارب ہو یہ قبول دعا بارگاہ مین

یارب وہ دن بھی آئے کہ پہونچین مدینے مین
مدت سے بس لگا ہی ہماری نگاہ مین

ہر عضو مین ہو آب دُرِ آبرو بھرا
یارب کوئی نہ عیب اس رو سیاہ مین

دنیا و آخرت مین رہے اونکی آبرو
جو جان نثار ہو گئے خالق کی راہ مین

ذات رسول پر ہی عدالت کا خاتمہ
یہ منصفی کہان ہو کسی بادشاہ مین

کیا پیش شاہ رتبہ سلیمان کا مور
حضرت بڑھے ہوئے تھے کہین اونسے جاہ مین

تھا مست مین تو بادۂ الفت سے ای حضور
آیا گٹھا کا لطف مجھے دود آہ مین

طیبہ تمام آپ کے دم سے نہال تھا
پھولون سے بھی زیادہ تھی خوشبو گیاہ مین

یہ آرزو ہی عمر دو روزہ کسیطرح
یارب بسر ہو عشق رسالت پناہ مین

آتش کا ہوگا یہ حسنِ عمل گران
ہوگا اثر یہ اشہد ان لا الٰہ مین

ہی التجا یہ درگہ رب غفور مین
ہو کچھ نہ دیر اب مرے عفو قصور مین

مین نقش پاے شاہ سے کیونکر مثال دون
یہ ماہ و مہر اتنے کہان ہین نور مین

روشن نہوگا صاحب نخوت کا نام تک
ٹھیریگا کب چراغ ہوا غرور مین

سنگ و شجر کا قول تھا برحق ہین مصطفے
شک تھا حجر شجر کو نہ شہ کے ظہور مین

کس سے بھلا مثال رخ پاک کو مین دون
غلمان مین ہی یہ نور نہ یہ حسن حور مین
پونہچون مدینے تک تو نکالون مین ایک ایک
ارمان سیکڑون ہین دل ناصبور مین

آتش کی آرزو ہی کہ ہو جائے حکم خاص
حاضر رہے مدام یہ خادم حضور مین

کرتا ہون ہر گھڑی یہ دعا اضطراب مین
پونہچا الٰہی جلد نبی کی جناب مین
ایمان کے ساتھ عمر کٹے میری ای خدا
دم نکلے میرا یا در رسالت مآب مین
ضد کی جو کافرون نے اشارے سے شق کیا
خط فاصلے کا ایک پڑا ماہتاب مین
کیا تاب ہی کہ بندے سے کچھ ہو سکے صفت
وصف نبی لکھا ہی خدا کی کتاب مین
منکر نکیر کا ہو الٰہی نہ کچھ خطر
ہو جاؤن بند مین نہ سوال جواب مین
پیرو رسول کا ہون مین پابند شرع ہون
کی ہی ہمیشہ کوشش بیحد ثواب مین
محبوب رب عزّ و جل تم ہو یا نبی
افضل نکیون ہو سب سے خدا کی جناب مین
دشمن جو ہین صحابہ کے دشمن نبی کے ہیں
ہین غم مین وہ یہان بھی وہان بھی عذاب مین
بیڑا ہو پار صدقۂ احمد سے ای خدا
کشتی ہماری اب تو ہی گرداب آب مین
دشمن جو تھا نبی کا ابو جہل اسلیے
رکھا مدام اوسکو خدا نے عذاب مین

آتش کہین جو جاتے تھے سردار انبیا
ہوتا تھا پیدا چتر کا عالم سحاب مین

نعت حضرت کی ہم سناتے ہین
صفت لعل و گہر لٹاتے ہین

خواب مین لب نظر جو آتے ہین
پھر تو دل کی لگی بجھاتے ہین

اخترِ بخت اوسکا روشن ہی
جسکو جلوہ نبی دکھلاتے ہین

ہاتھ ہی آپ کے مری عزت
نفس و شیطان مجھے ستاتے ہین

ق

شور کرتے تھے سب ملائک یون
آج افلاک پر وہ آتے ہین

جنکے صدقے مین فرش خاکی پر
قائم اس آسمان کو پاتے ہین

کون بڑھکر ہی آپ سے سرور
آپ اللہ سے ملاتے ہین

ابر مین چاند منہ چھپاتا ہی
داغ فرقت جو ہم دکھاتے ہین

چار یارِ رسول ہین مقبول
راہ نیکی کے وہ بتاتے ہین

گیسوؤن کا نبی کے کیا ہو بیان
سارے عالم کو وہ بساتے ہین

ہم تو جاتے ہین اب مدینے کو
بخت خوابیدہ کو جگاتے ہین

آئے تو دھیان شاہ کا آثم
آنکھین ہم زیر پا بچھاتے ہین

خدا و مصطفی کی یاد سے دل شاد کرتے ہین
ہم اپنا خانۂ برباد یون آباد کرتے ہین

مدد بہر محمد کر ہماری اسگھڑی یارب
گرفتار بلا ہین روز و شب فریاد کرتے ہین

اوسی پہ ہی بھروسا ہین اوسیکے کمترین بندے
وہ ہی چشم محمد دفتر عالم مین ای گردون
سوا لے کلک قدرت کھنیچ سکے تصویر کیا معنی

اوسیکا ذکر کرتے ہین اوسیکو یاد کرتے ہین
فرشتے ہر گھڑی آنکھون پہ جسپر صاد کرتے ہین
یہان پر عجز آ کر مانی و بہزاد کرتے ہین

اوڑے آتم نکیونکر بے پرون فرقت مین احمد کی
قفس سے تن کے مرغ دل کو ہم آزاد کرتے ہین

جو محمد مصطفی کے دین کا قائل نہین
اہل ایمان شرع احمد پر نکیون چلتے رہین
روز محشر آتش دوزخ جلائیگی ضرور
وہ غنی بے مثل ہی محتاج ہی اوسکا ہر اک

سخت کافر ہی وہ اپنے دین مین کامل نہین
حق اگر پوچھو تو پابندی مین کچھ مشکل نہین
کونسا کافر ہی جو تعزیر کے قابل نہین
کونسا بندہ ہی جو اللہ سے سائل نہین

عشق احمد مین رہا کرتے ہین آتم محو ہم
شکر ہی پھرتا کسی جانب ہی اپنا دل نہین

نعت احمد مین نہین جانتے کیا کہتے ہین
کیون برا مانتا ہی اسمین نہین ہی کچھ شک
تو حقیر ایک فقیر اپنے محمد کا ہی
ہون در دولت سردار دو عالم پہ فدا

ق

مرحبا ہم تجھے ای طبع رسا کہتے ہین
لوگ جو تجکو گنہگار خدا کہتے ہین
رنج کیا اسکا اگر تجکو برا کہتے ہین
شکر صد شکر جو سب مجکو گدا کہتے ہین

ماہ و خورشید کو جب دیکھتے ہین ہم گاہے
دونون کو شاہ کا نقش کف پا کہتے ہین

اسلیے مین نے تخلص بھی رکھا ہی آثم
لوگ کہتے ہین گنہگار بجا کہتے ہین

لکھا جب شعر کوئی وصف ابروے پیمبر مین
تو محراب حرم ٹھیری نہ پھر اوسکے برابر مین

مدد کرتا نہ جو جلوہ رخ پر نور حضرت کا
تو پھر ہرگز نہوتی یہ ضیا ماہ منور مین

نظر داغ فراق شاہ مین آتی ہی جو گرمی
کہان تیزی ہی وہ اسی مو منو خورشید خاور مین

منور جسقدر دندان سردار دو عالم تھے
نظر آئی چمک اوتنی نہ ہمکو آب گوہر مین

غلام سید امم ہون مین ترے محبوب کا یارب
اونھین کا واسطہ مجکو خجل کرنا نہ محشر مین

ہزارون ہین گنہ کرتا رہا دنیا مین ای سرور
نہو حرف بدی وان پر مرے اعمال کے دفتر مین

تمنا ہی مدینے مین بلا لو مجکو ای سرور
بھرا رہتا ہی ان روزون یہی سودا مرے سر مین

کرین کیونکر نہ میری آبرو جن و ملک سارے
رہون آثم جو مین ہر دم خیال مدح سرور مین

بھرے ہین گہر لاکھون درج دہن مین
نکلتی ہی ہر اک بات میرے سخن مین

خدا اوسی سے جو ڈرتا رہے گا
نہ لپٹینگے سانپ اوسکے ہرگز کفن مین

سمجھتا ہی ہر ایک ہشیار اونکو
جو دیوانے پھرتے ہین طیبہ کے بن مین

جو بالون مین آتی تھی خوشبو نبی کے
نہ عنبر مین تھی وہ نہ مشک ختن مین

مدینے مین بلوائیے جلد مجھکو
یہان مبتلا ہون مین رنج و محن مین

بلا لو مدینے مین اسکو خدارا
پریشان ہی آتش نہایت وطن مین

محبت مین نبی کے ہم دل و جان خاک کرتے ہین
جدائی مین یہ سودا ہی گریبان چاک کرتے ہین

خدا کے واسطے صورت دکھا دو اپنی رویا مین
ہمیشہ انتظار ای صاحب لولاک کرتے ہین

مین کیا ہون کر سکون جو وصف تیرا ای شہ والا
تری تعظیم سب جن و ملک افلاک کرتے ہین

بہا لائیگی اکدن اپنے جانب کشتئ مقصد
ابھی تو رو کے ہم دامان دل نمناک کرتے ہین

تعجب ہی مدینے کو نہین جاتے ہین کیون آتش
عبث بیٹھے ہوے دلکو یہان غمناک کرتے ہین

لائق نعت نبی مجکو سخن ملتا نہین
جو لگا بھی ہاتھ کوئی تو دہن ملتا نہین

درمیان موے زلف پر شکن ملتا نہین
دل ہوا جیسے گرفتار رسن ملتا نہین

طائر جان قید تن مین ہی مدینے جائے کیا
بلبل محبوس کو ہرگز چمن ملتا نہین

کس سے مین تشبیہ دون عنبر مین خوشبو کہان
گیسوؤن سے نافۂ مشک ختن ملتا نہین

ایک دم رہتے ہین وان آٹھون پہر مین ایک ہم
دیکھنے کو بھی ہمین طیبہ کا بن ملتا نہین

کیا بھلا نور خدا سے حور کو تشبیہ دین
کیونکہ جسم پاک سے اوسکا بدن ملتا نہین

ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہوگی نصیب
کینے سے تجکو کچھ اے چرخ کہن ملتا نہین

ہجر احمد مین پڑا رہتا ہون منہ ڈھانپے ہوے
مین کسی سے بھی گرفتار محن ملتا نہین

یا الٰہی کسطرح دل ٹھیرے صحت ہو حصول
دیکھنے کو بھی شہا سیب ذقن ملتا نہین

آب و رنگ چہرۂ احمد سے کیا تشبیہ دون
رنگ سے حضرت کے رنگ یاسمن ملتا نہین

خوب آنکھوںسے لگاتا چومتا مین بار بار
پر کرون کیا شاہ دین کا پیرہن ملتا نہین

کیا کرون نعت نبی آثم رقم مین صاف صاف
بات جب تک کچھ نہو لطف سخن ملتا نہین

نگاہ شوق سے روضے کو ہم جب دیکھ لیتے ہین
تو چشم دل سے فوراً قدرت رب دیکھ لیتے ہین

فرشتے رہتے ہین رحمت کے اوسکے ساتھ ہر لحظہ
نبی کے عشق مین جسکو وہ مودب دیکھ لیتے ہین

مدینے کو چلے جاتے ہین وہ سوچے نہ سمجھے
بلندی پر مقدر کا جو کوکب دیکھ لیتے ہین

کوئی بدکار و بدطینت رہے کیا بزم عالی مین
محمد ہر بشر کا نیک و بد سب دیکھ لیتے ہین

فرشتے کہتے ہین آمین خدا تک لیکے جاتے ہین
محمد کے اگر ہلتے ہوے لب دیکھ لیتے ہین

جناب ہوش کو دیتے دعا ہین شکر کرتے ہین
ہم آثم اپنا دیوان جب مرتب دیکھ لیتے ہین

عاشق ہون مین شیدا ہون محمد پہ فدا ہون
دیدار کا مشتاق ہون بس مجھکو دکھا دو
اللہ و محمد سے رکھون کام نہ کیونکر
تم عقدہ کشا ہو مجھے فرقت سے چھڑا دو
عاجز ہون گنہگار ہون خاک کف پا ہون
بیمار ہون ناچار ہون مفلس ہون گدا ہون
طاعت کے لیئے ورد ازل مین تو بنا ہون
قیدی ہون گرفتار ہون محبوبین بلا ہون

کل اہل سخن پر مجھے آثم نہو کیون فوق
محبوب خداوند کا مین مدح سرا ہون

جب ثنا سے شہ ابرار سنا دیتے ہین
کھینچ لیتے ہین تصور مین شبیہ حضرت
کب ہی اعجاز مسیحا لب احمد سے فزون
جیسے ہی اوس رخ روشن کا تصور ہمکو
در احمد کی یہ توقیر تو ہی قابل دید
حق یہ ہی شربت دیدار پلا کر بابا
اس عنایت پہ مین حضرت کی ہون سو جان سے نثار
شہ کے بالون کو بھلا مشک سے نسبت کیا دون
مرحبا کی ہمین عشاق صدا دیتے ہین
نقش غم ہم دل محزون سے مٹا دیتے ہین
سیکڑون مردے غلام اونکے جلا دیتے ہین
چاند سورج کو نگاہون سے گرا دیتے ہین
کہ فرشتے بھی یہان سر کو جھکا دیتے ہین
تشنہ کامون کی بھی وہ پیاس بجھا دیتے ہین
بات میری جو بگڑتی ہی بنا دیتے ہین
جب وہ کھلتے ہین تو عالم کو بسا دیتے ہین

نعت کرتا ہی رقم شاہ کی جسدم آثم
یہ صدا آتی ہی ہم تجکو صلا دیتے ہیز

روبا مین جلوۂ رخ پرنور دیدہ ہون
مین بادۂ وصال کی لذت چشیدہ ہون

بیٹھا ہون اعتکاف مین پی ہی نبی کا دھیان
محبوب میرے پاس ہی خلوت گزیدہ ہون

فرقت نے کر دیا ہی مجھے ناتوان بہت
کیا جاؤن مین مدینے کو آفت رسیدہ ہون

جلے ہلال عید مجھے دیکھین کیون نہ سب
بار فراق شاہ سے مین بھی خمیدہ ہون

شکر خدا ہی یہ کہ فدا ہون حضور پر
جز آپ کے ہر ایک سے دامن کشیدہ ہون

جز آپ کے نہین ہی مرا کوئی غمگسار
نوع بشر مین یون تو ہون لیکن جریدہ ہون

فرقت مین ای رسول ہوا ہی یہ میرا حال
سر پر پڑی ہی خاک گریبان دریدہ ہون

فضل خدا سے عرصہ محشر کرونگا طی
میدان نعت شاہ مین آثم دویدہ ہون

مرض عشق محمد کا مزا لیتے ہین
دامن نعت کی ہر وقت ہوا لیتے ہین

ہی قیامت مین شفاعت کا سہارا ہمکو
بار عصیان کا جو ہم سر پہ اوٹھا لیتے ہین

اسکو کہتے ہین بصارت کہ بجائے سرمہ
خاک طیبہ کی ہم آنکھونمین لگا لیتے ہین

پڑھتے ہین وجد مین آکر تو مزہ ملتا ہی
خود ہی ہم نعت کے سننے کا مزا لیتے ہین

کھاتے ہین جو غم شہ پیتے ہین ہر دم آنسو
زندگانی کا وہی لوگ مزا لیتے ہین

جمع کرتے ہین اونھین کے لیے وہ مال اونکا
اغنیا سے جو زر و سیم گدا لیتے ہین

عیب سے کیون نہ مبرا ہو کلام آتش
حضرت ہوش کو وہ کہہ کے سنا لیتے ہین

محبوب سر بسر ہین پیمبر سے کیا کہین | عصیان بہت ہین شافع محشر سے کیا کہین
باغ جنان مین دھوم ہی رخسار شاہ کی | دیکھین جو بلبلین تو گل تر سے کیا کہین
اہی پردہ پوش خلق ہمارا ہے خیال | شافع ہین آپ خالق اکبر سے کیا کہین
ہوتا جو روے شہ کے مقابل تو دیکھتے | حیرت ہی آئینے کو سکندر سے کیا کہین
تارون کے آگے ذکر اگر ہو تو ہون خجل | دندان شہ کے نور کو اختر سے کیا کہین
ہم پر گذر رہا ہی جو واقف ہی اوس سے رب | شاکی ہون کیا فلک کے مقدر سے کیا کہین
مختار ہین وہ شربت دیدار دین نہین | ہم تشنہ لب ہین ساقی کوثر سے کیا کہین
خود ہی جو سنگ دل ہو تو ہادی کی کیا خطا | انسان ہو تو کچھ کہین پتھر سے کیا کہین
صبح شب وصال جو آئے تو ہو ملال | فرقت کی رات صبح کے اختر سے کیا کہین
رتبہ بڑھائین یا نہ بڑھائین بلا سے وہ | شاکی ہون کسکے خالق اکبر سے کیا کہین
ساقی جو چاہے تو ہمین دے بادۂ طہور | محروم جو وہ رکھے تو ساغر سے کیا کہین
چاہین جو آپ تو ابھی تسکین ہو ہمین | ہم دل کا حال خویش و برادر سے کیا کہین
مداح شاہ دین ہین برا بھی ہی اپنا خوب | آتش نہ داد دے تو سخنور سے کیا کہین

چرچے جو نعت گوئی سے حسن بیان کے ہین
سب مدح خوان جہان ہین ہم مدح خوان اسکے ہین

یارب دکھا دے جلد مدینہ کسی طرح
مشتاق ہم ازل سے اسی آستان کے ہین

اشعار میرے سنکے کیونکر کٹین عدو
مشہور کاٹ دہر مین تیغ زبان کے ہین

اک روز ہم بھی دیکھینگے صدقے سے گناہ کے
مشتاق اک زمانے سے باغ جنان کے ہین

معراج مین جو شان محمد نظر پڑی
بولے ملک الٰہی یہ سرور کہان کے ہین

لیجائین ہمکو نار مین یا خلد مین نصیب
آخر یہی تو ساتھ مین عمر رواں کے ہین

بڑھکر محل قدر محمد ہی عرش سے
رتبے بلند ایسے کہان لامکان کے ہین

آثم گناہ کیون کرین دو دن کے واسطے
جائینگے ایکروز وہان ہم جہان کے ہین

## ردیف واو

الٰہی مین جیون جبتک قریب روضہ مسکن ہو
جو موت آئے مدینے کی زمین مین میرا مدفن ہو

تمنا ہے یہ مجھ بلبل کی جو پہنچون مدینے مین
تو شاخ نخل گلزار مدینہ پر نشیمن ہو

مین کشت طبع مین بوتا ہون تخم وصف روضہ کو
سخن میرا عجب کیا جلوہ قدرت کا خرمن ہو

نہو تاریکی مرقد سے صدمہ مجھپہ اک ساعت
الٰہی قبر مین پرتو فگن وہ شمع روشن ہو

مدینے کی صفت مین چپ ہو کیونکر بلبل خامہ
مقابل دشت طیبہ کے جہان مین جب نہ گلشن ہو

خدا سے بخشوا لینگے شفیع المذنبین بیشک
الٰہی روز محشر ہاتھ میرا اونکا دامن ہو

کرون کیا شاعری نعت محمد مین مرا جب ہی
غزل ہو عاشقانہ اور بنیا صاحب فن ہو

رہے جب بیقراری صدمۂ ہجر محمد سے
نہ ہر دم کسطرح آتش زبان پر میرے شیون ہو

آتی ہی مدحت گیسوے دہن مین خوشبو
کیا عجب ہی جو سراسر ہو سخن مین خوشبو

نکہتِ گیسوِ احمد سے کسے نسبت دون
یہ نہ عنبر مین ہی نہ مشک ختن مین خوشبو

آپکے موے معنبر مین جو ہی بو لطیف
ہی وہ سنبل مین نہ گل مین نہ چمن مین خوشبو

جا کے طیبہ مین اگر میری قضا آئیگی
یاسمن کی صفت آئیگی کفن مین خوشبو

ہی فقط یہ اثر نعت نبی ای آتش
گل کے مانند جو آتی ہی سخن مین خوشبو

یا الٰہی افتخار دو جہان کا ساتھ ہو
دن قیامت کے شفیع عاصیان کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر مین ہو یہ ہماری آبرو
شاہ عالم سرور کون و مکان کا ساتھ ہو

سوے محشر قبر سے اوٹھ اوٹھکے جب جا لگین
یا الٰہی چارہ ساز بیکسان کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر کے دن صور جب پھکنے لگے
اہل بیت پاک شاہ انس و جان کا ساتھ ہو

جب لوائے حمد ہو یارب علم میدان میز
ہی دعا پیغمبر آخر زمان کا ساتھ ہو

مثل آتش ہی ہماری بھی یہی ہر دم دعا
حشر کے دن سید پیغمبران کا ساتھ ہو

یارب مرا طیبہ مین کسی طرح گذر ہو　　سنگ درِ حضرت پہ رکھا بندہ کا سر ہو
پونہچادے مدینے مین کسیطرح الٰہی　　جز تیرے کہین کس سے کہ کم دردِ جگر ہو
وصف دُرِ دندانِ محمد ہو جو تحریر　　تا شعر پہ پیدا ہو کہ ہر لفظ گہر ہو
جز ذات الٰہی نہو توصیف محمد　　گو وصف مین بھی حور و ملک جن و بشر ہو
جاتا ہی جو طیبہ کوئی تو ہم ہین یہ کہتے　　وہ کونسا دن ہو کہ ہمارا بھی سفر ہو
کچھ ہو نہ سکے زلف و رخ شاہ کی تعریف　　ہو صبح ہر اک شام ہر اک شام سحر ہو
ہو جاؤن مین محو ہوا محبت مین نبی کے　　دنیا مین کسی چیز کی مجھکو نہ خبر ہو
کونین کی شاہی نہ مجھے ہو جائیگی حاصل　　جب روضۂ شاہ دو سرا پیش نظر ہو

آثم کا بھی دھو جائے سیہ نامۂ اعمال
تم رونے پہ بلہار جو اے دیدۂ تر ہو

مرے اللہ نے بخشی ہی محبت مجکو　　کیون نہ لازم ہو محمد کی اطاعت مجکو
مصحف روے محمد کی ہی الفت مجکو　　فرض کیونکر نہو قرآن کی تلاوت مجکو
ہند سے کعبے کو جاتا ہون دعا ہی یارب　　ہو میسر کہین روضے کی زیارت مجکو
تو جو دوزخ سے بچائیگا تو بچ جاؤنگا　　ہی الٰہی خطر روز قیامت مجکو
یہ دعا ہی کہ رہون زیست مین پیرو شہ کا　　حشر کے روز میسر ہو شفاعت مجکو

| | |
|---|---|
| اغنیا کے نہین کچھ سامنے عزت میری | بخشی ہی رب نے مرے دین کی دولت مجکو |
| سر مرا اور مدینے کی زمین ہو اللہ | شہ کے کوچے مین ہون ہی ہی جنت مجکو |
| مین پس حمد کہا کرتا ہون نعت حضرت | بعد خالق کے محمد سے ہی الفت مجکو |
| مجکو تکلیف نہ دے گرمی خورشید ذرا | دن قیامت کے چھپائے ہے رحمت مجکو |
| مرے ہر شعر پہ سب کیون نہ پڑھین صل علے | حق نے بخشا ہی نیا ذوق طبیعت مجکو |
| غم نہین باغ جہان مین جو نہین ہو نہین نہال | دے رہیگا کبھی پھل نخل محبت مجکو |
| سخت حیران ہون کیا جاونگا توشہ لیکر | حشر مین کثرت عصیان سے ہی دہشت مجکو |
| دم مرا ہند مین نکلیگا کہ طیبہ مین خدا | جانے دکھلائیگی کیا شوے قسمت مجکو |
| شاہ کے در کی گدائی تو عطا کر یا رب | ہو بکھیڑون سے یہان کے تو فراغت مجکو |

مدحت شاہ مین تحریر کرون کیا آثم
نہ زبان کو مری یارا ہی نہ طاقت مجکو

| | |
|---|---|
| گنہگاران امت کا جو سرور ہو تو ایسا ہو | خدا سے بخشوائیگا پیمبر ہو تو ایسا ہو |
| بری معلوم ہو بو گلشن عالم مین ہر گل کی | دماغ جان کسی بو سے معطر ہو تو ایسا ہو |
| بچایا نار دوزخ سے چھڑایا ہر مصیبت سے | کہیگا جو شفیع روز محشر ہو تو ایسا ہو |
| ثنای خط و خال مہوشان سے فائدہ کیا ہی | کرے تعریف حضرت کی سخنور ہو تو ایسا ہو |

پسینا آپکا ٹپکے جہان پر جان دے بلبل
چمن مین دہر کے جسم معطر ہو تو ایسا ہو

خدا سے بخشوا لے جو قیامت مین گنہ سبکے
گروہ امت عاصی کا رہبر ہو تو ایسا ہو

الٰہی یہ تمنا ہو نہ دم بھر سر کبھی سرکے
خمیدہ آستانِ شاہ پر سر ہو تو ایسا ہو

مدینے کی زمین پر حشر تک سوتا رہون بناز
میسر جو پئے آرام بستر ہو تو ایسا ہو

حباب آسا نظر آئے ہر اک کو گنبد گردون
فراق شہ مین گریان دیدۂ تر ہو تو ایسا ہو

مہ و خورشید جسکے واسطے پھرتے رہین ہر سو
جہان مین مومنون سے منور ہو تو ایسا ہو

محمد کا رہے میم مشدد ہر گھڑی لب پر
میسر جو مجھے قند مکرر ہو تو ایسا ہو

مین امت مین بھی ہون شیدا بھی ہون احمد کا آثم
زمانے مین کسیکا جو مقدر ہو تو ایسا ہو

نبی رکھتے نہ اپنے ساتھ کیون اللہ والونکو
لٹاتے تھے وہ حق کی راہ مین جو جانون مالونکو

خدا سے بخشوالینگے سمجھکر اپنا دیوانہ
عزیز آخر کرینگے ہمسے وہ آشفتہ حالونکو

خطا ہی میری سنبل سے اگر تشبیہ دون اونکو
شرف ہی نافۂ تاتار پر حضرت کے بالونکو

مدینے مجکو پونہچا دے گناہونسے بری کردے
خدا مقبول کرلے تو مرے دونون سوالونکو

تصور ابروؤن کا کرتے ہین جو ساتھ چہرے کے
وہ اکثر دیکھتے ہین جلوۂ خور مین ہلالونکو

ذرا ای توسن ہجر محمد رحم کر ہم پر
برنگ سبزہ تو کیون روندتا ہی پامالونکو

نبی کا حسن اک پرتو ہی نور کبریائی کا
بھلا تشبیہ دون کیا اوس سے مین یوسف جمالونکو

زمین پر فرش ہو جائے ابھی تو چشمہ گردون
اگر ہجر محمد مین نہ رو کون اپنے نالونکو

تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو چشم حضرت کا
کرون سجدے نہ مین کیونکر بھیا کر مرک چھالونکو

وہان سے متصل رہجائے جب وہ روضۂ اقدس
خوشی حاصل نکیونکر ہو حرم کے جانے والونکو

کیا پہلے عقیدہ ٹھیک پھر مدحت سرائی کی
کوئی پوچھیگا کیا آثم بھلا میرے کمالونکو

تمھارا وصف کیا شاہا بیان ہو
تمھین سردار عالم بے گمان ہو

تمھین پر خاتمہ بخشش کا جب ہو
نہ کیونکر شان رحمت کی عیان ہو

تمھارے حکم مین عالم ہی سارا
تمھین واللہ شاہ انس و جان ہو

مین کیا ہون کرسکون جو وصف شہ کا
پئے مدح نبی حق کی زبان ہو

جو دم مین طے کرین ساتون فلک کو
مکان اونکا نہ کیونکر لامکان ہو

نظر آئے مجھے رویا مین جلوہ
جو مجپر لطف شہ کا بیکران ہو

در غلطان کا ہو جائے یقین صاف
فراق شہ مین جو آنسو روان ہو

قدم جس جا پڑا ہو شاہ دین کا
مرا مدفن خداوندا وہان ہو

اگر جلوہ نظر آجائے شہ کا
تو زندہ ایک دم مین نیم جان ہو

گنا ہونسے ہون نادم مثل آثم
خطائین بخش یا رب مہربان ہو

یاد دندان مین ذرا چشم کو تر ہونے دو
آنسوؤن کو مرے اب رشک گہر ہونے دو

اک نہ اک روز مدینے مین بلائینگے حضور
آہ و نالے کا ذرا میرے اثر ہونے دو

خلد ملنے کا وسیلہ مرے ہاتھ آئیگا
عشق احمد کا مرے دل مین تو گھر ہونے دو

مومنو گردش قسمت سے رہا مین پھرتا
اب مرا جانب طیبہ بھی سفر ہونے دو

عشق احمد مین جو گھر چھوڑون تو منع نہ کرو تم
مومنو نفع ہو یا اسمین ضرر ہونے دو

ہونے دو عشق محمد مین مری جان فدا
حاصل ابلیس پر اب فتح و ظفر ہونے دو

گو پریشان ہے وہ فرقت مین مگر کچھ نہین غم
حالِ آثم کی ذرا شہ کو خبر ہونے دو

شرمندہ نقش پا نے کیا ماہتاب کو
بے نور روئے شہ نے کیا آفتاب کو

شیدائے مصطفے ہون مرا شغل نعت ہے
کچھ جانتا نہین مین عذاب و ثواب کو

رونے سے سنگ آگے دعا مانگتا ہون یہ
اب دیکھون خواب مین بھی نہ چشم پر آب کو

اس مے کا بعد مرگ بھی باقی رہے خمار
زاہد سے بھی کہو کہ پیئے اس شراب کو

لوٹے مزے وہ خلد مین جا کر نہ کس طرح
عشق نبی مین کھوئے جو اپنے شباب کو

اللہ رہی شان شاہ تو جا مین خدا کے پاس
تاب آگے بڑھنے کی نہ رہے ہمرکاب کو

تا مرگ جسم اوسکا معطر ہو جو سے ملے
نسبت نہین پسینے سے کچھ بھی گلاب کو

بہ جائے پانی ہو کے یقین ہی وہ کان سے
پارہ بھی دیکھلے جو مرے اضطراب کو

عاشق رسول حق کے نکیرین ہم تو ہین
کچھ بھی نہین سمجھتے سوال و جواب کو

آثم کی آرزو ہی یہ ای رشک ماہ و مہر
دکھلائیے کبھی تو رخ بے نقاب کو

کیا کرتا ہون اکثر یادشہ کے روئے رخشانکو
شرف کیونکر نہو خورشید پر اس داغ پنہانکو

سنے ہے صبح و مسا نعت نبی کا مشغلہ یارب
نہ دے تو دخل میرے دلمین ہرگز نفس و شیطانکو

تمھارا نقش پا ای شاہ خوبان وہ منور ہی
کہ دیتا ہی خجالت بدر اور خورشید تابانکو

مجھے ہی کنج تنہائی پسند ای آسمان ہر دم
کرونگا کیا مین لیکر دہر مین اس قصر و ایوانکو

نرے ہے قسمت سمجھتا ہون او معبود مین اپنا
کیا ہی خلق جسنے حور و غلمان جن و انسانکو

گہر ہی ایک آنسو دانت ہین انار دان کے کیسے
بھلا تشبیہ دون کس سے حبیب حق کے دندانکو

بھلاتا ہون نہ خط و خال سبزہ کو کبھی وہ لیے
رکھا کرتا ہون ہر دم یاد مین مضمون قرآنکو

ہدایت کی دیا اونے راہ راست بتلائی
قیامت تک نہ ہم بھولینگے شہ کے لطف و احسانکو

کہان یہ منہ کہ جو رو سے محمد کے مقابل ہو
کف پا نہ جب نسبت ہو اس مہر درخشانکو

بہار روز افزون کہتی ہی بڑھ بڑھکے مجھے
کوئی نسبت نہین کوئی نبی سے باغ رضوانکو

دعاے آتش دل خستہ ہی ہر دم یہی یاز
طفیل پنجتن مقبول کر تو میرے دیوانکو

مجھے سونگھادے تو اوس گلعذار کی خوشبو
صبا بدن مین ہی جسکے بہار کی خوشبو

مدینے جاؤن نہ کیونکر کہ ہند ہی ویران
خوش آئے کیا مجھے اوجڑے دیار کی خوشبو

جہانمین موسم گل ہی کبھی خزان کا ہے
مدینے مین ہی ہمیشہ بہار کی خوشبو

ثناے گیسوے سرور بھلا کرون کیونکر
خجل ہی اوس سے تو مشک تتار کی خوشبو

لکھا جو وصف گل روے مصطفے مین نے
تو آئی میرے سخن مین بہار کی خوشبو

گلے کا ہار جو گریہ ہو عشق احمد مین
تو آئے کیون نہین خوش گل کے ہار کی خوشبو

حبیب حق کو جو چاہے خدا اوسے چاہے
پسند حق ہو دل اعذار کی خوشبو

کھلی تھی نرگس شہلا کی آنکھ اے رضوان
جہانمین پھیلی تھی یہ انتظار کی خوشبو

مقابلہ کرے کیا طیب طیبہ سے جنت
وہان ہی پھیلی رداے مزار کی خوشبو

گلے کا ہار رہی عصیان دعا ہی آتش کی
سونگھانا تو نہ خدا ایسے ہار کی خوشبو

سر جھکائے ہی دم مدحت قلم تسلیم کو
حرف کل مثل الف استادہ ہین تعظیم کو

چشمۂ لبہای احمد کا رہا ہون مدح خوان
حشر کے دن پاؤنگا مین کوثر و تسنیم کو

راستہ ہمکو شریعت کا بتایا شاہ نے
خضر بھی آئے نہ پاس امی مومنو تعلیم کو

سر جھکایا راہ حق مین عید قربان ہوگئی
کیون خوشی حاصل نہو فرزند ابراہیم کو

ہی امید عفو بھی اوتنی ہی جتنا خوف ہی
تول لے جو چاہے میزان مین امید و بیم کو

کوچۂ شہ کے گدا کو ہی یہ استغنا حصول
لے نہ ہرگز مفت بھی خواہش سے ہفت اقلیم کو

سوچتا ہون مین یہی دونو کی الفت مین مدام
یاد احمد کو کرون یا احمد بے میم کو

جلوۂ روی نبی دیکھے جو آثم خواب مین
چونکتے ہی پھر نکیون استادہ ہو تعظیم کو

## ردیف ہای ہوز

رہون ہر دم جو مین مداح گیسوی رسول اللہ
نہ کیون اشعار سے پیدا ہو خوشبوی رسول اللہ

معطر ہو دماغ جان حیات تازہ حاصل ہو
اگر مین خواب مین بھی سونگھ لون بوی رسول اللہ

فراق شاہ مین ہون جان بلب امید ہی یا رب
کہ ہوجائے مجھے پہلے سفر سوی رسول اللہ

قسم حوران جنت اوسکے چہرے کی نکیون کھائین
نظر آجائے جسکو دہر مین روی رسول اللہ

کہان مشک ختن اور عنبر سارا مین خوشبو ہو
جو خوشبو رکھتے ہین عالم مین گیسوی رسول اللہ

ہلال عید قربان صاف وہ حق مین ہمارے ہو
دکھائی دے کسی صورت جو ابروی رسول اللہ

بجا لاؤن نہ کیونکر حکم مین خلاق اکبر کا
میسر ہو جو مدفن کو سر کوی رسول اللہ

وہ ہین بے مثل آتش وصف بھی بے مثل اونکے ہین
کسیکا خلق کب ہو ہمسر خوئے رسول اللہ

| | |
|---|---|
| مدت سے مرے دلمین ہی ارمان مدینہ | اللہ دکھا دے کہین بستان مدینہ |
| اس رتبے کو پہنچے نہ کبھی عرش معلی | اللہ رے اوج و شرف و شان مدینہ |
| یہ رنگ کہان اور کہان ایسی بہارین | جنت سے زیادہ ہی گلستان مدینہ |
| وہ دن بھی خدا لائے کہ وحشت ہو زیادہ | پاؤن ہون مرے اور بیابان مدینہ |
| کیون کرتے نہ سب شاہ غلامی محمد | مختار تھے کونین کے سلطان مدینہ |
| ہر وقت طواف در اقدس ہون کرتا | ہوتا رہون ای چرخ مین قربان مدینہ |

مقبول مرے شعر نہ کسطرح ہون آتش
رہتا ہون مین دن رات ثناخوان مدینہ

| | |
|---|---|
| کیا کرون مین ثنا رسول اللہ | ہو تمھین مصطفے رسول اللہ |
| حق کی درگاہ مین شفاعت کی | مرحبا مرحبا رسول اللہ |
| اولیا انبیا جہان تک ہین | اونکے ہین پیشوا رسول اللہ |
| ہی تمنا پڑھون ہمیشہ درود | تیرے روضے پہ جا رسول اللہ |
| اوسکو اللہ نے عزیز کیا | جسکے لب پر رہا رسول اللہ |

نہوں شرمندہ جاؤنگا مین جسدم / روبرو سے خدا رسول اللہ

نہو فرق آپکی اطاعت مین / حق سے ہی یہ دعا رسول اللہ

مدح خوان آپکے رہے ہر دم / جتنے تھے انبیا رسول اللہ

شاہ تم ہو نگاہِ رحم کرو / مین بھی ہون اک گدا رسول اللہ

خاک پاؤن جو آپکے در کی / ہو مجھے کیمیا رسول اللہ

اہل اسلام سنکے نام نبی / کہین صلِّ علے رسول اللہ

لینگے آثم بجا ثنا خوان کو / ہین حبیب خدا رسول اللہ

ہر دم دعا یہی ہی مری التجا کے ساتھ / محشر کسیطرح ہو رسول خدا کے ساتھ

نکلے کبھی نہ کلمۂ بیجا زبان سے / ای طبع رکھ ادب بھی تو وصف و ثنا کے ساتھ

کعبے سے سوے طیبہ جو ہم جائینگے کبھی / لبیک کہتے جائینگے صل علے کے ساتھ

حق جب بلائے سامنے تو ہی یہ آرزو / آؤن جناب شافع روز جزا کے ساتھ

آنکھین دکھائیگا مجھے خورشید حشر کیا / شمس الضحی کے ساتھ ہون بدر الدجی کے ساتھ

گھر سے براق پر جو محمد ہوے سوار / تھے جبرئیل راہ مین خیر الورا کے ساتھ

آراستہ مکان شب معراج تھے تمام / اللہ کا تھا لطف بہت مصطفی کے ساتھ

اے دل جو چاہتا ہے رضا سندی نبی | تو انس رکھ ضرور تو آل عبا کے ساتھ
یارب وہ دن بھی آئے کہ جاؤں مدینے کو | ہوں زائران قبر حبیب خدا کے ساتھ

آثم گنہگار ہے اللہ بخشدے
درگاہ حق سے آئے اجابت دعا کے ساتھ

ہے آپکی رحمت ہمیں قلزم سے زیادہ | ہے بہر شفاعت نہ کوئی تم سے زیادہ
ذی رتبہ زمانے میں ہوئے گرچہ نبی سب | پر پیش خدا کوئی نہیں تم سے زیادہ
شاہی کا مزا پاؤں جو مسکن ہو مدینہ | ہے خاک وہاں کی مجھے قاقم سے زیادہ
کثرت سے کیے جاؤں نہ کیوں وصف محمد | موجیں مجھے مضمونکی ہیں قلزم سے زیادہ
کیوں آنکھیں بہا دیں نہ گنہ میرے کہ انکا | ہے جوش سمندر کے تلاطم سے زیادہ
افزون ہے گلزار مدینہ کا تصور | دل چاک ہے غنچوں کے تبسم سے زیادہ
جو نان جویں کھاکے کرے شکر وہ ہے خوب | دانا کے لیے جو بھی ہیں گندم سے زیادہ

آثم میں ثناخوان محمد ہوں ازل سے
ہو کسکا بیان میرے تکلم سے زیادہ

عاشق ہوں محمد کا تو شیدائے مدینہ | کسطرح مرے دلمیں نہو جائے مدینہ
یارب مجھے پہنچادے مدینے کی زمین میں | دیکھوں تو کسی طرح تجلائے مدینہ

محروم ہون مین اور چلے جاتے ہین زائر
کیونکر نہ بڑھے دلمین تمنائے مدینہ

پھر تو ذرا اقدس پہ گھسون اپنی جبین کو
اللہ اِن آنکھون نے جو دکھلائے مدینہ

کیا ہند کے باغون کی کرون سیر بھلا مین
گلشن سے سوا مجکو ہی صحرائے مدینہ

کیونکر نہ کرون وصف مین گیسوئے نبی کا
ہی سر مین سمایا ہوا سودائے مدینہ

اوس جائے مقدس مین محمد کا ہی روضہ
فردوس ہو کسطور سے ہمتائے مدینہ

رہتا ہی تصور مجھے حضرت کا شب و روز
پھر مجکو نہ کسطرح سے یاد آئے مدینہ

مشتاق مدینے کا فقط ایک نہین مین
وہ کون ہی جسکو نہین پروائے مدینہ

افلاک سے رحمت ہی شب و روز برستی
دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے مدینہ

آثم تو دل و جان سے ہی قربان نبی پر
کیونکر نہ رکھے دلمین تولائے مدینہ

## ردیف یای تحتانی

دھوم ہی عالم مین شاہا آپ کے اعجاز کی
آپ پر خود کھل گئی جو بات پائی راز کی

جب کرون مدح گل روے نبی کرتی ہی مست
بلبلون کو حسن کیفیت مری آواز کی

سوختہ ہو کر جو نکلی آہ تو ثابت ہوا
اس دیار عشق مین بھی ہی سند غماز کی

سایۂ احمد کو کیون رکھتین چھپا کر دلمین وہ
حورین جو ہوتین نہ بھوکی ناز کے انداز کی

نعت سے مجکو نہو کیونکر جہا مین امتیاز
قدر ہوتی ہی زمانے مین ہر اک ممتاز کی

زور پر مرغ طبیعت نعت کے کہنے سے ہی — کیا عجب سیکھے روش کو بلبل شیراز کی

جلد آتش کو مدینے مین بلالو بہر حق
اب تو حالت ہی بری اس عاشق جانباز کی

یہ تمنا ہی مری ای شہ دین تھوڑیسی — کہ ملے دفن کو طیبہ مین زمین تھوڑیسی
آستان بوس کی خواہش ہی گردون کو مدام — پر نہ اکروز گھسی اوسنے جبین تھوڑیسی
جس روش چاہیے چلے طبع روان پانی — واسطے اوسکے بہت ہی یہ زمین تھوڑیسی
جو مرون طیبہ مین جاکر تو کہین یہ خادم — اسکو دیجائے زمین اتنی تو نہین تھوڑیسی
کیون نہ مسرور رہین الفت شہ سے ہردم — بادہ عشق کی لذت تو نہین تھوڑیسی
مردم چشم یہی مانگتے رہتے ہین دعا — خاک ملجائے مدینے کی کہین تھوڑیسی
شاہ کھاتے تھے شکم سیر نہ ہو کر گاہے — نوش کرتے تھے کبھی نان جوین تھوڑیسی
ایک مدت مین رہا ہند مین اب ہی یہ دعا — جاؤن طیبہ کو کٹے عمر وہین تھوڑیسی

یارب اوس دم بھی بھرے شاہ کا دم یہ آتش
تن مین جب اوسکے رہے جان حزین تھوڑیسی

محبوب ہے اللہ کا اور تو نہین ہی — اس شان کا عالم مین پیمبر تو نہین ہی
اعجاز تھے ایسے جو ہوا ماہ دو پارہ — انگشت بنی تیغ دو پیکر تو نہین ہی

اوس در کی گدائی سے فقط نام ہین شاہ — کملی یہ فقیری کی شجر تو نہین ہی
رضوان قد بے سایہ پہ ہو لوٹ نہ کیونکر — قامت سے یہ طوبیٰ کہین بڑھکر تو نہین ہی
دل صاف ہوا پیتے ہی کیون جام محبت — اس جام مین کچھ بادۂ اطہر تو نہین ہی
نازل رہے کیون رحمت اللہ نہ ہر دم — کچھ روضۂ شہ عرش سے کمتر تو نہین ہی
عشاق کے دلمین مے الفت نہ بھرے کیون — اس مے کے لیے دہر مین ساغر تو نہین ہی
صد شکر مجھے دیکھکے کہتا ہی زمانہ — جو جھوٹ کہے یہ وہ سخنور تو نہین ہی

دیوانہ گیسوے محمد ہی تو آتش
سودا اسے ہے جس مین وہ ترا سر تو نہین ہی

کیا سوچتے ہو تم کہ نشیب و فراز ہی — ای عاصیو اوٹھو کہ درِ توبہ باز ہی
کیا طول وصف گیسو سرور بیان کرین — کوتاہ وقت اور یہ قصہ دراز ہی
محراب کعبہ ابروِ حضرت ہی مومنو — سجدہ نکیون ادا ہو کہ جاے نماز ہی
وہ شکل صاف ہی نظر آتا ہی جسمین حق — ہی آینہ نما عجب آئینہ ساز ہی
مین کیا تمام خلق کا کیا ذکر مومنو — عاشق مرے حضور کا خود بے نیاز ہی
فتنے ہزار دن نفس اوٹھاتا ہی روز و شب — افسوس چشم دلمین بھرا خواب ناز ہی
پایہ ہماے عشق کا عالم سے ہی جدا — محمود و ہم عزیز نہ اپنا ایاز ہی

عشق نبی سے عشق خدا ہو نہ کیوں حصول
سنتے ہیں ہر زبان حقیقت مجاز ہی

شکر خدا کہ مجکو ہی ہر دم نبی کا دھیان
مانند شمع دل میں بھی سوز و گداز ہی

مداحی حبیب خدا کام ہی مرا
اس وجہ شاعروں میں مجھے امتیاز ہی

آتش کمر کو باندھو مدینے کی راہ لو
کیا ہند کی عبث یہ تمھیں حرص آز ہی

میری زبان پہ مدحت خیر الانام ہی
بڑھکر نہ مجھسے کوئی بھی شیرین کلام ہی

کیا ہو مری بساط میں بھیجونگا کیا صلوٰۃ
نازل خدا کا اونپہ تو ہر دم سلام ہی

کسطرح ہو سوال نکیرین سے خطر
دل پر ہمارے نقش محمد کا نام ہی

کہتے تھے سب ملک شب معراج میں یہی
لو شاہ بحر و بر سے خدا ہمکلام ہی

الطاف شہ کے عام ہیں کچھ ہمیں شک نہیں
رحمت سے مستفیض ہر اک خاص عام ہی

آگاہ کرتے کیوں نہ شریعت سے شاہ دیں
حق کے رسول ہیں وہی اونکا کام ہی

مداح شہ کے تشنہ رہینگے نہ روز حشر
حضرت ہی کے تو ہاتھ میں کوثر کا جام ہی

کسطرح سے نہ دل ہو ہمارا ہمیں عزیز
یہ بھی ازل کے روز سے شہ کا غلام ہی

کرتے ہیں وصف رخ کا کبھی زلف کی ثنا
آتش ہمارا کام یہی صبح و شام ہی

کہتا ہون نعت مین کرم ذوالجلال ہے
روشن ہے نام بدر سا حاصل کمال ہے

بھرتا ہی خامہ چوکڑی میدانِ نعت مین
شرمندہ اسکی چال سے آگے غزال ہے

یہ آرزو ہی بادۂ حب نبی پئے
ہر دم اسی شراب کا مجکو خیال ہے

بجلی اودھر گراتی ہی جاتی ہے جسطرف
شمشیر مصطفےٰ کی نئی چال ڈھال ہے

دلمین خدا ہے اور زبان پر ہو نام شہ
منکر نکیر کا یہ جوابِ سوال ہے

ذی رتبہ یون تو سارے رُسل ہین جہان مین
پر حق یہ ہے حبیب خدا بے مثال ہے

جلوے ہین دو طرح کے عیان ذاتِ شاہ سے
رخسار شہ قمر ہے تو ابرو ہلال ہے

کیون تیرگی کفر رہے پھیلی دہر مین
روشن جہان مین شاہ کا مہرِ جمال ہے

ہے کثرتِ گناہ عرق مین ہین غرق ہم
دہشت بڑھی ہوئی ہے ہمین انفعال ہے

طیبہ کی ایک روز میسر ہوئی نہ خاک
سرمہ ہماری آنکھون مین گردِ ملال ہے

ثمرہ دیا ہی یہ چمن نعت نے ہمین
مضمون جو پھول ہین تو طبیعت نہال ہے

آثم کو ہے نہ عشق حبیبِ خدا فقط
اوسکا بھی ہی غلام جو احمد کی آل ہے

بے زبانی کے سبب ناحق ہی رسوائی ہوئی
فیض نعتِ شہ سے حاصل اب تو گویائی ہوئی

حضرت عیسیٰ کرینگے کیا مرا آکر علاج
ختم اے سرور ترے لب پر مسیحائی ہوئی

حق اگر پوچھو تو وہ ہین انبیا مین لاجواب
دونون عالم مین اونھین پر ختم یکتائی ہوئی

آب رحمت تو روان ہر سو ہی ای عین کرم
پھر عبث دل کی کلی رہتی ہی مرجھائی ہوئی

کیا ہو عصیان کی شکایت رحم کی ہی آرزو
یہ بلا سر ہی ہمارے نفس کی لائی ہوئی

ہم گنہگارون پہ ہو جائیگا جو تیرا کرم
حشر کے دن آئیگی رحمت بھی شرمائی ہوئی

زائرو لائق وہان کے جو نسیم بھوپکنا
دشت مین طیبہ کے میری لاش کفنائی ہوئی

عشق احمد مین وہ ہون بیتاب ہین مرنے کے بعد
روح بھی پھرتی رہیگی میری گھبرائی ہوئی

قبر مین تصویر دیکھی تھا تصور زیست مین
ہین وہ ہون دم بھر نہ حاصل مجکو تنہائی ہوئی

ابر چشم تر سے میرے ہو روان دریاے غم
ہی مرے دل پر گناہون کی گھٹا چھائی ہوئی

بعد مرنے کے بھی بیتابی نچھوڑیگی مجھے
خانۂ دل کی ہی یہ تو پرورش پائی ہوئی

اس دو روزہ زندگی پر بیٹھے ہو بیفکر کیون
جان لو یہ تم کہ سر پر ہی اجل آئی ہوئی

نعت احمد کی لکھیگا کیا بھلا کوئی بشر
اور لکھی جسنے تو اوس سے خامہ فرسائی ہوئی

مثل احمد کا نظر آیا نہ مجکو دوسرا
چشم احول کی طرح حاصل نہ بینائی ہوئی

نعت احمد کے سوا کچھ بھی نہ جو تمنے لکھا
یہ تو ای آثم بڑی ہی تمسے دانائی ہوئی

اندنون زخمی ہی دل اپنا الم کے تیر سے
یا نبی لینا سنبھال اسکو کسی تدبیر سے

جنکے والد کو کہا حضرت نے لحمی ودمی
پھر نکیون الفت ہو مجکو شیرؔ و شبیر سے

وصف جسد نے گل سے روے محمد کے کیے
گل ہوے سائے خجل رنگینے تقریر سے

دیکھکر رویا مین بیدار مین جلوہ دیکھلاون
کچھ نہو مطلب الٰہی خواب کی تعبیر سے

اسقدر عجلت نہ کر رہ عاشق حضرت مدام
کام نکلیگا یہ تیرا صبر کی تاثیر سے

خاک ہی تھا اصل مین پھر خاک ہوگا آدمی
فائدہ کیا ہے تجکے قبر کی تعمیر سے

منحرف شرع نبی سے جو ہوے گمراہ ہو منو
درحقیقت گر گئے وہ پایۂ توقیر سے

عشق حضرت مین ہوے رسوا تو عزت بڑھ گئی
شہرہ اپنا ہو گیا عالم مین اس تشہیر سے

وہ رخ روشن دکھا دین تو یہ دل ٹھیر جائے
طفل کے مانند ابتک ہے یہ حامل شیر سے

امت مرحومہ سے پاتے ہین آثم کا شمار
یا الٰہی درگذر اسکی تو ہر تقصیر سے

دھوان دلسے اٹھا حیات النبی
جلا ہون سراپا حیات النبی

کہین کس سے جز آپکے ہم غریب
نہین کوئی تمہا حیات النبی

دم واپسین بھی ہو یاد حق
یہی ہے تمنا حیات النبی

مرے حال پر لطف فرمائیے
نظر اک خدارا حیات النبی

رہون کھینچتا نقشہ زلف مین
یہی اب ہے سودا حیات النبی

کہیونکر کرون شکر پروردگار
کہ یہ دین پایا حیات النبی

مدینے مین مجھکو بلا لیجیے
نہین اب گذارا حیات النبی

برای خدا مجھپہ کیجے کرم
ہون خادم تمھارا حیات النبی

ہی آثم کو دونون جہان مین فقط
تمھارا بھروسا حیات النبی

راہ نیکی کی نبی ہمکو بتاتے جائینگے
بہر بخشش پاس خالق کے بلاتے جائینگے

عشق احمد جو رہے گا جوش پر ای مومنو
تو سیہ کاری کا دھبا ہم مٹاتے جائینگے

تشنگیِ حشر سے کیا خوف ہی روز جزا
آب کوثر شافع محشر پلاتے جائینگے

ہم خیال جلوۂ روی نبی سے مرتے دم
بخت خوابیدہ کو بھی اپنے جگاتے جائینگے

فرقت سرور مین رو رو کر جو دینگے جان ہم
تو تجھے ای آتش دوزخ بجھاتے جائینگے

حشر مین ہونگے پریشان ہم اگر ای مومنو
تو نبی بو زلف کی ہمکو سنگھاتے جائینگے

راستا عشق نبی کا جو ہمین مل جائیگا
دیکھنا اس راہ مین آنکھین بچھاتے جائینگے

ابروِ شہ کا رہے گا دھیان جو آثم ہمین
تو ہمارے زخم دل پانی چراتے جائینگے

کیا معنبر ہو دہن شہ کی ثنا سے پہلے
بو نہو مدحت گیسوے دوتا سے پہلے

چاہیے کیونکر کرے فخر کا دعویٰ وہ بشر
آبرو پائے جو دانتون کی ثنا سے پہلے

دیکھکر روضۂ اقدس کو مرا دم نکلے
موت آجائے مجھے کاش قضا سے پہلے

ناتوان الفتِ احمد مین ہین طیبہ کیطرف
اوڑکے جا پونہچین گے ہم بادِ صبا سے پہلے

حق اگر پوچھو تو خلد آپ ہی کی ہی جاگیر
کوئی جا سکتا نہین آلِ عبا سے پہلے

جسکو خواہش ہو کہ ہو عشقِ محمد کا حصول
رکھے الفت وہ بشر آلِ عبا سے پہلے

طرح حضرت کی جو اللہ کو ہو جائے پسند
عفو ہون پھر تو گنہ روزِ جزا سے پہلے

اپنے محبوب کی خالق کو بڑھانی تھی جو شان
تو کیا خلق اونھین ارض و سما سے پہلے

آپ دکھلاوین اگر خواب مین دیدار مجھے
پھر تو حاصل ہو شفا وقتِ شفا سے پہلے

نعت گوئی مین کرے پیچھے وہ انسان دعوے
مشورہ کر لے ذرا طبعِ رسا سے پہلے

ساتھ ایمان کے دون جان ہو دوزخ سے نجات
ہو اجابت مرے خالق یہ دعا سے پہلے

آپ ہین رشکِ مسیحا یہ نہین آپ سے دور
کہ جو حاصل ہو شفا مجکو دوا سے پہلے

انبیا حشر مین ہر اک سے کہین گے اکمل
کہ مدد مانگیے محبوبِ خدا سے پہلے

مین درفشان ہون نکیون شاد بحر و بر کے لیے
ملا ہی مال یہی مجکو عمر بھر کے لیے

ہمارے اشکون کو مردم سمجھتے مین گوہر
صدف کا حکم بھی جاری ہی چشمِ تر کے لیے

رسول پاک کا جلوہ یہان ہے دیکھین ہم کیون
نہین حجاب کوئی صاحب نظر کے لیے

وہی ہی سارے رسولون کو حکم پیش جناب
جو روبروے ذکا حکم ہی قمر کے لیے

کرون مین سجدۂ طاعت ادا وہان جاکر
زمین مدینے کی یارب ہے میرے سر کے لیے

ملک نے دیکھا جو معراج مین براق حضور
رکاب تھام کے بوسے ادھر ادھر کے لیے

خدا کے بعد کرے بندگی محمد کی
قسم خدا کی یہ واجب ہی ہر بشر کے لیے

مین جانتا نہین شاہی مدینے کی یارب
زمین ملے مجھے کافی جو ہو گذر کے لیے

گدا حضور کے در کے ہین سارے مستغنی
کبھی پھرینگے نہ عالم مین سیم و زر کے لیے

شب فراق کٹے دیکھون جلوۂ حضرت
دعائین مانگتا رہتا ہون اس سحر کے لیے

ہوا مدینے کی آجائے اسطرف یارب
یہی بہت ہی عطا مجھسے مشت پر کے لیے

سوار موت ہی سر پر اوٹھو اب لے آثم
ضرور چاہیے سامان کچھ سفر کے لیے

ماہ و خور مین نور ہی یون آپکی تنویر سے
جیسے ذرون مین چمک ہی مہر کی تاثیر سے

موتی جھڑتے ہین دم وصف نبی تقریر سے
ہوتی ہی سلک گہر پیدا مری تحریر سے

جلد جا پونہچون مدینے مین کسی تدبیر سے
یہ بھی گل پھولے الٰہی گلشن تقدیر سے

بند آنکھین ہو گئین موسی کی جس تنویر سے
نور وہ ظاہر ہوا شاہا تری تصویر سے

وصف حضرت جب رقم کرتا ہون کٹتے ہین عدو
ہوتی ہی خالی نہین کلک زبان تکبیر سے

چہرۂ انور کی مدحت جب بیان کرتا ہون مین
والضحیٰ کی شان ملتی ہی مری تقریر سے

عاشق احمد کی تربت پر نکیرون میلا رہا ہے
جب نہو خاک لحد کم سرمۂ تسخیر سے

الفت گیسوے شہ نے جب سے دیوانہ کیا
آہ پیچیدہ بڑھی کچھ حلقۂ زنجیر سے

ہون غلامان محمد سے خطا ہوگی معاف
خوف مجکو حشر مین کیا جرم کی تعزیر سے

ہین جو روشن طبع وہ میرے سمجھتے ہین کلام
لطف حاصل قند کا ہوتا ہی ملکر شیر سے

داغ سے عشق نبی روشن شب ہجران ہوئی
ہوگئی مشعل فروزان نالۂ شبگیر سے

اسکی باعث ہوتی ہی شمع سخن روشن مدام
کم نہین میری زبان بھی ہمدم گلگیر سے

نفس امارہ سے یارب یون رہے مجکو گریز
رابطہ جیسے نہین ہوتا کمان کو تیر سے

نفسی نفسی سب کہینگے روز محشر انبیا
آپ ہی لینگے بچا ہر ایک کو تعزیر سے

نعت گو مشہور ہون نہین کیا مقابل ہو کوئی
کم نہین بہر عدو میری زبان شمشیر سے

حسن یوسف مین کہان تھا وہ جو پایا شاہ نے
یہ ہوا روشن ہمین والشمس کی تفسیر سے

کیون نہ مستغنی ہون ہم مشہور عالم مین بھلا
جب محبت مصطفےٰ کی بڑھکے ہو اکسیر سے

ہو صلے مین نعت کے شاہا عطا دو گز زمین
خاک طیبہ کی ہی بڑھکر خلد کی جاگیر سے

مین سگ درگاہ حضرت ہون آثم فخر ہی
ملگیا ہی بخت میرا طالع قطمیر سے

دائرہ مہر حرف کا ہی اشرفی سے بھی سوا
کم نہین استاد کی خدمت مجھے اکسیر سے

دوست احمد کا ہی آثم کیا کریگا بیر چرخ
خود ہی جل جائیگا اکدن آہ کی تاثیر سے

خواب مین جلوہ دیدار دکھانے والے
داغ حسرت کا مرے دل سے مٹانے والے

اونکا چہرہ ہو نکیون مہر کی صورت روشن
کعبے سے سوے مدینہ مین جو جانے والے

آنکھین دکھلائیگا کیا مہر قیامت ہمکو
زیر پا شہ کے ہم آنکھین ہین بچھانے والے

چار یارون پہ نکیون لطف نبی کا ہوتا
گمرہون کے تھے وہی راہ بتانے والے

ہم گنہگار نہ کیون آپکو ڈھونڈین ہر دم
آپ ہین نار جہنم سے بچانے والے

ذات پر آپکی کیونکر نہ بھروسا ہو ہمین
آپ اللہ سے بیشک ہین ملانے والے

شربت دید سے فرمائیے مجکو سیراب
تشنہ کامون کی ہو تم پیاس بجھانے والے

وصف گیسوے محمد کا کرے کیا آثم
ہین یہ فردوس کو خوشبو سے بسانے والے

کی ہی یہ مدح شاہ کی جوش و خروش سے
ای سامعین سنو اسے تم دل کے گوش سے

ہم بادہ محبت احمد سے مست ہین
کیا محتسب ہی کام ہمین می فروش سے

مداح مصطفی ہون ملائک اوٹھائینگے
لاشہ اوتار دینگے جو احباب دوش سے

عشق نبی مین مجکو نہین ایک جا قرار — جاسے قیام پوچھو نہ خانہ بدوش سے
پینے کو آب اشک ہی کھانے کو لخت دل — ہجر نبی مین کام نہین نای و نوش سے

آثم ترا کلام نہ کسطرح ہو پسند
نسبت تلمذی کی تو رکھتا ہی ہوش سے

الفت ہی جنکو روی رسالت مآب سے — ڈرنے کے وہ نہین تپش آفتاب سے
پردہ ہٹے جو زلف کا رُخے جناب سے — جانے ہر ایک مہر ہی نکلا سحاب سے
یہ داغ عشق پنجتن و چار یار کا — عالم مین کم نہین ہی ذرا آفتاب سے
گل سے کہین سوا ہی بہار رخ حضور — بڑھکر پسینہ چہرے کا پایا گلاب سے
یہ قدر و منزلت شب معراج پائی تھی — آنکھونکو اپنی ملتے تھے قوسی رکاب سے
ہی ذات پاک آپکی بعد خدا بزرگ — ثابت ہوا ہی ہمکو خدا کی کتاب سے
کیا آگے کوئی شاہ کے دعوی کرے حسین — نسبت ہو نقش پاکو نہ جب آفتاب سے
دیدار شاہ خواب ہی مین ہو مجھے نصیب — چھوٹون الٰہی جلد کہین اضطراب سے
وہ رند ہین کہ بادۂ الفت سے مست ہین — زاہد غرض نہین ہی ہمین کچھ شراب سے
ہشیار گو ہین پر ہمین غفلت ہی رات دن — بدتر ہی جاگنا بھی ہمارا تو خواب سے
جو جو شی ہی اس جہان کی فانی ہی لا کلام — دیکھو فلک کی ملتی ہی صورت حباب سے

ابتک گیا نہ سوے مدینہ تو کسلیے — پوچھے تو کوئی یہ دل خانہ خراب سے

صدقے مین اہلبیت رسالت مآب کے — یارب نجات ہو ہمین قہر عذاب سے

برباد میری خاک نہوگی پس فنا — الفت اگر رہیگی مجھے بوتراب سے

عصیان اگر بہت ہین تو رحمت بھی ہی فزون — گھبرائینگے کبھی نہ حساب و کتاب سے

اللہ اوس بشر کو نکیونکر رکھے عزیز — آثم ہو جسکو عشق رسالت مآب سے

---

جو زلف مین خوشبو ہی وہ عنبر مین نہین ہی — جو حسن ہی رخ مین وہ گل تر مین نہین ہی

دندان مبارک نے صفا پائی تھی جو کچھ — وہ آب وہ جلوہ کسی گوہر مین نہین ہی

ذرونکو مدینے کے مین انجم کہون کیونکر — یہ روشنی ہرگز کسی اختر مین نہین ہی

بوبکر و عمر اور بھی عثمان کی ہو الفت — کچھ لطف فقط الفت حیدر مین نہین ہی

ہی جلوہ رخسار مین جو آپ کے تنویر — یہ نور شہا نیر خاور مین نہین ہی

آجائے نظر خواب ہی مین جلوہ حضرت — جانا جو مدینہ کا مقدر مین نہین ہی

جو دیدہ پر اشک مین رہتا ہی مرے جوش — یہ جوش کسیطرح سمندر مین نہین ہی

اللہ تک اے شاہ ثنا خوان ہی تمھارا — ذکر آپکا بتلائیے کس گھر مین نہین ہی

کیون پیاس کی شدت کا تجھے خوف ہی آثم — کیا آب بھرا چشمہ کوثر مین نہین ہی

حبیب حق کی جب مدح و ثنا کی ۔ ہوئی نازل وہین رحمت خدا کی
ہوئی حاصل فضیلت امتون پر ۔ ہمین وہ دولت پایان عطا کی
وہ بہر چشم دل سرمہ ہو سرور ۔ میسر خاک ہو جو کفش پا کی
ہو کون اونکے سوا محبوب حق کا ۔ فزون ہی سب سے عزت مصطفا کی
گناہون پر رہا راغب تو اے دل ۔ خدا سے بھی نہ کچھ شرم و حیا کی
خیال آتے ہی لب پہ جان آئی ۔ لب جان بخش ہی آیت شفا کی
عمل جب ایک بھی بہتر نہ پائین ۔ نہ کیون پھر فکر ہو روز جزا کی
خدا قرآن مین جب مدح فرمائے ۔ بشر سے کیا ثنا ہو مصطفا کی
خطائین ہین جو کثرت سے ہماری ۔ تو رحمت بھی نہین ہی کم خدا کی

مدینے مین نہ آثم کو بلایا
نہ درد ہجر کی شاہا دوا کی

تو ہی خلاق عالم بے گمان ہی ۔ خدایا دوسرا تجسا کہان ہی
لکھون کسطرح مین تعریف تیری ۔ زبان کو میری یہ طاقت کہان ہی
بزرگی ہو محمد کی بیان کیا ۔ شرف قرآن سے جنکا عیان ہی
ہوا کوئی نہ ہوگا مثل ہرگز ۔ محمد بادشاہ انس و جان ہی

| | | |
|---|---|---|
| جگر میں داغ جس کا نہاں ہو | | مجھے کیا آفتاب حشر کا خوف |
| کہ جس در کا گدا سارا جہاں ہو | | گدائی ہو میسر اوسکی مجھکو |
| کہ خود مدحت سرا حق کی زباں ہو | | بشر سے ہو سکے کیا نعت احمد |
| لبوں پہ ہر گھڑی آہ و فغاں ہو | | تڑپتا ہو دل بیتاب میرا |
| کہ طاقت طاق ہو رخصت تواں ہو | ق | خدا کے واسطے صورت دکھاؤ |
| خدا جسپر نہایت مہرباں ہو | | وہی ذرہ بنا ہو کوسے شہ کا |

مدینے میں اسے بلوائیے آپ
یہ آتش ہجر میں اب نیم جاں ہو

| | |
|---|---|
| مقابل شاہ کے کب دوسرا ہی | حبیب حق محمد مصطفے ہی |
| کہ سر پر سبکے گماں روز جزا ہی | کرو اے مومنو خوف خدا تم |
| کہ جنکے حکم میں ارض و سما ہی | بھلا رتبے میں اونکے تنگ رہے کیا |
| میسر دامن آل عبا ہی | مجھے کیا گرمی محشر کا ہی ڈر |
| شفیع حشر فخر انبیا ہی | گنہ ہوں پر نہ کیوں ہو ناز مجھکو |
| زباں پر ہر گھڑی صل علی ہی | میں لکھتا وصف فخر انبیا ہوں |
| تو محبوب خدا پر مصطفا ہی | ولا خورشید کی ہی کیا حقیقت |

رخ حضرت کی کیا مدحت کرون مین
وہ آئینہ عجب اک حق نما ہی

مدینے مین بلا لو اسکو شاہا
تمھارے در کا یہ آثم گدا ہی

پریدہ رنگ ہی جو ماہتاب کے بدلے
تو روز ہجر ہی داغ آفتاب کے بدلے
سمجھکے نیک جو کرتے ہین شرک و بدعت کو
پھینکینگے نار سقر مین ثواب کے بدلے
یہ زار عشق نبی نے کیا ہی ای گردون
کہ روز غش مجھے آتا ہی خواب کے بدلے
مین نعت گو ہون نکیرین سے ڈرون کیونکر
وہ جان لے نہین سکتے جواب کے بدلے

یہ عشق شاہ مین آثم بڑھی مری عزت
جنونی نام ہوا ہی خطاب کے بدلے

راہ سیدھی ہو عنایت مصطفے کے واسطے
ہاتھ مین ہر دم اوٹھاتا ہون دعا کے واسطے
یا الٰہی مین گناہون مین ہون بالکل مبتلا
رحم کر مجپر جناب مصطفے کے واسطے
ہین مریض عشق احمد کیون نہو راحت ہمین
ای مسیحا کیون کہین تجسے شفا کے واسطے
عزت کونین حاصل ہو مجھے ای میرے رب
فخر عالم مالک ہر دو سرا کے واسطے
کچھ نہ دے تکلیف مجکو تیز سے خورشید حشر
ای محمد مصطفے آل عبا کے واسطے
یا الٰہی دولت ایمان بر عصیان گھٹیز
رحم کر تو شافع روز جزا کے واسطے

جلوۂ پرنور اپنا مجھکو دکھلا دیجیے
ای سہ برج رسالت والضحی کے واسطے

ہی دعا آثم کی ای خالق یہی صبح و مسا
خاتمہ بالخیر ہو آل عبا کے واسطے

عشق احمد مین بیقراری ہی
مجھکو ہر وقت آہ و زاری ہی

یا الٰہی نصیب ہو طیبہ
اب سکونت یہان کی بھاری ہی

مہربان وہ نہو تو آفت ہی
اوسکی رحمت سے رستگاری ہی

عشق احمد کا داغ ہی دل پر
اشک خونی کی نہر جاری ہی

جا رہا ہی لیے ہوے اب شوق
مجھکو کب حاجت سواری ہی

یا الٰہی مدینے جاکے مرون
موت مجھکو وہان کی پیاری ہی

شب معراج بول اوٹھے جبریل
آج احمد پہ لطف باری ہی

سارا عالم مہک رہا ہی کیون
زلف حضرت نے کیا سنواری ہی

پیاسے ہم کیون رہینگے محشر مین
اک وہان بھی تو نہر جاری ہی

اب مدینے بلائیے حضرت
سخت آثم کو بیقراری ہی

یون انبیا ہین سرور ذیشان کے سامنے
انجم ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

مصحف کے آگے اور صحیفونکی قدر کیا
رتبہ ہو کیا زبور کا قرآن کے سامنے

کوئی نبی کے مثل نہین ایک بھی چمن
کہدونگا حشر کو یہی رضوان کے سامنے

یون ہین حسین جہان کے آگے جناب کے
ذرے ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

گھل جائے روتے روتے نکیون تن مرا تمام
بنیاد کیا محل کی ہو طوفان کے سامنے

شرمندہ ہون گناہون سے کیا منہ دکھاؤنگا
جاؤنگا کسطرح سے مین یزدان کے سامنے

وہ دن بھی ہو نصیب کہ طیبہ مین جا کے ہم
استادہ دست بستہ ہون دربان کے سامنے

آئے قضا سفر مین مدینے کے اے خدا
ہو اپنی قبر گور غریبان کے سامنے

کیا سامنا لبون کا کرے لعل بے بہا
کیا ہو عقیق لعل بدخشان کے سامنے

ہون خوشہ چین خرمن فیض جناب ہوش
آثم مین چپ نہونگا سخندان کے سامنے

جب صفت زلف سرور میرے دہن سے نکلے
ہر گز نہ پھر جہانمین نافہ ہرن سے نکلے

بھاگون سوے مدینہ پر نرے گردن کفن کے
کام اپنا بعد مردن دیوانہ پن سے نکلے

نام حبیب خالق اوس دم بھی ہو زبان پر
جس وقت روح یارب میرے بدن سے نکلے

طیبہ سے آج روتا آتا ہون یون وطن کو
جیسے خزانمین بلبل نالان چمن سے نکلے

وحشت کا جوش یارب باقی ہو بعد مردن
دست جنون نہ باہر جیب کفن سے نکلے

لیجائے کب مجھے دکھلائے کب وہ روضہ
مقصد کب اپنا یارب چرخ کہن سے نکلے

حوریں بچھائیں آنکھیں ہمراہ ہوں ملائک
شیدا نبی کا جسد م اپنے وطن سے نکلے

جائے کہیں مجھے آرام ہو میسر
آتش بھی یا الٰہی رنج و محن سے نکلے

خواب میں منہ دکھا دیا کسنے
بخت میرا جگا دیا کسنے

نور ایمان عطا کیا کسنے
داغ عصیان مٹا دیا کسنے

مجکو شیدا کیا محمد کا
دین حق کو بتا دیا کسنے

پاس خالق کے لیگئے جبریل
حق سے شہ کو ملا دیا کسنے

شب معراج لینے آیا کون
سر کو در پر جھکا دیا کسنے

کسکی پیدا ہوئی ہوا مجکو
دل کو میرے اوڑا دیا کسنے

مجکو سودا تھا زلف حضرت کا
طوق ناحق پنہا دیا کسنے

کیون نہیں ہوتی ہمسے دنیا ترک
نفس پیچھے لگا دیا کسنے

کسنے رویا میں جلوہ دکھلایا
دل کو میرے بڑھا دیا کسنے

جان تازہ جو بخشدی مجکو
آب زمزم پلا دیا کسنے

آتش اک تو تھا جہل مطلق
اب سخنور بنا دیا کسنے

اپنا رسول مومنو حق کا حبیب ہی / جسکے سبب سے نعمت عقبیٰ نصیب ہی

کر میرے حال پر نظر مہر ای خدا / اب حال ہجر شاہ مین میرا عجیب ہی

درگاہ مین خدا کی دعا ہی یہ رات دن / دوزخ سے لے بچا تو خدایا مجیب ہی

سردار دو جہان کے جو در کا غلام ہی / بڑھکر نہ اوس سے کوئی شریف و نجیب ہی

حامی ترے سوا نہین بندونکا کوئی اور / عصیان کے درد کا توہی بہتر طبیب ہی

رکھتے خیال چہرۂ احمد ہین رات دن / خورشید سے بھی بڑھکے ہمارا نصیب ہی

پایا جو اوج نعت سے کہنے لگا ہر ایک / مداح کی زبان بھی زبان خطیب ہی

ہجر نبی مین ہون کبھی نالان کبھی خموش / قصہ مرا غریب ہی حالت عجیب ہی

بہر خدا مدینے مین بلوائیے مجھے / اس ہند مین خراب یہ عاجز غریب ہی

مہمان کوئی دم کا ہی فرقت مین شاہ کی / جنت ملیگی تجکو یہ آثم قریب ہی

زبان پر جسکے وصف شاہ دین ہی / میسر خلد اوسکو بالیقین ہی

بشر کیا ہین بجا لائین نہ جو حکم / کہ خادم آپ کا روح الامین ہی

رسالت ختم ہی شاہ رسل پر / حقیقت مین وہ ختم المرسلین ہی

وہان جا کر نہ کیون مشکل ہو پھرنا / جو ہی جنت وہ طیبہ کی زمین ہی

اونھین کے واسطے کی خلق دنیا
اونھین کے واسطے عرش برین ہی

مثال احمد کے کیونکر ہو سکے خلق
ہوا کوئی نہو گا اور نہین ہی

گنہ کرتے ہو تمپر ہو گی بخشش
یہ رحمت خاص تمپر مومنین ہی

در شہ کے سوا جاؤن کدھر مین
کہ اوپر آسمان نیچے زمین ہی

وہی محبوب خالق ہی جہان مین
جو آثم دہر مین سردار دین ہی

یاد جب چہرۂ انور کی ضیا آتی ہی
اور بھی آئینہ دلمین صفا آتی ہی

بوے گل بھر کے جو دامن مین صبا آتی ہی
یاد اوسوقت مدینے کی ہوا آتی ہی

ماہ و خورشید نظر سے مرے گر جاتے ہین
یاد جب صورت محبوب خدا آتی ہی

اے نبی بہر خدا مجپہ کرم کی ہو نظر
اب گنا ہونسے مجھے اپنے حیا آتی ہی

چاہتا ہون یہی اللہ سے دیکھون طیبہ
اب مجھے اسکے سوا کچھ نہ دعا آتی ہی

شربت دید پلا دو تو ابھی صحت ہو
کب مسیحا کو بھلا میری دوا آتی ہی

واہ رے عشق کہ لیتا ہون بلائین بڑھکر
ناز کرتی جو مدینے سے صبا آتی ہی

اپنی آنکھونمین جگہ دیتی ہین حورین اوسکو
جسکی اے مومنو طیبہ مین قضا آتی ہی

شب عصیان کی سیاہی جو گھیرا تو کھلا
جسپہ آتی ہی یہ مانند بلا آتی ہی

مین وہ بیمار ہون کہتے ہین اطبا مجھسے
مرض عشق کی کب ہمکو دوا آتی ہی

رحم کرنے کے تو مشتاق ہین شاہ عادل
جور مطلق نہین آتا نہ جفا آتی ہی

الفت شافع محشر ہی تو پھر کیا غم ہی
مرے کانون مین ہر وقت صدا آتی ہی

وہ بھی دن آئین کہین دیکھکے حال اوسکا سب
اتبو آثم کی مدینے مین قضا آتی ہی

کرم کر یا الٰہی مجھکو گھیرے تنگدستی ہی
مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہی

مجھی کو اک فقط خواہش نہین دیدار حضرت کی
زیارت گوشہ عالم کی اک دنیا ترستی ہی

ملا کرتی ہی جنبش یاد سرور خواہش دل سے
خرید و مومنو اسکو نہایت یہ تو سستی ہی

خیال نعت احمد مین مجھے مصروف رکھتی ہی
طبیعت ہی جری میری مگر ہر وقت کستی ہی

مرے جی مین ہی جو زائر کہ آئے اوس سے مین پوچھون
بتا بہر خدا مجھکو مدینہ کیسی بستی ہی

تکبر سے اوٹھایا جسنے سر وہ ہو گیا نیچا
عروج اسکو نہین کہتے ہین یہ تو عین پستی ہی

ہوا آثم مین شغل نعت احمد سے یہ خوش قسمت
کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہی

دل ذکر محمد سے مرا شاد ہوا ہی
کس حسن سے ویرانہ یہ آباد ہوا ہی

ہر ہفتہ مین دو مرتبہ کھلتا ہی مرا حال
اچھا اثر نالہ و فریاد ہوا ہی

اک روز مری جان ہی لیگا غم عصیان
یہ نفس مرے واسطے جلاد ہوا ہی

ہوتے نہ اگر آپ تو اک شی بھی نہوتی
صدقے مین یہ سب عالم ایجاد ہوا ہی

اللہ تو کر رحم بچا نار سقر سے
دل نفس کے ہاتھونسے تو برباد ہوا ہی

کیا دور جو فرمائین مرے حال پہ وہ رحم
ان روزون مرا وا لب فریاد ہوا ہی

سب جن و بشر مجکو بھلاتے نہین دلسے
نام آپکا جسدنسے مجھے یاد ہوا ہی

دل کھینچتا ہی صورت پرنور کا نقشہ
وہ دہر مین اب ثانی بہزاد ہوا ہی

کیونکر نہو آثم ترے اشعار کا شہرہ
تو فیض سے اب ہوش کے استاد ہوا ہی

کہون ای مومنو مین کیا عرب کی شان و شوکت ہی
اوسی جا پر برستی ہر گھڑی خالق کی رحمت ہی

وہان جا کر نہین آتا کسی صورت دل مضطر
مدینے کی زمین ہی ای فلک کیا عین جنت ہی

کسی صورت سے مین دیکھون مدینہ یا مرے مولا
تمنا ہی یہی ہر دم یہی اک دلمین حسرت ہی

دکھایا جلوہ حضرت خدا نے دونون عالم کو
اسیکا نام رحمت ہی اسیکا نام شفقت ہی

شب معراج قدسی منتظر تھے شاہ والا کے
اسیکا نام حرمت ہی اسیکا نام عزت ہی

نہین آئینہ ہو سکتا مقابل روے حضرت کے
اسیکا نام ہیئت ہی اسیکا نام صورت ہی

فقط اک مین ہی فکر عدل شاہ دین نہین کرتا
تمامی خلق مین مشہور سرور کی عدالت ہی

اوسیکو معرفت اللہ کی ملتی ہی عالم مین
مقدر مین لکھی ہی جسکے دوزخ کیا کرے کوئی
میسر جس کیسکو مومنو حضرت کی رویت ہی
موثر ورنہ سبکے حق مین اونکی ہدایت ہی

مدینے کو چلا مین جب توکل کرکے خالق پر
تو آتش سب لگے کہنے اسیکا نام ہمت ہی

طبع کہتی ہی یہان کام کسیکا کیا ہی
نعت محبوب خداوند مین دعوا کیا ہی
جلوہ روے محمد سے جہان ہی روشن
واہ وا اصل علے نور سراپا کیا ہی
شب معراج جو جبریل امین لائے براق
ہنسکے شہ بولے مجھے حق نے بلایا کیا ہی
ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہوگی نصیب
مین ہون کیا چیز بھلا میرا ارادا کیا ہی
چاند سورج کو نہین روے نبی سے نسبت
مرحبا اصل سے علے نور کا چہرا کیا ہی
ہی مرے سر مین بھرا عشق محمد کا جنون
پوچھے یہ کوئی مسیحا سے کہ بگڑا کیا ہی
توبہ کرتا ہی تو عصیان سے تو ای دل کرلے
موت نزدیک ہی جینے کا بھروسا کیا ہی

جسکا مداح خداوند جہان ہو آتش
اوسکی تحریر کرے نعت یہ بندا کیا ہی

نبی کیسا مسیحا ہی تو یہ ہی
جہان مین ہمکو پیارا ہی تو یہ ہی
الٰہی روضۂ احمد دکھا دے
مرے دل کی تمنا ہی تو یہ ہی

ہوا ظاہر تڑپ سے دل کی ہمکو　　اگر عالم مین پارا ہی تو یہ ہی
خدا کو بھولنا بے فکر رہنا　　حقیقت مین جو دنیا ہی تو یہ ہی
رہون کیونکر نہ محوِ نعتِ احمد　　شفاعت کا سہارا ہی تو یہ ہی
خدا برحق نبی برحق ہی بیشک　　ہر اک کے لب پہ کلما ہی تو یہ ہی

کبھی تو سونگھون بوے زلف آثم
مرے سر مین جو سودا ہی تو یہ ہی

امید ہی مجھے ای شاہ جان نثار سے　　نجات دونگا کبھی دوزخ مین فضل باری سے
ہوس رکھین گے مدینے کی جیتے ہین جبتک　　نہ باز آئینگے ہم اس امید واری سے
ہمین لحد مین نکیرین سونے دو دم بھر　　رہا ہی آٹھ پہر کام بیقراری سے
مدینے کی ہی زیارت جو میری قسمت مین　　تو ہوگی ورنہ نہین سود اس آہ وزاری سے

نگاہِ مہر کبھی تو رسول کی ہوگی
ہمیشہ کام ہی آثم کو خاکساری سے

یا الٰہی مری بخشش کی یہ صورت نکلے　　مرتے دم احمد مختار کی مدحت نکلے
کیا عجب ہی کہ طفیل آپکے روز محشر　　کلمہ پڑھتی ہوئی قبرونسے سب امت نکلے
ہو گئے آتش دوزخ سے وہ انسان بری　　سارے عالم مین جو پابند شریعت نکلے

دونون عالم کا کیا آپکو حق نے سردار
ہو تمنا کہ مدینے کو چلون سر کے بھل
گرچہ ہون بندۂ ناچیز مگر عاشق ہون

کام بندون کے سب آپھی کے بدولت نکلے
کسی صورت سے الٰہی مری حسرت نکلے
کیون نہ ہر ایک کے منہ سے مری مدحت نکلے

نکلون مین ہند سے طیبہ کی طرف گر آثم
سا تہ کے واسطے اللہ کی رحمت نکلے

پھیلا ہوا نبی کا زمانے مین نور ہی
حق نے شفیع امت عاصی کیا تمہین

ہر ایک شی کا اونکے قدم سے ظہور ہی
محشر کے روز میری خبر بھی ضرور ہی

آثم نہین ہی حشر مین کچھ خوف باز پرس
شافع ہمارا شافع یوم النشور ہی

سب کفر دور ہو گیا حضرت کے سامنے
ہی یون تو ایک ایک نبی کا نسب درست
تشبیہ کس سے دون قد اقدس کو ہی یہ فکر
پابند ہون خدا کا خدا کے رسول کا
وہ چاہینگے تو کچھ بھی نہ بگڑیگا حشر مین
جو عاشق رسول ہین کیا اونکو احتیاج

ظلمت تمام مٹ گئی رحمت کے سامنے
لیکن ہی کم نبی کی شرافت کے سامنے
طوبیٰ خجل ہو آئے جو قامت کے سامنے
بدعت نہ چل سکیگی شریعت کے سامنے
کیا کثرت خطا ہی شفاعت کے سامنے
کیا مال و زر ہی عشق کی دولت کے سامنے

طرفہ صفا ہی روے مصفا مین آپکے
آئینہ کیون خجل نہو صورت کے سامنے

جنت ہی ایسی کوے محمد کے روبرو
جیسے جہان کے باغ ہین جنت کے سامنے

آثم کی یہ دعا ہی الٰہی کہ رات دن
روتا رہے وہ روضۂ حضرت کے سامنے

یارب جو مین نے نعت لکھی ہو جناب کی
محشر کے دن نہ شکل دکھانا عذاب کی

عشق نبی ہو دلمین زبان پر ہو تیرا نام
نوبت کہین نہ پونہچے حساب و کتاب کی

چاہا جو لکھنا مدح رخ و زلف شاہ کا
حاجت دوات کو ہوئی مشک و گلاب کی

عصیان مرے معاف تو رحمت سے اپنی کر
دہشت ہے مجھے بہت ہی کتاب و حساب کی

فرقت مین شاہ دین کے نہین چین اکدم
یارب کوئی بھی حد ہی مرے اضطراب کی

روز ازل سے شاہ کے گھر کا غلام ہون
مدحت نکیون کرون مین رسالتمآب کی

پھیلا ہی جلوہ یون رخ شہ کا جہان مین
عالم مین جیسے روشنی ہی آفتاب کی

گر نا زمین مین دفن نہ مجھ روسیاہ کو
چلائیگی زمین مری مٹی خراب کی

جان عزیز تک بھی مین اوسپر کرون فدا
دہلیز ہاتھ آئے جو عالی جناب کی

پھر تو مدینے پہنچونگا چومونگا نقش پا
میری دعا خدا نے اگر مستجاب کی

آثم تمام عمر تو غفلت مین کٹگئی
ہشیار اب تو ہو کہ وہ باتین تھین خواب کی

خدا کی شان بندہ ہو کے محبوب خدا ٹھیرے　　ہوا یہ مرتبہ حاصل تو فخر انبیا ٹھیرے

شریعت کا کیا پابند نیکی کی ہدایت کی　　ہوئے خضر رہ مقصود سبکے رہنما ٹھیرے

ازل سے تا ابد جتنے ہوئے جن و بشر پیدا　　شفیع عاصیاں سبکے بہر اک کے پیشوا ٹھیرے

بصارت ہوتی ہی حاصل فقط فیض زیارت سے　　مری آنکھوں کا سرمہ کیوں نہ شہ کی خاک پا ٹھیرے

تمہاری ہی ضیا سے رخ کے ماہ و مہر روشن ہیں　　تمہیں شمس الضحی ٹھیرے تمہیں بدر الدجی ٹھیرے

خدا کا شکر اس امت میں جو پیدا کیا حق نے　　مرے مالک مرے آقا محمد مصطفی ٹھیرے

الٰہی خواب ہی میں شربت دیدار ملجائے　　بہت اچھا ہو جو میرے مرض کی یہ دوا ٹھیرے

مہ و خورشید کیونکر تاب لائیں جلوۂ رخ کی　　مقابل روے محبوب خدا کے کوئی کیا ٹھیرے

وہیں ٹھہرا سحاب رحمت حق سایہ کرنے کو　　جہاں آرام کرنے کو حبیب کبریا ٹھیرے

اگر ملجائے پینے کے لیے پانی مدینے کا　　ہماری زندگی ہو جائے وہ آب بقا ٹھیرے

ہمیشہ مدح خواں رہتا ہوں اے آثم محمد کا
تعجب کیا ہی جو مقبول حق میری ثنا ٹھیرے

دلمیں ہی مدتوں سے محبت رسول کی　　یارب ہو خواب ہی میں زیارت رسول کی

حق تو یہ ہی کہ ہر دم دیندار کے لیے　　واجب خدا کے بعد ہی طاعت رسول کی

کیونکر نہ اہل کفر کی ہوں پست ہمتیں　　جب حشر تک رہے یہ شریعت رسول کی

نفسی کہینگے حشر مین جب سارے انبیا
اوس دم قبول ہوگی شفاعت رسول کی

نکلیگا منہ سے کلمۂ طیب رسول کا
جب روز حشر اوٹھیگی امت رسول کی

مومنی کو فخر ہو ید بیضا پر اپنے کیا
بڑھکر تھی اوس سے مہر نبوت رسول کی

حب نبی کا داغ رہے دل پہ حشر تک
مرکر بھی ہو نہ کم مجھے الفت رسول کی

گو ہم گناہگار بہت ہین مگر ضرور
جائینگے سوے خلد بدولت رسول کی

ایسا نہین ہے کوئی شہنشاہ دوسرا
دونون جہان مین ہے رسالت رسول کی

اسلام کی جہان مین رہے کیون نہ روشنی
ہے مثل آفتاب ہدایت رسول کی

اونکا کلام حق کی ہے درگاہ مین قبول
جو صدق دل سے کرتے ہین مدحت رسول کی

آتے تھے وقت جنگ نہ زنہار سامنے
ایسی تھی اہل کفر کو ہیبت رسول کی

خالی نہین ہون عشق سے آثم مین ایکدم
دی ہے مجھے خدا نے محبت رسول کی

لب پر مدح شاہ ہدا ہے عشق محمد دل مین بھرا ہے
اسپر شاہد صبح و مسا ہے شکر خدا ہے شکر خدا ہے

ختم رسل کی شان جدا ہے رتبہ انکا سب سے سوا ہے
تاج شفاعت سر پہ رکھا ہے تابع اونکا شاہ و گدا ہے

خلق کے سرور سب کے افسر حامی امت دین کے رہبر
شافع محشر قاسم کوثر نام پر اونکے صل علے ہے

گل سے ہے بہتر بوے محمد مشک سے بڑھکر موے محمد
واہ رے شان روے محمد دونون جہان مین پھیلی ضیا ہے

حق نے بنایا فخر دو عالم کب ہو مقابل نیر اعظم — سب سے معظم کل سے مکرم وہ محبوب خدا کا شاہ ہدا ہی
حشر کا مجھکو خوف و خطر ہی آپکو لینا میری خبر ہی — آپکے تابع جن و بشر ہی شمس و قمر ہی ارض و سما ہی

مین ہون آثم نفس ہی دشمن رکھنا الٰہی شر سے پرہیز
ہاتھ مین دینا شاہ کا دامن مجھکو فکر روز جزا ہی

یارب طرف مدینے کے جب قافلا چلے — آثم بھی سوئے روضہ خیر الوریٰ چلے
آتی ندائے غیب ہی ہر دم یہ کان مین — حضرت پہ جو فدا ہو مدینے چلا چلے
سب دیکھنے کو جاتے ہین اس شہ کے روضہ کو — اللہ دن وہ آئے کہ یہ بھی گدا چلے
اللہ سے دعا ہی شب و روز یہ مری — وہ وقت آئے طیبہ کو یہ مبتلا چلے
لبیک کی جگہہ پڑھین سب شعر نعت کے — ایسا ہمارے ساتھ کوئی قافلا چلے
بوسے مزار پاک چلی آئے دم بدم — قدرت سے تیری ایسی الٰہی ہوا چلے
پھر کون بخشوائے کہا سچ امیر نے — شافع نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

آثم نہ کیون مدینے کو جاؤن مین سر کے بل
اس رہ مین پا پیادہ بہت اولیا چلے

جو صدق دلسے شاہ پر ایمان لائینگے — روز جزا رسول انہین بخشوائینگے
بار گناہ سر پہ جو ہم لیکے جائینگے — خالق کو روز حشر مین کیا منہ دکھائینگے

منظور حق کو ہی تو مدینے کو جائینگے
سوتے ہوے نصیب کو اپنے جگائینگے

جسدم حصول ہوگی زیارت رسول کی
آنکھوں مین خاک پاے نبی ہم لگائینگے

جا کر مدینے مین جو قضا آئیگی کبھی
زائر بڑے ادب سے جنازہ اوٹھائینگے

ہم تشنہ لب ہین عشق محمد مین بیقرار
کعبے کے چشمے پیاس ہماری بجھائینگے

اللہ زندگی مین یہ ہوگا ہمین نصیب
بستر کبھی مدینے مین ہم بھی لگائینگے

اے دل تو رہ مدام شریعت پہ مستعد
پیرو بنینگے ہم تجھے رہبر بنائینگے

آثم کی طرح گو ہین ماثم مین مبتلا
پر نعت پڑھکے روبرو خالق کے جائینگے

کہتے تھے دیکھکے حضرت کے زمانے والے
ہین نبی جلوۂ خالق کے دکھانے والے

بخشوائینگے وہی روز جزا خالق سے
ہین وہی آتش دوزخ سے بچانے والے

ہر بشر پر ہے محمد کی اطاعت لازم
حق تو یہ ہے وہ خدا سے ہین ملانے والے

جو ازل سے تھے شقی لائے نہ ایمان ہرگز
حیف کچھ راہ پر آئے نہ ستانے والے

ہین محمد کے جو پیرو وہی ہین حق پہ فدا
راہ دین مین ہین وہی گھر کے لٹانے والے

بخت سوتا ہے تو کچھ غم نہین اے چشم کرم
ہین نبی طالع خفتہ کے جگانے والے

بھیجون کسطرح نہ حضرت پہ درود او سلام
ہین یہی دونون غم و رنج مٹانے والے

کہتے تھے جملہ ملک جلد بڑھو صل علی
عرش پر آتے ہین معراج کو آنے والے

مال و زر اپنا رہ حق مین لٹا دیتے تھے
بڑھکے حاتم سے تھے احمد کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نام حضرت
مٹ گئے آپ ہی جو جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابوجہل ہو عاشق ہو اویس
جان اغیار دین دشمن ہون گھبرانے والے

ہم ہین گریان غم احمد مین ہین خوش فہمی کیا
نار دوزخ کو ہین اشکون سے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہان کو رحمت
تھے نبی بگڑے ہوے کام بنانے والے

قدم پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ مگر
گرنے دیتے تھے نہ آنکھون کو بچھانے والے

پائے اقدس سے ہٹائیگا نہ سر حشر کے روز
لاکھ آثم کو ہٹائینگے ہٹانے والے

رحمت خدا کی عفو گناہی مین رہ گئی
کچھ کچھ سپیدی آکے سیاہی مین رہ گئی

واپس نہ آئی مورد الطاف ہو گئی
درخواست جا کے دفتر شاہی مین رہ گئی

بخشش کی تھی امید جو پوچھا فرشتون سے
ڈگری ہماری دو کی گواہی مین رہ گئی

جب اوسکے ہاتھ دامن توبہ نہ آسکا
رو کر خطا جناب الٰہی مین رہ گئی

دریائے عشق شہ سے نہ ہم پار ہو سکے
کشتی ہمارے دل کی تباہی مین رہ گئی

اسد و مصطفے سے بہت کی ہے التجا
کوشش ذرا نہ عذر گناہی مین رہ گئی

طیبہ چلا تو موت نے لی راہ مین خبر
حسرت دل مسافر راہی مین رہ گئی

حامی ہر ایک جا ہین مرے شافع امم
مشکل نہ کوئی عفو گناہی مین رہ گئی

پونہچے مدینے بحر الم سے اوتر کے لوگ
کشتی مری حضور تباہی مین رہ گئی

پونہچا نہ جب مین طیبہ تو ظاہر یہ ہو گیا
جا کر دعا جناب الٰہی مین رہ گئی

آثم اگر ہی تجکو محبت رسول کی
پھر کتنی دیر فضل الٰہی مین رہ گئی

میرے دلمین نہ یہ ارمان خدا رہنے دے
عمر بھر کوچۂ احمد مین پڑا رہنے دے

جاؤن روضے کی زیارت کو تو خادم یہ کہین
اسکو بھی در پہ تو ای شاہ پڑا رہنے دے

طبع کہتی ہی جہالت کا نکر پاس ذرا
مدح کر شاہ کی تو شرم وحیا رہنے دے

کیون نکرتا رہون ہر وقت شکایت اسکی
جب مقدر مجھے احمد سے جدا رہنے دے

تجکو ای دل ہی اگر سرور دین کی الفت
پیش اللہ تو سر اپنا جھکا رہنے دے

نامہ کیا خود ہی مین اوڑ جاؤنگا ہو کر لاغر
اپنا احسان تو ای باد صبا رہنے دے

جو تصور نکرے وصل کا اوسکا ای دل
تیغ فرقت سے تو تسمہ نہ لگا رہنے دے

کیا تعجب ہی جو دیدار محمد ہو نصیب
آثم آنکھون کو دم نزع کھلا رہنے دے

ذرا قبول جو میرا سلام ہو جائے
تو سارے مدح سراؤں مین نام ہو جائے

نصیب ہو جو گدائی حضور کے در کی
تو سر بلند یہ ادنے غلام ہو جائے

الٰہی کرتے رہین مدحِ روئے و زلفِ نبی
بسر ہماری یون ہی صبح و شام ہو جائے

خیال احمد مرسل ہمین مدام رہے
اسی مین عمر ہماری تمام ہو جائے

الٰہی جس گھڑی تقسیم ہو شراب طہور
نصیب ہمکو بھی اک اوسکا جام ہو جائے

الٰہی پونہچے مدینے مین جب کبھی آتش
قبول درگہہ شہ مین سلام ہو جائے

جان ہی شہ پہ فدا کوئی بشر کیا جانے
جو نہ بیمار ہو وہ درد جگر کیا جانے

عزت سرور دین سے تھے صحابہ واقف
رتبہ اوس شاہ کا ہر ایک بشر کیا جانے

اشک بہتے ہین جو فرقت مین محمد کے مدام
جانتا ہی مرا دل دیدۂ تر کیا جانے

گیسو و چہرۂ حضرت مین جو کچھ ہی خوبی
اوسکو اس دہر کی شام و سحر کیا جانے

مجھسے پوچھو کہ ہون مداح نبی اور کوئی
جز مرے مدح سرائی کا ہنر کیا جانے

مجھسے اوس چہرۂ پرنور کی پوچھو تعریف
شمس حیران ہی داغی ہی قمر کیا جانے

اختر نور ہون دندان مبارک جب صاف
کوئی وصاف بھلا اونکو گہر کیا جانے

جسکو اللہ نے عقل سلیم ای آتش
کفر و اسلام کا وہ نفع و ضرر کیا جانے

حیف سب لوگ مدینے کو ہین آتے جاتے
ہم وہ بدبخت ہین رہجاتے ہین جاتے جاتے

آرزو یہ ہی کہ جاتے جو مدینے کی طرف
جاکے لبیک غزل اپنی سناتے جاتے

ہوتے اسطرح پریشان نہ سودا ہوتا
زلف اپنی ہمین سرور جو سنگھاتے جاتے

مرتبہ ہی یہ محمد کا کہ خادم اونکے
نبی کہے قم کے ہین مردونکو جلاتے جاتے

فضل اللہ سے ہم مورد الطاف رہے
کیون کسی اور کا احسان اوٹھاتے جاتے

ہوتی اے شاہ ذرا بھی نظر لطف اگر
داغ عصیان دل مجرونسے مٹاتے جاتے

خواب مین بھی ہمین ہوتا جو نظارہ شہ کا
بخت خوابیدہ کو ہم پھر تو جھکاتے جاتے

ہم گنہگار ہین اللہ سے شرمندہ ہین
نقش عصیان کو نہ کیون رو کے مٹاتے جاتے

طرفکم کی جو کبھی کان مین آتی آواز
ہم سرراہ ان آنکھون کو بچھاتے جاتے

ہاتھ آتی جو در شاہ کی خاک اے اکثم
سوے طیبہ اوسے آنکھونمین لگاتے جاتے

وہی عدوے رسالت مآب رہتا ہی
خدا کا جسپہ جہان مین عتاب رہتا ہی

بڑھے نکیون ورق مہر کی مثال فروغ
زبان پہ وصف رسالت مآب رہتا ہی

حجاب ہی رخ شہ سے جو مہر گردون کو
تو نقش پا سے خجل ماہتاب رہتا ہی

نہ وہ بلاتے ہین طیبہ نہ موت آتی ہی
اسی سے دلکو مرے اضطراب رہتا ہی

مجھے یہ ظلمت عصیان بھلا ڈرائے گی کیا
تصور آپ کا ہر دم جناب رہتا ہے

مدینے جا کے بناتا ہے کیون نہین گھر تو
کہان پڑا ہے دل خانہ خراب رہتا ہے

خیال مدح ہے لبہائے شکرین کا مجھے
زلال سیر سے دہن کا لعاب رہتا ہے

ہوا جو صورت بوجہل منکر حضرت
مدام اوس پہ خدا کا عذاب رہتا ہے

ہے اپنے وقت کا حسان تو بھی ای آثم
سوال مدح مین حاضر جواب رہتا ہے

دلمین ہے عشق ذوق سرا سر ہن مین ہے
وصف نبی کی چاشنی شیر سخن مین ہے

مین گیسوئے رسول کو تشبیہ کس سے دون
عنبر مین یہ نہ بو ہے نہ مشک ختن مین ہے

کیون حب لعل لب مین نہ روئین فرشتے خون
کب یہ چمک یہ حسن عقیق یمن مین ہے

ابر کرم ہین آپ بلا لیجیے مجھے
فرقت نے ابتو آگ لگائی بدن مین ہے

غم بھی دیا خدا نے تو احمد کا غم دیا
عالم نشاط خانہ کا بیت الحزن مین ہے

قدسی پکارتے ہین کہ آثم نے کیا پڑھا
صل علے کا شور جو اس انجمن مین ہے

الٰہی لب پہ نالہ ہے فغان ہے آہ و زاری ہے
زیارت جلد ہو روضے کی سجدہ بیقراری ہے

خدا و مصطفٰے کے حکم سے کوئی نہین منکر
ہر اک عالم مین دیکھا کلمۂ توحید جاری ہے

یہ جبریل امین سے سنکر شب معراج کہتے تھے
بلایا پاس حضرت پر نہایت لطف باری ہے

مدینے مین مرون جا کر تمنا ہے یہی میری
تماشا ہے وہانکی زندگی مرنے پہ بھاری ہے

دکھاؤن حشر مین کیا منہ سراپا غرق عصیان ہون
اوٹھا سکتا نہین سر کو نہایت شرمساری ہے

تکبر جو کوئی کرتا ہے گھٹتا ہے وقار اوسکا
وہی ہے اوج پر جسمین طریق خاکساری ہے

کسی صورت پہونچ جائے مدینے مین کرم مولا
میان ہند رہنا اب تو اس آثم کو بھاری ہے

صفات شہ کو سنکر حق تعالی یاد آتا ہے
عطائے شہ کو پاکر لطف رب کا یاد آتا ہے

میسر ہو خدایا دولت دیدار اب مجکو
کہ ہر دم چہرۂ انور کا جلوا یاد آتا ہے

فلک پر دیکھتا ہون جب کبھی خورشید تابان کو
تو شہ کا مونہ نقش کف پا یاد آتا ہے

ٹپک پڑتے ہین آنسو نکلے بیدمشک کے قطرے
نبی کی زلف کا جسدم پسینا یاد آتا ہے

اوڑا لیچل صبا مجھ وحشی لاغر کو بھی اکدن
مدینے کا مجھے ہر وقت صحرا یاد آتا ہے

خدا کا نام لیکر بھیجتا ہون مین سلام اونپر
مجھے نام خدا اک یہ وظیفا یاد آتا ہے

مین طوبی دیکھتا ہون عالم رویا مین اکثر
تو مجکو آپکا یہ قد بالا یاد آتا ہے

نہین بھولا سماتا ہون کسیصورت مین جالی منبر
شہا نام گرامی جب تمھارا یاد آتا ہے

خدایا جلد پہونچا دے مدینے مین تو آثم کو
نبی کا تیرے ہر دم اسکو روضا یاد آتا ہے

آثم ہوں کیا میں جاؤنگا داور کے سامنے
پھیلا رہیگا ہاتھ پیمبر کے سامنے

یہ آرزو ہی جاکے مدینے میں نکلے دم
مدفن ہو میرا روضۂ سرور کے سامنے

ٹکرا کے سر ہلاک میں ہو جاؤں یا رسول
ملجاؤں خاک میں تری تربت کے سامنے

کیا منہ ہو ماہ کا جو مقابل ہوا ای فلک
شرمندہ مہر ہو رخ انور کے سامنے

آثم رکھینگے راہ شریعت پہ جو قدم
محشر میں خوش وہ ہونگے پیمبر کے سامنے

نام حضرت ہم دم محشر سناتے جائینگے
کلمۂ طیب زباں پر اپنے لاتے جائینگے

آمد آمد حشر میں سن پائینگے جب شاہ کی
نقش پا کی خاک آنکھوں میں لگاتے جائینگے

راستہ عشق نبی کا جو ہمیں ملجائیگا
دیکھنا اس راہ میں آنکھیں بچھاتے جائینگے

ہم ہیں عاشق شاہ کے غم تیرگی سے کیا ہمیں
جسطرف جائینگے داغ دل دکھاتے جائینگے

عشق احمد رنگ لائیگا اگر ای مومنو
پھول تربت پر مرے قدسی چڑھاتے جائینگے

تابش خورشید سے اندیشہ محشر میں نہیں
فرقت حضرت میں ہم آنسو بہاتے جائینگے

تشنگی حشر کا کیا خوف ای آثم ہمیں
آب کوثر آپ امت کو پلاتے جائینگے

مدحت ہو کس زباں سے جناب رسول کی
جو کی دعا نبی نے خدا نے قبول کی

بیدین ہو گئے جو محمد سے پھر گئے
گویا اونھون نے بات خلاف اصول کی

کیا جاہ کیا وقار ہی اللہ رے شرف
حورین بھی ہین کنیز جناب بتول کی

جسنے خلاف شرع کہی نعت منھ سے
حق تو یہ ہی کہ اوسنے مشقت فضول کی

کیا جانے شک ہی ہو چکا معراج مین بھی
بے شبہ بخشی جائیگی امت رسول کی

جسنے نہ دیکھی ہوا اوس گل عذار کی
عزت کہان ہی گلشن عالم مین پھول کی

آتش نبی کی مدح مین قاصر زبان ہی
تھوڑا بھی ہی بہت نہین کچھ فکر طول کی

## مخمسات وغیرہ

### تضمین غزل استاد زمانہ شاعر یگانہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی کی

روز ازل سے ہم ہین طلبگار مصطفیٰ
رہتے ہین اک زمانے سے بیمار مصطفیٰ
یارب دکھا دے جلوہ رخسار مصطفیٰ
آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفیٰ
گوش آشنا ہے لذت گفتار مصطفیٰ

اعلی ہی سارے شاہون سے سرکار مصطفیٰ
مشہور ہی زمانے مین دربار مصطفیٰ
ہر ایک ہی جہان مین طلبگار مصطفیٰ
کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفیٰ
خود صانع ازل ہی خریدار مصطفیٰ

اللہ نے نبی کو دیے تھے جو مرتبے
اونکا بیان ذرا بھی کسی سے نہو سکے

سارا جہان اونھین کی ہی خدمت کے واسطے — مژگان کا شانہ لیکے چلی حور خلد سے

آئے نظر جو گیسوئے خمدار مصطفے

کچھ اسمین شک نہین ہی وہ ہین کل کے مقتدا — ہادی تمام خلق کے ہر اک کے رہنما
انسان کیسے جن و ملک کے ہین پیشوا — کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا

کیا گرم ہی مدینے مین دربار مصطفے

رتبہ ملائکہ سے بھی ہی آپ کا سوا — اللہ نے عجیب کیا ہی شرف عطا
گردون کا آگے آپکے ہی پست مرتبا — زائر ہوا جو آپکا وہ جنتی ہوا

جنت ہی زیر سایۂ دیوار مصطفے

آثم بنا ہون مین بھی در شاہ کا فقیر — ہون فضل رب سے بلبل سدرہ کا ہم صفیر
پیرو بھی اوسکا دہر مین رکھتا نہین نظیر — کیون عالمان دین نہ قائل ہون ای میر

یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفے

## تضمین غزل شاعر شیرین مقال جناب کرامت علیخان شہیدی مرحوم

کیا ہو سکے وصف قد دلجوے محمد — ہی غیرت گلزار ارم کوے محمد
بے مثل حقیقت مین ہی ہر خوے محمد — ہی سورۂ والشمس اگر روے محمد

واللیل کی تفسیر ہوے موے محمد

رخسار کی تنویر سے شرمائی تجلی
غش کر گیا میں خواب میں جو پائی تجلی
دیدار کی پھر تاب نہیں لائی تجلی
جب روئے محمد کی نظر آئی تجلی
سمجھا میں شب قدر ہے گیسوئے محمد

دیتی نہیں ہمکو تو کبھی اپنا نشان عید
سب چاند کے نکلے نہیں ہوتی ہے عیان عید
فرقت ہوئی جسم سے لگی رہنے نہان عید
ماہ نو شوال سے عاشق کو کہان عید
جبتک نظر آجائے نہ ابروئے محمد

ہے حسن میں احمد سے کہیں حور جنان کم
ششدر ہیں فرشتے نہیں حیران فقط ہم
بھرتا رہے کیونکر گل رخ کا نہ ہر اک دم
کس طور اوٹھائے ہوئے ہیں بار دو عالم
ظاہر میں تو نازک سے ہیں بازوئے محمد

جب نام سنو شہ کا کہو صل علے تم
کہتے ہوئے لازم ہے چلو صل علے تم
ترک ایک گھڑی بھی نکرو صل علے تم
گلگشت گلستان میں پڑھو صل علے تم
ہر پھول کے پتے میں ہے بوئے محمد

حق کا وہ پیمبر ہے وہی حق کا ہے پیارا
کسطرح نہ مخلوق کی ہو آنکھوں کا تارا
فرقت نہیں اللہ کو اک دم کی گوارا
کعبے کی طرف منہ ہے نمازوں میں ہمارا
کعبے کا شب و روز ہے منہ سوئے محمد

فردوس کا عالم مین مدینہ ہی نمونا
ہر اک چمن خلد سے بڑھکر ہی وہ کوچا
ہر نقش قدم سیر سے لیے گل ہی وہانکا
ہر نخل بیابان عرب نخلۂ طوبا
ہون شیفتۂ قامت دلجوے محمد

ہو میری بھی آتش کی طرح بات شہیدی
پیدا ہو ملائک سے ملاقات شہیدی
ہو جائے جو پر نور مری ذات شہیدی
رضوان کے لیے لیجاوین سوغات شہیدی
جو ہاتھ لگے خار و خس کوے محمد

## تضمین غزل شاعر بے عدیل و بے نظیر جناب خواجہ وزیر مرحوم و مغفور لکھنوی

ہین آبروے ابر کرم موے محمد
بڑھکر مہ نو سے کہین ابروے محمد
حوران جنان شیفتۂ روے محمد
اللہ رے حسن رخ نیکوے محمد
ہی چشم خداوند جہان سوے محمد

عصیان کے سبب جو ہین خجل تول لیے ہین
کیا عاصی ہین کفار کے دل تول لیے ہین
بدکار جو ہین روز ازل تول لیے ہین
نظرون مین شفاعت نے عمل تول لیے ہین
پلے پہ ہی امت کے ترازوے محمد

اللہ رے گذرے شب معراج جو حضرت
تو پاس خدا کے گئے دونی ہوئی عزت
امت کے گنہ عفو ہوئے شہ کی بدولت
بخشش ہین؛ مصروف پہ سرگرم شفاعت

اللہ سے ملتی ہوئی ہی خوے محمد

غفلت ہی جو کچھ ہمکو کرین اوسکا بیان کیا
آثم ہی مگر پاس رسول عربی کا
روزی سے ہین محروم عبادت سے ہمارا
کرتی ہی گنہ خلق خدا کچھ نہین کہتا
واقف ہی کہ نازک ہی بہت خوے محمد

## تضمین غزل استاذی معظمی حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خانصاحب

## ہوش رئیس بریلی

کیا کیجیے وصف رخ نیکوے محمد
سب خلق کی رہتی ہی نظر سوے محمد
کیونکر ہو ثنا سے قد دلجوے محمد
ہر سر مین ہی سوداے سر موے محمد
سارا ہی جہان بستہ گیسوے محمد

ہی پرتوہ نور خدا چہرہ سرور
ہو قرب خدا اوسکی اطاعت سے میسر
وہ دیکھے چمکتا ہوا ہو جسکا مقدر
اللہ سے واصل ہو جھکائے جو کوئی سر
آغوش خدا ہی خم ابروے محمد

کیا گلشن عالم مین کھلے اوسکی حقیقت
رضوان بھی کہے دیکھکے بے رو و رعایت
ہر باغ کے پھولونسے جدا جسکی ہو نکہت
رنگ گل وحدت ہی بہار رخ حضرت
اللہ کی بو دیتی ہی خوشبوے محمد

| | |
|---|---|
| ہم وہ ہین کہ مشتاق ہماری ہوئی جنت | حضرت ہی کے باعث سے یہ حاصل ہوئی عزت |
| اللہ کی رہتی ہو ادھر چشم عنایت | پلّے ہین جو رحمت کے تو ہی مرغ شفاعت |

اوڑتا ہوا شاہین تراز وسے محمد

| | |
|---|---|
| لازم ہی زبان دھوکے محمد کا مین لون نام | شایستہ ہر مدح وستایش ہی وہ گلفام |
| ہر بخیہ دم وصف نظر آئے نکیون خام | موسی کی جہان شمع نظر نے نہ دیا کام |

اوسن تم کے باگے ہین دوبازوے محمد

| | |
|---|---|
| وہ کون ہی کرتا نہین جو دلسے اطاعت | کس شیشۂ دلمین یہ نہین بادۂ الفت |
| ہر ایک کا کیونکر نہو میلان طبیعت | جب عین خدا کی ہو ادھر چشم عنایت |

پھر کسکی نظر ہی جو نہو سوے محمد

| | |
|---|---|
| آثم سے ہو کیا حسن محمد کا بیان ہوش | صورت ہی کہ اللہ کی قدرت ہی عیان ہوش |
| کب رخ کے مقابل ہو گل باغ جنان ہوش | کیا حورون کی تزئین کا ہی ذکر یہان ہوش |

عرفان ہی آئینۂ زانوے محمد

تضمین غزل عالم عدیم المثال نازک خیال جناب مولوی کفایت علی
کافی مرحوم مغفور مرادآبادی

| | |
|---|---|
| رہے ہردل نکیون سوے محمد | ہی طوبی قد دلجوے محمد |

ہی سنبل خلد کا موے محمد — بہار خلد ہی روے محمد
شمیم جان فزا بوے محمد

ہواے شہ سے ہو کیا کوئی خالی — عجب صورت ہی حضرت نے نکالی
وہ ابرو ہین کہ یا بیت ہلالی — نہین سرو ریاض ہی مثالی
قدر رعناے دلجوے محمد

نہ لینگے ہم کوئی ہمکو دے فردوس — نہین دل چسپ ہی طیبہ سے فردوس
مدینے سے نہ دیکھین جاکے فردوس — نہ دیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس
وہ آکر دیکھلے کوے محمد

کوئی نقشہ بنا ایسا نہ ہوگا — کسی کا نقش پا ایسا نہ ہوگا
کوئی حاجت روا ایسا نہ ہوگا — کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا
عدیم المثل ہی خوے محمد

سمجھتے بادشہ کو ہین عبادت — ہمین ہی خاک پاے شہ کی حاجت
جہان بیٹھے وہان ہین محو رویت — ہمین ہی وہ جگہ محراب طاعت
جہان ہی ذکر ابروے محمد

کسی صورت مدینے مین جو جاتا — وہان جاکر ذرا آرام پاتا

یہان تو دھیان ہی جب شہ کا آتا ۔۔۔ دل وحشی ہی زنجیرین تڑاتا

بہ شوقِ یادِ گیسوے محمد

نہو آثم کی صورت اب تو بیتاب ۔۔۔ ہی مضمون وصف شہ کا در نایاب
ہوا کیا جو کہا بھی رشک مہتاب ۔۔۔ بس اب کافی ہی آگے جاے آداب

کہان تو ہی کہان روے محمد

## تضمین غزل شاعر بے بدل جناب فقیر محمد خان گویا مرحوم لکھنوی

نکیون کعبہ ہو ایوان محمد ۔۔۔ ہون جب جبریل دربان محمد
بنون کیا مین ثناخوان محمد ۔۔۔ فلک ہی زیر فرمان محمد

بڑی ہی عرش سے شان محمد

عجب عالم مین ذات مصطفے ہی ۔۔۔ کہ مثل اوسکا نہین پیدا ہوا ہی
رخ روشن تجلی خدا ہی ۔۔۔ بیان اوسکا بیان کبریا ہی

کلام حق ہی فرمان محمد

ہوا سارا جہان دیوانہ جسکا ۔۔۔ فضای عرش ہی کاشانہ جسکا
شعاع مہر ہی نذرانہ جسکا ۔۔۔ چراغ ماہ ہی پروانہ جسکا

وہ ہی شمع شبستان محمد

وہی ہے سامع فریاد عالم
اوسیکے دم سے ہے بنیاد عالم
اوسی سے ہوتی ہے امداد عالم
ہوا وہ باعث ایجاد عالم
دلا ہے سب پر احسان محمد

بشر سے ہو ثنا کب ہے یہ امکان
عجب بخشی ہے حق نے شوکت شان
ہے فخر انبیا محبوب سبحان
کہوں کیونکر نہ میں دربان رضوان
کہ جنت ہے گلستان محمد

پڑے ہل چل جہان برباد کل ہو
قیامت آگئی پیدا یہ غل ہو
مثال اک تیغ کے دوزخ پہ پل ہو
چراغ آسمان اکدم میں گل ہو
نہ ہو جو زیر دامان محمد

جو وہ چاہیں شفا پیدا ہو سقم میں
رہیں پھر کیون پھنسے اندوہ و غم میں
رہے نام مرض باقی نہ ہم میں
مسیحا کی موئی امت کو دم میں
جلا دیویں غلامان محمد

ثنا سے شاہ کیونکر لب سے کہیے
اونھیں پیدا جہانیں کب سے کہیے
مدد کے واسطے اب رب سے کہیے
خدا سے کم زیادہ سب سے کہیے
یہی کلمہ ہے شایان محمد

کرون کیونکر صفت مین مصطفی کی
زبان لاؤن کہان سے کبریا کی
یہان ہی عقل حیران اصفیا کی
محمد سے صفت پوچھو خدا کی
خدا سے پوچھیے شانِ محمد

ترے محبوب پر اور تجھپر ایمان
مین لایا دل سے ہون ہی خالق جان
مین اس دنیا مین ہون جسطرح شادان
رہون محشر مین بھی یارب مین خندان
برائے چشم گریان محمد

ہلا مین شکر مین کیونکر نہ ہم لب
کہ تیرا لطف کم ہمپر ہوا کب
تو مثل آثم کے اپنے فضل سے اب
گنہ گویا کے یارب بخشدے سب
بحق آل و یارانِ محمد

## تضمین غزل خود

حقیقت مین یہان کی جو بلندی ہی وہ پستی ہی
خدا کی خلق راحت کے لیے ہر دم ترستی ہی
مری صورت کو غمگین دیکھکر مخلوق ہنستی ہی
کرم کر یا الٰہی مجھکو گھیرے تنگدستی ہی
مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہی

ہمایون بخت ہی جسنے مدینے کی زیارت کی
وہان کی جو گلی ہی وہ فضا رکھتی ہی جنت کی
اوسی سمت آنکھ رہتی ہی لگی ہر وقت امت کی
مجھی کو اک فقط خواہش نہین دیدار حضرت کی

زیارت گوشۂ عالم کی اک دنیا ترستی ہی

الٰہی یہ تمنا ہی کبھی طیبہ مین جا پونہچون
مین نقشہ لوح دلبر روضۂ پرنور کا کھینچون

ہوا شوق مین اڑجاؤن جبتک آنکھ سے دیکھون
مرے جی مین ہی جو زائر کہ آئے اوس سے مین پوچھون

بتا بہر خدا مجکو مدینہ کیسی بستی ہی

حقیقت مین غضب ہی اک بلا انگیز یہ دنیا
چلن ہے اوسکے سب ناخوش ہین خوش کوئی نہین اصلا

رہون اس سے جدا اسکی محبت ہی بہت بیجا
تکبر سے اوٹھایا جسنے سر وہ ہو گیا نیچا

عروج اسکو نہین کہتے ہین یہ تو عین پستی ہی

ہمیشہ سے رہی مجپر مرے اللہ کی رحمت
مرے کام آگئی الفت مرے کام آگئی الفت

مٹی ہرگز نہ مرکر بھی رہی باقی وہی صورت
ہوا آثم مین شغل نعت احمد سے یہ خوش قسمت

کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہی

## ترجیع بند

کیا تاب نعت پاک ذرا ہو سکے رقم
لکھے جو کچھ زبان قلم ہو الٰہی قلم

تجسا نہین ہی دوسرا ای شافع امم
کہتا ہون اس سبب سے دم نعت دمبدم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تجپر تو خاص فضل خدائے قدیر ہی
تو شاہ دین ہی صاحب تاج و سریر ہی

ہر ایک خاکسار کا تو دستگیر ہی
دونون جہانمین ایک توہی بے نظیر ہی

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کیا میرے آگے رتبہ کسیکا دو چند ہو
مضمون کسیکا کب مرے آگے بلند ہو
ممکن نہین زبان جو دم نعت بند ہو
مرغوب سبکو یہ سخن دل پسند ہو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ادریس و شیث و یوسف و یعقوب خوش سیر
ایوب و نوح و عیسی و اسحاق نامور
یہ سب تھے اہل رتبہ زمانے مین ہمد گر
لیکن تمھین کو حق نے بلایا بکروفر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حق ہی یہ اسمین شک نہین ای شافع امم
میکال و جبرئیل ہین عالم مین ذی حشم
انکے سوا بھی اور ملائک ہین محترم
لیکن قسم خدا کی کہے جاینگے یہ ہم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ظاہر تمھارے چہرے سے ہی قدرت آلہ
اللہ نے کیا ہی دو عالم کا بادشاہ
محشر مین بخشواینگے امت کے جب گناہ
سب انبیا کہینگے کہ ای شاہ دین پناہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو خیل انبیاے سلف کا امام ہی
جتنا شرف جہان کا ہی تجپر تمام ہی

| | |
|---|---|
| تو آخر زمان کا نبی لا کلام ہے | نازل ملائکہ کا تجھی پر سلام ہے |
| بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر | |
| ہر ایک بزم دہر میں پروانہ ہے ترا | ہر شمع کی زبان پہ افسانہ ہے ترا |
| آتش گناہگار بھی دیوانہ ہے ترا | کہتے ہیں نقد جان جسے نذرانہ ہے ترا |
| بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر | |

## حلیہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

| | |
|---|---|
| للہ الحمد کہ چمکنے کو ہے میری تقدیر | جلوہ گر ہونے کو ہے مہر عرب کی تنویر |
| دل پہ کھنچنے کو ہے اب مصحف رخ کی تصویر | پیدا ہونے کو ہے ہر شعر میں شئے تفسیر |
| ہیں اترنے کو مضامین فلک سے مجھ پر | |
| شہرہ ہونے کو ہے حسان میرا گھر گھر | |
| حلیہ کرتا ہوں بیان سنکے پڑھیں صل علیٰ | واہ رے شان خدا نے کہا لولاک لما |
| خالق ارض وسما آپ کا ہے مدح سرا | دعوی مدح سرائی کروں کس منہ سے بھلا |
| تم جو چاہو تو طبیعت میں روانی ہو جائے | |
| منکشف مجھ پہ ہر اک راز نہانی ہو جائے | |
| آپکا وصف کرے کیا ہے مجال انسان | جز خدا اور کسیکو نہیں مدحت شایان |

لال پاتے ہین یہان ہم تو فرشتون کی زبان
آپکے حسن کا جلوہ تو ہر اک جا ہی عیان

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپکے وصف سے کاغذ کو ہوئی ہی رونق
غیرت مہر بنا ہی مرے دیوان کا ورق

آپکے حکم سے سینہ ہوا مہتاب کا شق
آپ واللہ جہان مین ہین نبی برحق

آپکے نور سے معمور رہی عالم سارا
آپکے خلق کا کس جا پہ نہین ہی چرچا

آپکے روی منور کی کرون کیا مین ثنا
سورہ والشمس کا ہی مدح مین اوسکی آیا

دیکھ پائے تو نہ بے نور ہو کیون مہر سما
آپکے جلوۂ رخسار سے نسبت ہی دیا

سورۂ نور کے ہین معنی یہ تنویر جبین
زلف کو کیون کہین واللیل کی تفسیر نہین

سر انور ہی کہ برج فلک شوکت ہی
فضل اللہ سے ہر سر پہ اوسے عظمت ہی

نور پیشانی اقدس ہی کہ اک قدرت ہی
طاق ابرو ہی وہ کعبہ کہ فدا خلقت ہی

چشم مین سرمۂ مازاغ ہی ماشاء اللہ
واہ خود دیکھتا ہی اوسکا تماشا اللہ

عندلیبان چمن ہین رخ حضرت پہ نثار
لعل آگئے لب لعلین کے ہی بالکل بیکار
گل زنبق مین کہان ہی گل ہنسی کی بہار
سامنے دانتون کے بے آب ہی دُر شہوار

یہ زبان دیکھکے سحبان کی فصاحت گم ہو
لب اعجاز سے اظہار صدائے قُم ہو

دونون شانون کی کرون شان بیان کیا ہی مجال
نور کے ہین وُہ ستون جنکو کبھی ہو نہ زوال
گردن پاک کی کیونکر ہو صراحی سے مثال
بادۂ حسن و لطافت سے ہی یہ مالامال

کب پری کا ہی گلو حور کی گردن ایسی
بزم عالم مین کہان شمع ہو روشن ایسی

ہاتھ وہ ہاتھ کہ مثل انکا نہ پایا یکسر
پس کف دست سے شرمندہ ہو وہ مثل قمر
ہو کسی دن جو مقابل ید بیضا آکر
پنجہ بھی پھیر دے خورشید کا پنجہ اکثر

واہ یکدست نظر آگئی اللہ کی شان
اونگلیون پر جو ہوے تار شعاعی قربان

بخدا مخزن ہر علم و ہنر سینہ ہی
نام کو اوسمین سیاہی ہی نہ کچھ کینہ ہی
پاک و شفاف صفائی کا اک آئینہ ہی
دولت راز الٰہی کا وہ گنجینہ ہی

کیون نہو اوس سے بھلا قدرت یزدان ظاہر
ہوتی ہی دیکھکے ماہیت عرفان ظاہر

وہ کمر ہو نظر آتا نہیں جسکا سایہ
پشت کا مہر نبوت سے ہی اعلیٰ پایہ

دیکھ سکتے نہیں واللہ اسے آدم کم مایہ
ہو وہ انسان جو آنکھون سے بنے انکا ہم سایہ

سرزد اعجاز نہیں ہوتے ہیں کب آنکھونسے
صاد اونپر نہیں کب کرتے ہیں سب آنکھونسے

پانون کا قدر میں ہی عرش سے بڑھکر پایا
اونکی مدحت جو بشر کوئی زبان پر لایا

مرتبہ انکا کسیکے بھی نہیں ہاتھ آیا
اونسے فردوس میں وہ رتبہ برتر پایا

دیکھکر جسکو پڑھا صل علیٰ حورونے
نعت گو ہی یہ محمد کا کہا حورونے

جاہ و اجلال کا ہو آپکے کس منہ سے بیان
سب رسولون پہ ہی فخر آپکو اے شاہ زمان

آپکی شان پہ ہوتے ہیں ملائک قربان
پائینگے حشر کے دن آپ ہی کے دم سے امان

وہی تھا حکم خدا آپ جو فرماتے تھے
آپکے پاس تو جبرئیل امین آتے تھے

تو ہی مالک ہو سوا تیرے نہیں کوئی رفیق
ہی تو ہی بحر کرم بحر عطا بالتحقیق

در پہ مدینے کے چلے جانے کی ہمکو توفیق
پار کیا ہون کہ یہ دریا مصیبت ہی عمیق

گر کرم اسپہ گنہگار ترا خادم ہی
یہ بھی اک بندۂ ناچیز ترا آثم ہی

# مسدس دربیان شب معراج مسمے بہ نور عرش

معراج مصطفےٰ کی صفت ہوتی ہی کہیں — حق نعت کا ادا کرے ایسا کوئی نہیں
تھا آسمان جلوہ نما بر ضیا زمیں — کہتے تھے سب ملک کہ ہی معراج شاہ دیں
پرنور تھی وہ رات قدرت رب انام سے
رحمت کے ساتھ نور برستا تھا شام سے

خورشید شام ہوتے ہی فوراً نہاں ہوا — گردوں پہ ماہتاب کا جلوہ عیاں ہوا
گھر عیش و انبساط کا ہر آسمان ہوا — کثرت سے ہر مکینِ فلک شادمان ہوا
اللہ جانتا ہی جو تھی پر بہار شب
کمتر تھی جسکے سامنے ستّر ہزار شب

تھا حکم حق فلک نہ پھریں اب ٹھہر رہیں — اور اپنی اپنی جا پہ یہ شمس و قمر رہیں
روحیں ہیں جتنی عیش میں وہ رات بھر رہیں — استادہ کل فرشتے ادھر اور ادھر رہیں
آتی ہی اب سواری ہمارے حبیب کی
چومے قدم جو خوبی ہو انکے نصیب کی

حکم خدا سے پھر ہوا جبریل کو خطاب — جنت سے لے براق جو ہو سب میں انتخاب
کوثر کے پانی سے اسے نہلا کے تو شتاب — لیجا سوار شاہ کو کر تو ہو ہم رکاب

تاکید جان امین ذرا بھی نہ دیر ہو
طالع حبیب سیر سے قدرت کی سیر ہو

سوتے تھے امّہانی کے گھر شب کو مصطفیٰ — جبریل جاکے بولے کہ اے فخر انبیا
اوٹھو کہ بخت جاگتا ہے سوتے ہو کیا — پھر ملکے اپنے پر کف پا سے جگا دیا

اوٹھے جو وہ سلام کیا یہ دیا پیام
مشتاق ہے لقا کا خدا اے شہ انام

پھر لائے جبرئیل بڑے آب و تاب سے — طشت طلا بھرا ہوا کوثر کے آب سے
بڑھکر تھی اوسکی بو کہیں مشک و گلاب سے — دھوئی سیاہی صدر رسالت مآب سے

چوکی طلائی ایک وہان لا کے دھر دی
چھاتی نبی کی نور سے ایمان کے بھر دی

چوکی سے بعد غسل اوٹھایا جناب کو — او رحلۂ بہشت پنہایا جناب کو
سر پر رکھا عمامہ سجایا جناب کو — نوری ردا اوڑھا کے بٹھایا جناب کو

نعلین سبز و پاک جو زیر قدم ہوئی
گردن سر غرور کی فی الفور خم ہوئی

پٹکا مرصع شاہ کے زیب کمر کیا — پھر ایک تازیانہ زمرد کا لا دیا

مسجد سے نکلے جلوہ کنان فخر انبیا
تھا سیکڑون فرشتونکا دونو طرف پرا

تھا دبدبہ جناب کا سب خاص و عام مین
سارے ملک تھے فکر ادای سلام مین

اسّی ہزار داہنے جانب فرشتے تھے
ہاتھونمین شمعین نور کی تھے سب لیے ہوے
ستر ہزار بائین طرف کو بھی تھے کھڑے
شمع جمال پاک پہ پروانے تھے بنے

لبیک کہتے جاتے تھے جملہ حضور مین
صلِّ علی کا شور تھا نزدیک و دور مین

جام آئے تین اونمین تھا اک شیر سے بھرا
مملو شراب ناب سے ساغر تھا تیسرا
اور دوسرے پیالے مین شفاف شہد تھا
پھر مصطفے نے شیر تھا جسمین وہ پی لیا

آیا سرور آنکھونمین دل آینا ہوا
شوق لقاے خالق باری سوا ہوا

جبریل نے نبی سے یہ کی عرض ایکبار
عقبے ہی شیر نیک ہین سب اسکے خواستگار
دنیا ہی جام مے تو زمانہ ہی بادہ خوار
پیتے نہین شراب کو جتنے ہین ہوشیار

مطلق غرض نہین ہی اونھین کائنات سے
اونکو ہی کام خالق اکبر کی ذات سے

پیش حضور آکے جو حاضر ہوا براق
سرور ہوے سوار گیا صدمہ فراق

خوش ہو گیا کہ تھا اوسے حضرت کا اشتیاق
بولا زہے نصیب یہ ہی حسن اتفاق

کی عرض اس غریب کی بھی سنیے گفتگو
محشر مین بھولیے نہ مجھے ہی یہ آرزو

کیا دخل وصف اوسکا جو آئے زبان تک
صرصر کی چال اوڑائی تو بجلی کی لی چمک

جسدم چلا وہ حکم خدا سے سوئے فلک
گرد اوسکے آگے عنبر سارا کی تھی مہک

پھر کتنے طرفہ جو ہزارون ملک تھے چلے
انجم عروج بخت کے اونکے جلو تھے چلے

حکم خدا سے آئی یہ جبریل کو ندا
جبریل نے نقاب جو رخ سے اوٹھا دیا

ستر نقاب ہو نمین سے تو اب ایک لے اوٹھا
جلوے سے پھر تو آپکے روشن جہان ہوا

ہر روشنی خجل تھی محمد کے نور سے
گردون بھرے تھے قدرت رب غفور سے

خوش خوش رسول مسجد اقصی مین آئے جب
حاضر تھے انبیا وہان پہلے سے سب

ٹھیرے سبھی نماز عشا سید عرب
اک ایک نے وضو کیا ہر صلوۃ رب

ہر ایک کو نبی کی زیارت کا شوق تھا
آنکھون کو انتظار بہت دلکو ذوق تھا

اک مرتبہ صفین ہوئین آراستہ تمام
سب مقتدی کھڑے ہوے لیکر خدا کا نام
تکبیر کی ہر اک نے ادا با صد احترام
آگے ہوے صفون کے کھڑے شافع انام
سب نے حضور دل سے ادا جو نماز کی
رحمت جہان مین پھیل گئی بے نیاز کی

جب دونون ہاتھ اوٹھائے نبی نے پئے دعا
با عجز و انکسار یہ اللہ سے کہا
آنسو بھر آئے آنکھون مین بیحد الم ہوا
امت کو میری بخشدے اے میرے کبریا
آئی ندا ملول نہ تم اے حبیب ہو
شافع ہو روز حشر مین ہمسے قریب ہو

مسجد سے پھر سوار ہوے شاہ دین پناہ
پہلے فلک پہ پہونچے وہ ہمصورت نگاہ
حضرت کے ساتھ ساتھ ملک کی چلی سپاہ
آدم کو دیکھا بیٹھے ہوے تکتے ہین راہ
حضرت نے ہاتھ اوٹھائے جو تسلیم کے لیے
آدم بھی اوٹھ کھڑے ہوے تعظیم کے لیے

پھر دوسرے فلک پہ گئے شاہ بحر و بر
آئے محمد عربی سید البشر
دربان نے جاکے حضرت یحیی کو دی خبر
تعظیم کو چلے دیکھیے پھر کیجیے نظر
وہ مرتبہ معراج کا کسی کو بھی بشر نہین
یکتا ہین ثانی انکا جہان مین کہین نہین

پھر تیسرے فلک پہ گئے سید الامم
پھیلی خبر کہ آتے ہین سلطان محترم
تعظیم کو وہان کے ملک بھی اوٹھے بہم
یوسف یہ بولے عین عنایت ہے یہ کرم

آنے سے آپکے مری عزت بڑی ہوئی
فضل خدا سے حل ہوئی مشکل اڑی ہوئی

پھر چوتھے آسمان پہ پونہچے شہ انام
آنکھونکے آگے پھر گیا تسلیم کا مقام
ادریس اور مسیح اوٹھے با صد احترام
دونون نے بڑھ کے فرط ادب سے کیا سلام

دیکھا جو نور دور سے اوس دین پناہ کا
کلمہ پڑھا پس اشہد ان لا الہ کا

پھر پانچوین فلک پہ جو وہ سید عرب
دیکھے قدم تو سبکے خوشی کا ہوا سبب
پونہچے تو اوٹھ کھڑے ہوئے قدسی پئے ادب
ہارون ہنسکے بولے کہ آئے حبیب رب

خوبی نہ یہ فقط مرے بخت رسا کی ہے
ہے یہ کرم خدا کا عنایت خدا کی ہے

پھر پونہچے آسمان ششم پر حبیب حق
عیش و سرور ہی تھا نہ تھا نام کو قلق
پھولا خوشی سے مثل گل اوس چرخ کا ورق
صلوٰۃ علیہ حضرت موسےٰ کا تھا سبق

آگے رکھا قدم جو رسول کریم نے
آنسو بہائے آنکھون سے اپنے کلیم نے

پھر ساتوین سپہر پہ پونہچے شہ زمان
شادی کا تھا ہجوم خوشی تھی جہان جہان
گلزار نقش پا نے بنایا وہ آسمان
تسلیم کی خلیل نے پھر ہو کے شادمان
فرمایا یون کہ آج ہمارے کھلے نصیب
کب شکر ہو ادا ہے قسمت خوشا نصیب

پھر پونہچے عین سدرہ پہ وہ فخر انبیا
شاخین زمردین ہین تو پتے ہین پر ضیا
دیکھا تو آ گئی نظر اک قدرت خدا
پھل پھول لعل و گوہر دیا قوت خوش نما
اوس پیڑ پر ظہور جو ہو نور نے کیا
چارون طرف شجر کے ہو جلوا گرا ہوا

شرمندہ شاخ شاخ سے ہوتی ہے کہکشان
بیٹھے ہوے ہین اور فرشتے بھی شادمان
روح الامین کے رہنے کا بھی ہو وہی مکان
انجم کی طرح گنتی سے باہر ہین بیگمان
بیٹھے ہین سب نبی کی سواری کے ذوق مین
آنکھین کھلی ہوئی ہین زیارت کے شوق مین

پونہچی وہان سواری شاہنشہ انام
کی عرض ہننے کی ہو عبادت جو صبح و شام
اک ایک نے ادب سے کیا شاہ کو سلام
دیتے ہین اجر آپ کی امت کو وہ تمام
یہ سنکے پھر تو شاد رسول خدا ہوے
رخصت سبھو نسے ہو کے پھر آگے جو کچھ بڑھے

بولے یہ جبرئیل کہ اے سید البشر
اسدم ہو اس غریب کو گھیرے غم و خطر
آگے ذرا بڑھوں تو جلیں میرے بال و پر
رخصت یہاں سے کیجیے قربان ہوں آپ پر
شہ نے کہا کہ ایسے میں بھائی نہ چھوڑ تو
تنہائی میں غضب ہے نہ منہ مجھسے موڑ تو

رخصت کیا نبی نے جو اس عذر خواہ کو
میکائیل آکے بولے چلو کاٹیں راہ کو
تب چھوڑکر چلا وہ حبیب الٰہ کو
پھر لے چلے پروں پہ رسالت پناہ کو
حضرت کو آگے لیچلے میکائیل اوس گھڑی
طی کیں وہ ایکدم میں جو تھیں منزلیں کڑی

کچھ بڑھکے مصطفے سے یہ کی عرض شاہ دین
گو چاہتا یہ امر نہیں ہے دل حزین
آگے بڑھوں پر دیں نہیں طاقت مگر نہیں
رخصت کا خواستگار ہوں اے فخر مرسلین
لیکن اجازت شہ عالم پناہ لی
بھیجا سلام آپ پر اور اپنی راہ لی

راہی جو وہ ہوئے تو سرافیل نامدار
بعد اوسکے بازو پہ بٹھا کر وہ ذی وقار
پھر طواف شہ کے پھرے گرد چند بار
لیکر اوڑے مثال ہوا شہ کو ایکبار
جتنے حجاب تھے وہ برابر دکھائے سب
شہ نے بھی لطف شان خدا کے اوٹھائے سب

حد تک جو اپنے پونہچے سرافیل نامور — کرنے لگے یہ عرض کہ ای شاہ بحر و بر
مجبور ابتو مین بھی ہون آگے نہین گذر — رخصت یہانسے کیجیے فدوی کو بے خطر

رخصت کا حکم پا گئے رسالت مآب سے
راہی ہوے وہ خدمت عالیجناب سے

بعد اسکے رفرف آیا محمد کے واسطے — آئی سواری خوب ہی احمد کے واسطے
آئی ندا کہ بیٹھو اب وجد کے واسطے — ہے یہ حریر آپکی مسند کے واسطے

جھالر ہے موتیون کی یہ ہے اک روا نور
وہ لے اوڑا نبی کو نہ ہے قدرت غفور

رفرف پہ شاہ بیٹھکے پونہچے جو عرش پر — پایا وہان یہ نور عجب ایک جلوہ گر
دیکھا جو غور سے تو پڑے شاہ کو نظر — ستر ہزار پردے سے تو ستر ہزار در

پھرتے تھے جو ملائکہ اوسوقت رک گئے
دیکھا جو شاہ دین کو تو اکبار جھک گئے

مانند ابر ایک ہوا نور پھر عیان — وہ لے گیا جناب محمد کو پھر وہان
جسجا کہ ہست و بود کا کچھ بھی نتھا نشان — آئی صدا قریب ہو ای مفخر جہان

اک اک قدم پہ رتبہ حضرت فزون ہوا — جو کچھ سوا خدا کے تھا دلسے برون ہوا

اک دم مین پھر دنی فتدلیٰ مین آگئے
قوسین سے چلے حد ادنیٰ مین آگئے
پایا شرف مقام معلیٰ مین آگئے
کس شان سے مقام فاوحیٰ مین آگئے
قرب خدا مین پھر تو وہ مسند نشین ہوے
احمد احد کے جلوہ مین خلوت گزین ہوے

بعد اسکے ما و من کا نہ پھر دخل کچھ رہا
راز و نیاز ہونے لگے پھر تو برملا
نور خدا سے جاکے ملا نور مصطفےٰ
دونون کے بیچ مین تھا فقط پردہ نور کا
شافع کیا تمام کا راضی خدا ہوا
بخشین نمازین علم لدنی عطا کیا

واپس پھرے وہان سے جو سلطان دو جہان
جنت کی سیر کو بھی چلے ہوکے شادمان
آداب تھا رکاب مبارک سے ہم عنان
رضوان کو حکم پہونچا کر آراستہ جنان
حورین رہین سنگار برابر کیے ہوے
غلمان ہون بر مین جامہ خوشتر کیے ہوے

آتا ہی سوے گلشن رضوان مرا حبیب
خوش ہوگا دیکھکر وہ مری قدرت عجیب
دیکھیگا ہر مکان کو جا جاکے وہ قریب
اوسکے قدم سے تو ہو مشرف خوشا نصیب
اندر جنان کے آئین جو سلطان محترم
غلمان و حور آنکھین ملین چوم لین قدم

اتنے مین پونہچے شاہ امم خسرو زمان
دیکھین بہت لدی ہوئی پہولون سے ڈالیان
رکھا قدم جو شاہ نے تازہ ہوا جنان
پائی نئی بہار سے ہر شاخ گلفشان

چلتی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کس بہار سے
ہوتا تھا تازہ قلب حزین اس بہار سے

پرتو فگن ہوا جو رخ پاک ایکبار
جب چشم حور جلوہ شہ سے ہوئی دوچار
ہر سو دو چند ہو گئی گلزار مین بہار
بلبل کی طرح ہو گئی بیتاب و بیقرار

حورون کو جب حضور کی صورت نظر پڑی
کہنے لگی تجلی قدرت نظر پڑی

جتنے تھے پھول رنگ خوشی کا جماتے تھے
غنچے تمام صل علی لب پہ لاتے تھے
پھولے نہ اپنے جامۂ تن مین سماتے تھے
جتنے تھے برگ گوہر شبنم لٹاتے تھے

فوارے نہرون کے تھے برابر تلے ہوے
ہر ایک قصر کے تھے دریچے کھلے ہوے

نرگس کو نور دیکھ کے حیرت سوا ہوئی
دیکھا جو چہرہ گل کی نزاکت سوا ہوئی
نہر روان کی اور لطافت سوا ہوئی
نسرین و نسترن مین بھی زینت سوا ہوئی

جتنے تھے مصطفے کے قدم چومنے لگے
شادی سے پھول ڈالیون مین جھومنے لگے

جنت کو دیکھکر جو پھرے سرور زمان
دوزخ کی آگ پائی نہایت شرر فشان
دیکھا طرح طرح کا عذاب اوسکے درمیان
تشریف لائے پھر شہ دین جانب مکان

زنجیر در مین تھا وہی جنبش کا سلسلا
گرمی وہی تھی بستر راحت پہ برملا

آثم سخن کو طول نہ دے حق سے کر دعا
ماں باپ میرے اور اعزا و اقربا
استاد و خاندان و احبا و آشنا
ان سب کو بخشنا تو پئے ذات مصطفیٰ

دلمین سوا ترے نہ کبھی جا کا غیر ہو
ایمان کے ساتھ خاتمہ سبکا بخیر ہو

## تقاریظ و قطعات تاریخ ترتیب و طبع دیوان ہذا

از طبع عالی رشک ہلالی و جلالی عالم با عمل شاعر بے بدل استاد یگانۂ یکتائے زمانہ ناظم و ناثر بے نظیر حضرت منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد جناب مستطاب الاخطاب حاجی حرمین شریفین نواب کلب علیخان بہادر مرحوم و مغفور والی ریاست دار السرور رامپور

حضرت کی مدح مین جو کیا ہو رقم آثم نے
مطبوع خاص و عام ہو دیوان حضور کا
ہاتف سے سال طبع جو پوچھا امیر نے
بولا کلام نعت شہنشاہ کا چھپا
۱۲ ۱۲ ہ

از افکار عالی وقار جریدۂ روزگار شاعر نازک خیال عدیم المثال

مشہور زمانہ مجدد رنگ عاشقانہ جناب نواب محمد مرزا خان صاحب داغ دہلوی

| | |
|---|---|
| ہو گیا ہے جناب آتش سے | داغ کیا اہتمام نعت شریف |
| ہے یہ تاریخ طبع کا مصراع | جان دل ہے کلام نعت شریف |

از علامۂ زمان فہامۂ دوران شہسوار عرصۂ فصاحت یکتاز میدان بلاغت جناب نواب حافظ مولوی عبدالعزیز خان صاحب عزیز وکیل عدالت ضلع علیگڈھ

| | |
|---|---|
| شاعر نامی حضور احمد چو کرد | جمع دیوانے بمضمون لطیف |
| بہر سال طبع او طبع عزیز | گفت یک مجموعۂ نعت شریف |

از شاعر لاثانی فخر انوری و خاقانی محقق زمان معجز بیان جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز متوطن حافظ آباد عرف پیلی بھیت

| | |
|---|---|
| ای حضور احمد من باد ترا | بہرہ یابی بحضور احمد |
| بہر دیوان تو گفتم تاریخ | بہرہ یابی بحضور احمد |

از جناب شاعر عالی فکر فخر زمان مولوی حکیم عنایت اللہ خان صاحب قیس متوطن علیگڈھ

| | |
|---|---|
| خوش رقم این نسخۂ رنگین سواد | ریختہ از خامۂ عنبر فشان |
| مشتمل نعت رسول زمن | فخر جہان خاتم پیغمبران |

هر ورقش چون گل نو تازه رنگ — غیرت آرایش باغ جنان
نزهت و سیر اسپے مضمون تمام — ساخته در جدولش آب روان
جلوۂ نیرنگ سواد و بیاض — رونق ہنگامۂ چشم بتان
لفظ و حروفش بصد ادل نشین — رنگ معانی بادادل نشان
سلسله انگیز طراز سخن — مرسله آویز گلوے بیان
رنگ فروز دل اہل ہنر — مصقلۂ خاطر لطیفہ بیان
یافت چو ترتیب بہ آئین نیک — خواسته تاریخ دل طالبان
قیس رقم کرد خوشا مصرعے — طبع شده نعت رسول زمان

از نازک خیال شیرین مقال جناب میر اکبر علیصاحب تمیز تلمیذ
باتمیز نواب عاشور علیخان مرحوم لکھنوی

دیوان کہا نعت میں کیا کام کیا ہے — سچ یہ ہے حضور آپنے خالق کی خوشی کی
تھی فکر کہ دیوان کی تاریخ ہو مرقوم — اور دھیان تھا یہ بھی کہ نہو ایسی کسی کی
ہاتف نے کہا کان میں کہدے یہ تمیز آ — مقبول ہے کل پیش خدا مدح نبی کی

از شاعر خوش بیان شیرین زبان جناب منشی امداد حسین صاحب
شوق بریلوی ابن شیخ محمد بخش صاحب سب اورسیر محکمہ گنگ کینال

آگرہ شاگرد جناب استادی مکرمی حضرت ہوش رئیس بریلی مدظلہ العالی

کیا ہی آثم نے باغ عالم مین — گل نعت نبی کھلایا ہی
حق تو یہ ہی طفیل حضرت ہوش — تازہ اس گل نے رنگ پایا ہی
بندش صاف سے ہی آئینہ — گل خورشید اسکا سایا ہی
اور رنگینی مضامین نے — لطف فردوس کا دکھایا ہی
پھر تاریخ شوق آثم سے — کہدے مرآت خلد پایا ہی
۱۳۱۴ھ

از فصیح زمن جناب مولوی محمد حسن رضا خانصاحب حسن
بریلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

ہی یہ دیوان اوسکی مدحت مین — جسکی ہر بات ہی خدا کو قبول
جسکے قبضے مین دو جہانکا ملک — جسکے بندے ہین تاجدار شمول
جسپہ قربان جان جان کے ہین — جسپہ پیارا خدا خدا کے رسول
جسکے صدقے مین اہل ایمان پہ — ہر گھڑی رحمت خدا کا نزول
ق جسکی سرکار قاضی حاجات — جسکا دربار معطی مامول
یہ ضیائین اوسیکے دم کی ہین — یہ سخائین اوسیکی ہین معمول
دن کو ملتا ہی روشنی کا چراغ — شب کو کھلتا ہی چاندنی کا پھول

اوسکے در سے ملے گدا کو بھیک | اوسکے گھر سے ملے دعا کو قبول
ای حسن کیا حسن ہی مصرعِ سال | باغ اسلام کے کھلے کیا پھول
۱۲ھ

دیگر

آثم نے نعت مین وہ دیوان کیا تحریر | ہر شعر جسمین ہی اک دیوان کا خلاصہ
کلک حسن نے اوسکی تاریخ یون سنائی | وصف نبی رب ہی ایمان کا خلاصہ
۱۲ھ

از شاعر خوش فکر جناب میرزا رستم بیگ صاحب قیصر خلف الصدق
مرزا عباس بیگ صاحب نادر بریلوی شاگرد جناب عزیز رئیس بریلی

کر دیا حسان کو محجوب اپنے | مدح لکھی ہی خوش اسلوب اپنے
یون کہا ہاتف نے قیصر نیک فکر | نعت لکھی بے بدل خوب اپنے
۱۲ھ

حافظ خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل عدالت ضلع پیلی بھیت
شاگرد جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز حافظ آبادی

دیوان ہی یہ دلیل بخشش | آثم کو ہی کفیل بخشش
تاریخ اگر ہی اسکی لکھنا | حافظ لکھو سبیل بخشش
۱۲ھ

از فکر صائب جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید ساکن کرت پور
ضلع بجنور ملازم محکمۂ فوجداری علی گڑھ

حضور احمد خدا حافظ تمہارا — تمہارا ہر سخن ہے دل کو مرغوب

یہ دیوان نعت کا ہے سب کو مطبوع — ہوا مطبوع بھی کتنا خوش اسلوب

سناتا ہے مجید اب طبع کا سال — لکھی ہے نعت احمد واہ کیا خوب

از نتائج فکر عالی جناب محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز دہلوی

خلف الصدق غلام رسول خان مرحوم تلمیذ داغ دہلوی

تخلص آپکا آثم حضور احمد نام — اور آپکے پدر نامور ہیں جعفر خان

بیان خلق و محبت کا کس طرح میں کروں — جو دل لگا کے پڑھے دیکھتے ہی وہ ثناخوان

یگانہ ہو عقل رسا اور انکی فکر بلند — جناب جوش کے شاگرد ہیں وہ عالی شان

کہا جو نعت کا دیوان تو مجھے ہاتف نے — کہا کہ مادہ وہ کہیے جو ورد زبان

کہا یہ مصرع تاریخ پھر تو میں نے عزیز — چھپا ہے نعتیہ دیوان یہ گہر افشان

از شاعر خوش فکر جناب مولوی سید حسین صاحب مراد آبادی

وکیل عدالت شاگرد جناب داغ دہلوی

مچے کس طرح غل نہ صل علیٰ کا — چھپا نعت میں ہے یہ دیوان عجائب

ہوئی فکر تاریخ مجھکو جو سید — ندا آئی لکھدے کلام غرائب

از نازک خیال شیرین مقال جناب محمد سعادت یار خانصاحب

عاشق بریلوی تلمیذ با تمیز مرزا عباس بیگ نادر مرحوم و حضرت

ہوش رئیس بریلی

شد طبع چو دیوان رقم کردہ آثم — در سلسلۂ نظم دُرِ نعت بسفتہ

عاشق پئے تاریخ چو بے پاست مسیحا — در عیسوی سن گو چمن نظم شگفتہ

ایضاً در سنہ ہجری

لکھا آثم نے جو یہ دیوان نعت — فکر ہی کس سے اوسے تشبیہ دون

دلبین ہو عاشق پئے تاریخ طبع — بوستان شاعری اوسکو لکھون ۱۳ھ

از طبع عالی منشی شمشاد علیخان حقیر تاجر متوطن کلکتہ شاگرد مصنف

وہ کیا دیوان آثم نے تمام — سیر جسکی اہل دل کا چین ہی

فیض پایا ہی جناب ہوش سے — خوب نعت قبلۂ دارین ہی

لکھدے بہر سال یہ مصرع حقیر — وارث عالم شہ کونین ہی ۱۳ھ

از طبع عالی جناب منشی تفضل حسین صاحب راغب بریلوی

کیا عجب نظم در صفت سید ابرار آثم نے — جہان ہین شعر اوٹھا ہر طرف اللہ اکبر کا

بڑی رغبت سے سال طبع لکھا کلک راغب نے — عجب دیوان یہ موزون ہوا ہی نعت سرور کا ۱۳ھ

ایضاً

چو نعت احمدی از فکر آثم — مرتب آمد زین ایام گردید
برای سال طبع از شوق رغبت — بگو مشتاق خاص و عام گردید ۱۳۱۸ع

## از سخنور والا گہر ذکی الطبع جناب شیخ محمد حسن صاحب ضبط ساکن قصبۂ کانٹ ضلع شاہجہانپور شاگرد جناب نواب حکیم محمد اسمعیل خانصاحب ذبیح رئیس دہلی

ہو گیا خلق میں مشہور کلام آثم — نعت گوئی سے بڑھا رتبہ و نام آثم
واہ ری طبع رسا واہ رے مضمون بلند — شاعری بنگئی ہر ایک غلام آثم
نعت وہ نعت کہ جس نعت کا کیا کہنا ہے — آئین حسان یہاں بہر سلام آثم
ضبط اس نظم کا جب لطف ملے پائے تو آ — گل جنت سے سوا ہے یہ کلام آثم ۱۳ھ

## از شاعر خوش فکر محمد واحد یار خانصاحب صادق تلمیذ جناب محمد سعادت یار خانصاحب عاشق بریلوی من زمرہ تلامذۂ حضرت ہوش رئیس بریلی

خوب آثم کا چھپ گیا دیوان — جسکا صادق ہے چار سو شہرا
جسم جنت کا لیکے لکھ تاریخ — کیا ہی دیوان بے نظیر ہوا ۱۳ھ

## از فکر عالی محمد مظفر علیخانصاحب فیض شاگرد جناب قیصر بریلوی

| | |
|---|---|
| نہین کچھ بھی آثم کو خوف گناہ | کہ ہی نعت فردوس اعلے کی راہ |
| کہا فیض ہاتف نے ہنگام فکر | لکھی نعت احمد ہی کیا خوب واہ |

۱۳۱۶ھ

چکیدۂ قلم اعجاز رقم جناب فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری

شاگرد رشید جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

| | |
|---|---|
| ہون عاشق دیوانہ جو محبوب خدا کا | غل نالۂ زنجیر مین ہی صل علے کا |

صبح کا سہانا وقت ہی افق پر ہلکی ہلکی سفیدی پھیلی ہوئی نظر آتی ہی بائے حبیب چلے ہین شمعین جھلملا رہی ہین جدھر دیکھو نور کا عالم ہی ہر شجر پر نخل طور کا عالم ہی دریا سفینہ صافی کی طرح نشۂ محبت مین لہرین لے رہا ہی اشجار کا صوفیون کی طرح حال مین جھومنا عجب کیفیت دے رہا ہی گلشن پر جوبن پھٹا پڑتا ہی ہر طرف ایک نئی بہار ہی باد صبا عجب نزاکت و دل فریبی کے ساتھ روشون پر اٹکھیلیان کرتی پھرتی ہی پھولون کی لہک خوشبویون کی مہک مشام جان کو معطر کر رہی ہی غنچے چٹک چٹک کر شادیانے بجاتے ہین مرغان چمن خوش ہو ہو کر مبارک باد گاتے ہین طوطی کے دلاویز نغمے بلبل کے فرحت انگیز ترانے دلون کو بیچین کیے دیتے ہین رنج والم دنیا سے مفقود ہی سامان عیش و عشرت ہر جگہ موجود ہان خمخانۂ سخن کے متوالو عشق نبی مین نالے کرنے والو مژدہ ہو آج وہ شاہد مراد جسکی آمد جان نواز

کے لیے تم چشم بر راہ و گوش بر آواز تھے جسکی تمکو مدت سے تمنا تھی جسکے تم برسون سے خواستگار و طلبگار تھے جلوہ گر ہونے والا ہے یعنی دیوان فصاحت عنوان جناب حافظ مولوی حضور احمد خان صاحب متخلص بہ آثم بریلوی شاگرد جناب مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب ہوش رئیس بریلی کا جو نعت سرور کائنات علیہ الصلوات مین ہے زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر تمھاری آنکھون مین روشنی بڑھائیگا سبحان اللہ دیوان ہے یا فصاحت کی جان دیوان ہے یا بلاغت کا ایمان دیوان ہے یا متانت کا خزینہ دیوان ہے یا رزانت کا گنجینہ الحق کہ جسطرح زبانین مدح ممدوح باری مین عاری ہین اسیطرح وصف موصوف کے اوصاف مین عاجز و مجبور فیروز حضرت خالق مین بتوسل جناب مخبر صادق دعا کرو الٰہا بادشاہا جبتک زمین پر آسمان آسمان پر چاند تارے چاند تارون مین روشنی جلوہ گر ہے یہ دیوان مقبول خاص و عام ہو مولف و راقم سطور کا نیک انجام ہو آمین آمین آمین تاریخ

| | |
|---|---|
| حضور احمد آثم نے وہ کہا دیوان | کہ جسکی وجہ سے دنیا مین نام آثم ہے |
| جو فکر سال ہوئی غیب سے ندا آئی | کلید گنج سعادت کلام آثم ہے |

از نتائج طبع عالی جناب سید واجد علی صاحب واجد خلف الصدق سید اولاد علی مرحوم متوطن قدیم لکھنؤ حال ساکن اورنگ آباد ضلع بلندشہر تلمیذ حضرت ہوش رئیس بریلی

| | |
|---|---|
| وہ دامن خیال پہ رنگ بہار ہے | جسکا فضای گلشن رضوان کو خار ہے |

ہزار بلبل خامہ چمن حمد نخل بند باغ عالم اور گلشن نعت گل گلزار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین ترانہ سنجی کا رنگ جمائے لیکن غنچۂ مراد ہرگز شگفتگی پر نہ آنے یہ خار صحرائے جہالت یعنی واجد علی ابن سید اولاد علی مرحوم لکھنوی تو ایک ضعیف البنیان ہی کیا حقیقت ہی اس مقام پر بے فروغ ہر ایک کا حسن بیان قابل مذمت ہی کیا مین کیا میری بساط جب کچھ پڑھ چکا تو نئی لہر آئی سوے نظم طبیعت مائل پائی استاد کی تلاش مین ہر اطراف وجوانب کی سیر کی میزان چشم انصاف سے ہر ایک کی جنس استعداد بخوبی تول لی حسب اتفاق شہر بریلی مین جسکی شان مین کسی نے کہا ہی شعر

| | |
|---|---|
| لکھنؤ شرق غرب دہلی ہی | دونون شہرون کا دل بریلی ہی |

وارد ہوا یا ورے بخت سے استاد زمانہ سخنور یگانہ ارسطوے دوران علامۂ جہان ناظم وناثر با جوش وخروش حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب ہوش نبیرۂ مکرم الدولہ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ ارشد تلامذۂ جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی خدمت فیض درجت مین پونہچا سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ جمیع صفات ظاہری وباطنی مین ادا کرکے یہ زبان پر لایا ؎ للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ✤ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید ✤ پھر تو بے تامل سر عقیدت جھکایا جو کچھ رطب و یابس اوسوقت تک بکا تھا ملاحظے مین لایا حضرت ممدوح نے حال زار پر عنایت فرمائی مربیانہ شفقت فرماکر ہر طرح عزت بڑھائی معا

پھر تو گاہ گاہ اورنگ آباد ضلع بلند شہر سے حاضر ہو کر خرمن فیض سے خوشہ اور خوان کرم سے توشہ پاتا رہا بے کھٹکے نظم و نثر کی مشق بڑھاتا رہا ان روزون جو آیا عجب باغ شگفتہ پایا جسکے ہر نخل کے پتے پتے سے ہواے خوش اسلوب آتی تھی بے تکلف غنچۂ خاطر کھلاتی تھی چشم غور سے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہ چمن کیا ہی ایک نعت کا دیوان ہی قدسیون کی جان اہل دل کا ایمان ہی مضامین تازہ انوکھی بہار دکھاتے ہین بلحاظ نعت شریف ہزارہا گلہاے فردوس شگفتہ نظر آتے ہین نشست الفاظ و شوکت معانی خیال ہلالی کو موزون اور حسن بندش بیت جمالی کو مفتون کر رہی ہی تشنگی آب کوثر کا دم بھر رہی ہی مصنف کریم الاشفاق عمیم الاخلاق خندہ رو خوشخو نازک خیال شیرین مقال مولوی حافظ حضور احمد خانصاحب آثم ابن حاجی حرمین شریفین حافظ محمد جعفر خانصاحب تاجر اعلی بریلوی شاگرد استاذی حضرت ممدوح الصدر نظر آئے پھر تو وسعت دلمین خوبی شادمانی نے پانون پھیلائے سال ترتیب دیوان کا خیال آیا ہاتف غیبی نے یہ قطعہ سنایا

| | |
|---|---|
| کیا ہی دیوان لکھا ہی آثم نے | روح کی جو غذا ہی اے واجد |
| سال پوچھے جو کوئی تو کہدے | کیا ہی لذت فزا ہی اے واجد ۱۳۱ھ |

تاریخ طبع از نتائج فکر سدید سخندان حمید حافظ محمد ابو سعید خانصاحب سعید سلمہ اللہ الحمید

| | |
|---|---|
| زہی شد طبع این دیوان مصفا | تو گوئی گوہر شہوار نعت ست |
| خہی مضمون او از تازہ بندش | بہار گلشن بیخار نعت ست |
| سواد حرف چشم ناظرین را | سواد سرمۂ دیدار نعت ست |

زذوقِ معنیِ شیرین بیانی — زبان را لذتِ گفتارِ نعت ست
سعیدا از پیٔ سالِ انطباعش — بگو بوسے گُلِ گلزارِ نعت ست
۱۳ھ

## ایضاً از نتائجِ طبعِ گرامی مولوی محمد عبد العلیم صاحب آسی مدراسی مصحح مطبع نظامی

بحمد اللہ یہ کیا دیوان چھپا ہی نعتِ حضرت میں — ہی جسکی نظم پر دیوانہ دل ہر ایک ناظم کا
نہ کیونکر اسپہ ہو دیوانہ ہر دل بلکہ پروانہ — بیان ہی شمع سان روشن تو مضمون ہی عزائم کا
سبب وہ ہین خفیف اسمین تو ایک آیا وتد مجموع — دو بالا ہو گیا لطفِ ہزج اس بحرِ سالم کا
نہان تاثیرِ اکسیر اسکے ہی ہر نورِ معنی مین — عیان ہی نار مین جیسے اثر سیماب قائم کا
نہین دیکھا کلام ایسا کسیکا نعتِ حضرت مین — نہ شاعر کا نہ ناثر کا نہ منشی کا نہ عالم کا
دلِ افسردہ امت نہ کیون ہو مثلِ گل خندان — چلے باغِ شفاعت سے جو اک جھوکا نسائم کا
جب آنحضرت ازل سے ہین شفاعت کے لیے ماذون — تو پھر کیا خوف ہی ہمکو قیامت مین ماآثم کا
چھپا نعتِ حضورِ احمد صلعم مین دیوانِ حضورِ احمد — یہ ہی احسن نتیجہ حُسنِ فکرِ طبعِ ناظم کا
وہی ہی سال چھپنے کا جو از روحساب آئے — کہو آسی چھپا کیا خوب ہی دیوان آثم کا
۱۳ھ

## ایضاً از طبعِ عاجزِ کلیل الخاطر محمد عبد الرحمن خان شاکر

نخلبندِ کن فکان کے فضل سے — کیا ہی یہ پھولا پھلا بستانِ نعت
طبع کا سن بے تکلف صاف صاف — کہدو شاکر نسخۂ دیوانِ نعت
۱۳ھ

وجہ مہر و دستخط مہتمم مطبع

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی کی چھپی ہوئی ہی مُہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے